رنگین شمارہ

بفیضانِ نظر

سراجُ الاُمّہ، کاشفُ الغُمّہ، امامِ اعظم، فقیہِ اَفخم حضرتِ سیِّدُنا

امام ابو حنیفہ نعمان بن ثابت رحمۃ اللہ تعالی علیہ

بفیضانِ کرم

اعلیٰ حضرت، امامِ اہلِ سنّت، مجدّدِ دین وملّت، شاہ

امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن

معراج کو دولہا جاتے ہیں ص 29

حدیث شریف اور اس کی شرح ص 5

مدنی مذاکرے کے سوال جواب ص 7

ایصالِ ثواب ص 27

ماہنامہ فیضانِ مدینہ

(دعوتِ اسلامی)

رجب المرجب ۱۴۳۸ھ

اپریل 2017ء

امیرِ اَہلِ سُنَّت، حضرتِ علّامہ مولانا ابو بِلال

مُحَمَّد اِلیاس عطّار قادِری رَضَوی دامت برکاتہم العالیہ کی دُعا

یا اللہ عَزَّوَجَلَّ! جو کوئی جس طرح بھی جائز طریقے سے 12 ماہ تک "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" حاصل کرے، اس کو پُل صراط آسانی سے پار ہونا نصیب فرما۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

اے کاش! ہم بھی ایسے ہو جائیں

دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ کے نگران
مولانا محمد عمران عطاری

امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی رہائش گاہ کے سوئچ بورڈ (Switch Board) پر آپ کی لکھی ہوئی تحریر "الموت"

بسترِ عطار

قیام گاہ کی دیواروں پر موجود مدنی پھولوں کے گلدستے

4 جُمادَی الاُخریٰ 1438ھ بروز پیر بعد نمازِ عشا "مدنی چینل" کے براہِ راست (Live) سلسلہ "میرے ربّ کا کلام" سے فارغ ہو کر سوئے مَطار (ائیرپورٹ) جانے کی تیاری تھی، آج رات مجھے ایسے مُلک کی طرف سفر کرنا تھا جہاں ایک "اَہَم شخصیت" کی صحبت بابرکت کا شرف حاصل ہونا تھا، میری نیت تھی کہ ان کے پاس حاضر ہو کر سَحری کرنے اور روزہ رکھنے کی سعادت حاصل کروں گا۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ بابُ المدینہ (کراچی) سے بذریعہ جَہاز روانہ ہوا، دورانِ سفر ایک ایسے عاشقِ رسول سے ملاقات ہوئی جو عُمرے پر جارہے تھے، یوں تو وہ مجھے پہچانتے تھے مگر ملاقات پہلی بار ہوئی تھی، انہوں نے بتایا کہ میں امیرِ اَہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی حج و عمرہ کے موضوع پر لکھی ہوئی کتاب "رَفِیْقُ الْحَرَمَیْن" گھر سے لانا بھول گیا ہوں اور مجھے تو احرام باندھنا بھی نہیں آتا۔ اللہ کے فضل سے یہ کتاب میرے ٹیبلٹ (Tablet) میں موجود تھی، میں نے "رَفِیْقُ الْحَرَمَیْن" کے وہ صفحات دکھائے جن کی انہیں ضرورت تھی، انہوں نے اپنے موبائل کے ذریعے ان صفحات کی تصاویر لے لیں۔ اس میں خاص لُطف کی بات یہ تھی کہ مجھے اپنے حج و عمرہ کے اَیّام یاد آگئے۔ کیا پُربہار دن تھے وہ!

اسی گُفتگو وغیرہ کے دوران میرا مطلوبہ ملک آگیا، میں جَہاز سے اترا اور اپنی منزل کی طرف روانہ ہوگیا۔ جیسے ہی میں سَحری سے کچھ دیر قبل اس عظیم عِلمی و رُوحانی شخصیت کی بارگاہ میں پہنچا تو انھوں نے پُرتَپاک انداز میں خوش آمدید کہا، یہ ان کی ذَرَّہ نوازی تھی ورنہ مَنْ آنَمْ کہ مَنْ دَانَمْ (یعنی میں جانتا ہوں کہ میری اوقات کیا ہے)۔ میرا ان کے ساتھ جو کم و بیش ایک دن گزرا اس میں سیکھنے کے لئے بہت کچھ تھا، یہ بات سمجھ میں آئی کہ عبادت، ریاضت اور نیکیاں کمانے کا مَدَنی ذہن ہو تو تنہائی یا ایک ہی رفیق کے ساتھ، سفر کی حالت میں بھی نیکیوں بھرے ایام گزارے جاسکتے ہیں۔

اُن کے معمولات کچھ یوں تھے: ● حتی الْاِمکان روزانہ روزہ رکھنے کے لئے سحری و افطاری کرنا اور بھوک سے کم کھانا ● قِبلہ رو بیٹھنے کا اہتمام کرنا ● بذریعہ فون عیادت، تعزیت اور

بقیہ صفحہ 14 پر ملاحظہ فرمائیے!

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ؕ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

فہرس (Index)

☆اِس شُمارے کی شرعی تفتیش دارالافتاء اہلسنّت کے مفتی حافظ محمد کفیل عطّاری مدنی مُدَّظِلُّہُ العالی نے فرمائی ہے۔

☆ماہنامہ فیضان مدینہ اس لنک https://www.dawateislami.net/magazine پر موجود ہے۔

حمد / مناجات

نہ مجھ کو خدا مال و زر چاہیے

نہ مجھ کو خدا مال و زر چاہیے
نہ یاقُوت و لعل و گوہر چاہیے

زمانہ کی خوبی زمانے کو دے
مجھے صرف دردِ جگر چاہیے

رہے جس میں عشقِ حبیبِ خدا
وہ دل وہ جگر اور وہ سر چاہیے

کوئی راج چاہے کوئی تخت و تاج
مجھے تیرے پیارے کا دَر چاہیے

بنے جس میں تقدیر بگڑی ہوئی
الٰہی مجھے وہ ہنر چاہیے

ہیں دنیا میں لاکھوں بشر پر وہاں
خبر کے لئے بے خبر چاہیے

خزانے سے رب کے جو چاہو سو لو
نبی کی غلامی مگر چاہیے

دعائیں تو سالک بہت ہیں مگر
اثر کے لئے چشمِ تر چاہیے

دیوانِ سالک از مفتی
احمد یار خان رَحمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ، ص 40

نعت / اِستغاثہ

ہیں صَف آراسب حُور و ملک اور غلماں خُلد سجاتے ہیں

ہیں صَف آرا سب حُور و ملک اور غلماں خُلد سجاتے ہیں
اِک دھوم ہے عرشِ اعظم پر مہمان خدا کے آتے ہیں

ہے آج فلک روشن روشن، ہیں تارے بھی جگمگ جگمگ
محبوب خُدا کے آتے ہیں محبوب خُدا کے آتے ہیں

جبریل امین بُراق لئے جنّت سے زمیں پر آپہنچے
بارات فِرشتوں کی آئی مِعراج کو دولہا جاتے ہیں

دیوانو! تصوُّر میں دیکھو! اَسرٰی کے دولہا کا جلوہ
جُھرمٹ میں ملائک لے کر انہیں مِعراج کا دولہا بناتے ہیں

اقصٰی میں سُواری جب پہنچی جبریل نے بڑھ کے کہی تکبیر
نبیوں کی امامت اب بڑھ کر سلطانِ جہاں فرماتے ہیں

وہ کیسا حسیں منظر ہو گا جب دولہا بنا سرور ہو گا
عُشّاق تصوُّر کر کر کے بس روتے ہی رہ جاتے ہیں

یہ شاہ نے پائی سعادت ہے خالق نے عطا کی زیارت ہے
جب ایک تجلّی پڑتی ہے موسیٰ تو غش کھاجاتے ہیں

مِعراج کی شب تو یاد رکھا پھر حشر میں کیسے بھولیں گے
عطّاؔر اِسی اُمّید پہ ہم دن اپنے گزارے جاتے ہیں

وسائلِ بخشش، از امیر اہلِ سنّت دامت برکاتہم العالیہ، ص 286

مَنقَبت

خواجۂ ہند وہ دربار ہے اعلیٰ تیرا

خواجۂ ہند وہ دربار ہے اعلیٰ تیرا
کبھی محروم نہیں مانگنے والا تیرا

خفتگانِ شبِ غفلت کو جگادیتا ہے
سالہا سال وہ راتوں کا نہ سونا تیرا

ہے تری ذات عجب بحرِ حقیقت پیارے
کسی تیراک نے پایا نہ کنارا تیرا

تیرے ذرّہ پہ معاصی کی گھٹا چھائی ہے
اس طرف بھی کبھی اے مہر ہو جلوہ تیرا!

پھر مجھے اپنا درِ پاک دکھادے پیارے
آنکھیں پُرنور ہوں پھر دیکھ کے جلوہ تیرا

تجھ کو بغداد سے حاصل ہوئی وہ شانِ رفیع
دنگ رہ جاتے ہیں سب دیکھ کے رتبہ تیرا

جب سے تُو نے قدمِ غوث لیا ہے سر پر
اولیاء سر پہ قدم لیتے ہیں شاہا تیرا

محی دیں غوث ہیں اور خواجہ معین الدین ہے
اے حسنؔ کیوں نہ ہو محفوظ عقیدہ تیرا

ذوقِ نعت، از برادرِ اعلیٰ حضرت
مولانا حسن رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن، ص 17

تفسیر قراٰنِ کریم

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿اِنْ تَجْتَنِبُوْا كَبَآىٕرَ مَا تُنْهَوْنَ عَنْهُ نُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَیِّاٰتِكُمْ وَ نُدْخِلْكُمْ مُّدْخَلًا كَرِیْمًا(۳۱)﴾ (پ5، النسآء:31)

ترجمہ: اگر کبیرہ گناہوں سے بچتے رہو جن سے تمہیں منع کیا جاتا ہے تو ہم تمہارے دوسرے گناہ بخش دیں گے اور تمہیں عزت کی جگہ داخل کریں گے۔

تفسیر اس آیتِ مبارکہ میں اللہ تعالیٰ نے کبیرہ گناہوں سے بچنے والے کے ساتھ وعدہ فرمایا ہے کہ وہ (اپنے فضل وکرم سے) اس کے دوسرے گناہ بخش دے گا اور اسے عزت کی جگہ داخل کرے گا۔ دوسرے گناہوں سے مراد صغیرہ گناہ ہیں اور عزت کی جگہ سے مراد جنت ہے اور کبیرہ گناہ وہ ہے جس کا مرتکب قراٰن وسنت میں بیان کی گئی کسی خاص سخت وعید کا مستحق ہو۔(الزواجر، 1/12) کبیرہ گناہ کی مزید بھی تعریفات ہیں۔

چالیس گناہوں کی فہرست

یہاں مسلمانوں کے فائدے کیلئے ہم چالیس گناہوں کی ایک فہرست بیان کرتے ہیں جن میں اکثر کبیرہ ہیں تاکہ کم از کم یہ تو علم ہو کہ یہ گناہ ہیں اور ہمیں ان سے بچنا ہے۔ (1) اللہ تعالیٰ کا کوئی شریک ٹھہرانا (2) ریاکاری (3) کینہ (4) حسد (5) تکبّر (6) اور خود پسندی میں مبتلا ہونا (7) تکبّر کی وجہ سے مخلوق کو حقیر جاننا (8) بدگمانی کرنا (9) دھوکہ دینا (10) لالچ (11) حِرص (12) تنگدستی کی وجہ سے فُقَراء کا مذاق اڑانا (13) تقدیر پر ناراض ہونا (14) گناہ پر خوش ہونا (15) گناہ پر اِصرار کرنا (16) نیکی کرنے پر تعریف کا طلبگار ہونا (17) حیض والی عورت سے صحبت کرنا (18) جان بوجھ کر نماز چھوڑ دینا (19) صف کو سیدھا نہ کرنا (20) نماز میں امام سے سبقت کرنا (21) زکوٰۃ ادا نہ کرنا (22) رَمَضان کا کوئی روزہ چھوڑ دینا (23) قدرت کے باوجود حج نہ کرنا (24) ریشمی لِباس پہننا (25) مرد وعورت کا ایک دوسرے سے مُشابَہَت اختیار کرنا (26) عورتوں کا باریک لباس پہننا (27) اِترا کر چلنا (28) مصیبت کے وقت چہرہ نوچنا، تھپڑ مارنا یا گریبان چاک کرنا (29) مَقروض کو بِلاوجہ تنگ کرنا (30) سود لینا دینا (31) حرام ذرائع سے روزی کمانا (32) ذخیرہ اَندوزی (33) شراب بنانا، پینا، بیچنا (34) ناپ تول میں کمی کرنا (35) یتیم کا مال کھانا (36) گناہ کے کام میں مال خرچ کرنا (37) مُشترَکہ کاروبار میں ایک شریک کا دوسرے سے خیانت کرنا (38) غیر کے مال پر ظلماً قابض ہو جانا (39) اُجرت دینے میں تاخیر کرنا (40) اور امانت میں خیانت کرنا۔

یہ چند باطنی اور ظاہری گناہ ذکر کئے ہیں، ان سب گناہوں کی معلومات حاصل کرنا اور ان کے اَحکام سیکھنا ضروری ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں ظاہری باطنی تمام صغیرہ کبیرہ گناہوں سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے، اٰمین۔

بنادے مجھے نیک نیکوں کا صدقہ
گناہوں سے ہر دم بچا یاالٰہی

(وسائلِ بخشش مُرمَّم، ص105)

بُرائی کو روکنا ضروری ہے

مفتی محمد حسان رضا عطاری مدنی

رسولِ پاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: مَنْ رَاٰی مِنْكُمْ مُنْكَرًا فَلْيُغَيِّرْهُ بِيَدِهٖ فَاِنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِهٖ فَاِنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِهٖ وَذٰلِكَ اَضْعَفُ الْاِيْمَانِ یعنی جو تم میں سے کوئی بُرائی دیکھے تو اُسے اپنے ہاتھ سے بَدَل دے اور اگر وہ اِس کی قوّت نہیں رکھتا تو اپنی زبان سے (روک دے) پھر اگر وہ اس کی بھی طاقت نہیں رکھتا تو دل سے (بُرا جانے) اور یہ سب سے کمزور ایمان کا دَرَجہ ہے۔ (مسلم، ص48، حدیث:177)

بُرائی سے روکنے اور نیکی کی دعوت کی ہر شخص کو اُس کی طاقت کے مطابق ذِمّہ داری دی گئی ہے۔ لہٰذا وہ طَبَقہ جسے لوگوں پر غَلَبہ اور تَسَلُّط حاصل ہے، جیسے حاکِمِ اسلام کو عام لوگوں پر، والِدَین کو اپنی اَولاد پر، اَساتِذہ کو اپنے طُلَبا پر، اِن کے لئے لازم ہے کہ اگر یہ اپنے کسی ماتحت کو بُرائی میں مبتلا دیکھیں تو شریعت کی مُقرَّر کردہ حد میں رہتے ہوئے سزا دے کر بھی ان کو بُرائی سے روکیں۔

اور وہ عُلَمائے کرام اور مُبَلِّغینِ اِسلام جو لوگوں پر غَلَبہ نہیں رکھتے وہ مختلف ذَرائع جیسے اِجتماع اور جُمُعہ وغیرہ میں اپنے بَیان کے ذریعے اور کُتُب اور خُطُوط وغیرہ تَحریر کے ذریعے لوگوں کو بُرائی سے روکیں، بلکہ حکیمُ الاُمّت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے شُعَرا کا اپنی نظموں کے ذریعے بُرائی کا قلع قمع کرنا بھی زبان و تحریر کے ذریعے بُرائی سے روکنے میں شامل کیا ہے۔ (مراٰۃ المناجیح، 6/503، ملخصاً)

اور وہ عام لوگ جو زبان سے بھی بُرائی کو روکنے کی قوّت نہیں رکھتے تو وہ بُرائی کو دل سے بُرا جانیں، اگرچہ یہ ایمان کا کمزور ترین دَرَجہ ہے کیونکہ کوشش کرکے زَبان سے روکنا چاہئے، لیکن جب ایسا شخص بُرائی کو دل سے بُرا سمجھے گا تو یقیناً خود بُرائی کے قریب نہیں جائے گا، نتیجہ یہ نکلے گا کہ مُعاشرے کے بکثرت اَفراد خود بخود راہِ راست پر آجائیں گے۔

یہ یاد رہے کہ بعض صورتوں میں نیکی کا حکم دینا اور بُرائی سے روکنا واجب ہوتا ہے جیسا کہ صَدرُ الشَّریعہ مولانا مفتی امجد علی اَعْظَمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی ارشاد فرماتے ہیں: اگر غالب گُمان یہ ہے کہ یہ اُن سے کہے گا تو وہ اِس کی بات مان لیں گے اور بُری بات سے باز آجائیں گے تو اَمْر بِالْمَعْرُوْف واجب ہے اُس کو باز رہنا جائز نہیں۔ (بہارِ شریعت، 16/615)

حافظ ابنِ مُلَقِّن رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے بُرائی سے روکنا فرضِ کِفایہ ارشاد فرمایا ہے۔ (المعین علی تفہم الاربعین، ص394) البتہ دیگر شارِحینِ حدیث نے یہ بھی اِرشاد فرمایا کہ دل سے بُرائی کا انکار کرنا فرضِ عین ہے یعنی ضروری ہے کہ ہر ایک بُرائی کو بُرا سمجھے۔ (الفتح المبین، ص547، ملخصاً)

امام ابو داؤد رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حضرت سَیِّدُنا عُرْس بن عَمِیْرَہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت کرتے ہیں کہ نبیِّ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جب کسی مقام پر بُرائی ہو رہی ہو اور وہاں موجود شخص اس کو ناپسند کرتا ہے (اور ایک روایت میں ہے: اس کا انکار کرتا ہے) تو وہ ایسا ہے گویا وہاں موجود ہی نہیں اور جو وہاں موجود نہیں مگر اس بُرائی پر راضی ہے تو وہ ایسا ہے جیسا وہاں حاضر ہے۔ (ابو داؤد، 4/166، حدیث:4354)

اس موضوع پر مزید تفصیل کے لئے امیرِ اَہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی تصنیفِ لطیف "نیکی کی دعوت" (مطبوعہ مکتبۃ المدینہ) کا مُطالَعہ بے حد مُفید ہے۔

اسلامی عقائد

آسمانی کتابوں کے بارے میں عقائد

ابوصفوان عطاری مدنی

جس طرح قراٰنِ پاک پر ایمان لانا ہر مُکَلَّف (عاقِل، بالغ، مسلمان) پر فَرض ہے اسی طرح اُن کُتُب پر اِیمان لانا بھی ضروری ہے جو اللہ تعالیٰ نے حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے قبل انبیاعَلَیْہِمُ السَّلَام پر نازِل فرمائیں، اَلبتَّہ اُن کے جو اَحکام ہماری شریعت میں مَنسُوخ ہو گئے اُن پر عمل دُرُست نہیں مگر اِیمان ضروری ہے مثلاً پچھلی شریعتوں میں بیتُ المُقدس قِبْلَہ تھا، اس پر ایمان لانا تو ہمارے لئے ضروری ہے مگر عمل یعنی نماز میں بیتُ المُقدس کی طرف منہ کرنا جائز نہیں، (یہ حکم) مَنسُوخ ہو چکا۔ (خزائن العرفان، پ1، بقرہ، تحت الآیۃ:4) ❁ قراٰنِ کریم سے پہلے جو کچھ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اُس کے اَنبیا پر نازل ہوا اُن سب پر اِجمالاً (مختصراً) ایمان لانا فرضِ عین ہے۔ (خزائن العرفان، پ1، بقرہ، تحت الآیۃ:4) اِس طرح کہ جو کتابیں اللہ تعالیٰ نے نازل فرمائیں اور اپنے رسولوں کے پاس بطریقِ وحی بھیجیں بے شک وشبہہ سب حق وصدق اور اللہ کی طرف سے ہیں۔ (خزائن العرفان، پ3، بقرہ، تحت الآیۃ:285) ❁ قراٰن شریف پر مختصراً یوں ایمان رکھنا فرض ہے کہ اس کا ایک ایک لفظ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اور بَرحق ہے۔ جبکہ قراٰن کا تفصیلاً علم حاصل کرنا فرضِ کفایہ ہے۔ (ملخص از صراط الجنان، 1/68) ❁ اللہ تعالیٰ نے بعض نبیوں پر صحیفے اور آسمانی کتابیں اُتاریں، جن کی تعداد تقریباً 104 ہے۔ (فیضانِ سنت، 1/4) اُن میں سے چار کتابیں بہت مشہور ہیں: "تَوْرَات" حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام پر، "زَبُوْر" حضرت داوٗد عَلَیْہِ السَّلَام پر، "اِنْجیل" حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام پر، "قراٰنِ عظیم" کہ سب سے افضل کتاب ہے، سب سے افضل رسول حضور پُرنور احمدِ مجتبیٰ محمدِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم پر۔ (بہار شریعت، 1/29) ❁ قراٰنِ پاک تبدیلی سے محفوظ ہے، چونکہ یہ دین ہمیشہ رہنے والا ہے لہٰذا قراٰنِ عظیم کی حفاظت اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنے ذِمّہ رکھی جبکہ "اگلی کتابوں کی حِفاظت اللہ تعالیٰ نے اُمّت کے سِپُرد کی تھی، اُن سے اُس کا حِفظ (تحفُّظ) نہ ہو سکا، کلامِ الٰہی جیسا اُترا تھا اُن کے ہاتھوں میں وَیسا ہی باقی نہ رہا، بلکہ اُن کے شریروں نے تو یہ کیا کہ اُن میں تحرِیفیں (تبدیلیاں) کر دیں، یعنی اپنی خواہش کے مطابِق گھٹا بڑھا دیا۔ لہٰذا جب کوئی بات اُن کتابوں کی ہمارے سامنے پیش ہو تو اگر وہ ہماری کِتاب (قراٰنِ مجید) کے مطابِق ہے، ہم اُس کی تَصدیق کریں گے اور اگر مخالِف ہے تو یقین جانیں گے کہ یہ اُن کی تَحرِیفات (تبدیلیوں) سے ہے اور اگر مُوافقَت مخالَفت کچھ معلوم نہیں تو حکم ہے کہ ہم اس بات کی نہ تَصْدِیق کریں نہ تکْذِیب (نہ درست مانیں نہ جُھٹلائیں) بلکہ یوں کہیں کہ: اٰمَنْتُ بِاللہِ وَمَلٰئِکَتِہٖ وَکُتُبِہٖ وَرُسُلِہٖ۔ اللہ (عَزَّوَجَلَّ) اور اُس کے فِرِشتوں اور اُس کی کتابوں اور اُس کے رسولوں پر ہمارا اِیمان ہے۔" (بہار شریعت، 1/30) ❁ اس (یعنی قراٰن) میں کسی حرف یا نقطہ کی کمی بیشی مُحال (ناممکن) ہے، اگرچہ تمام دنیا اس کے بدلنے پر جمع ہو جائے تو جو یہ کہے کہ اس میں کے کچھ پارے یا سورتیں یا آیتیں بلکہ ایک حرف بھی کسی نے کم کر دیا، یا بڑھا دیا، یا بدل دیا، قطعاً کافر ہے۔ (بہار شریعت، 1/31)

قراٰن میں تحرِیف کا اَنجام (حکایت) حضرتِ سیِّدُنا احمد بن محمد یمانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّورانی فرماتے ہیں: میں نے صنعاء شہر میں ایک شخص کو دیکھا، لوگ اس کے گرد جمع تھے۔ میں نے اس کے متعلق معلومات کیں تو پتا چلا کہ وہ ماہِ رمضان میں لوگوں کی امامت کرتا ہے۔ اس کی آواز بہت پیاری تھی، وہ انتہائی خوبصورت اور دلکش آواز میں قراٰن پڑھ رہا تھا۔ جب وہ اس آیتِ مبارکہ پر پہنچا: ﴿اِنَّ اللہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ﴾ تو اس نے پڑھا: "اِنَّ اللہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلٰی عَلِیِّ النَّبِیِّ" (یعنی اس نے "عَلَی النَّبِیِّ" لفظ "عَلِیّ" کے اضافے کے ساتھ "عَلَی عَلِیِّ النَّبِیِّ" پڑھا جس کا ترجمہ یہ ہو گیا کہ "اللہ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں حضرت علی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ پر جو نبی ہیں" مَعَاذَاللہ) تو وہ شخص اُسی وقت گونگا، مَعْذور اور اَندھا ہو گیا اور اُسے کوڑھ اور بَرَص کی بیماری بھی لگ گئی۔

(القول البدیع، ص87)

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی، حضرتِ علّامہ مولانا ابو بلال **محمد الیاس عطّار قادری رَضَوی** دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ مدنی مذاکروں میں عقائد، عبادات اور معاملات کے متعلق کئے جانے والے سوالات کے جوابات عطا فرماتے ہیں، ان میں سے چند سوالات وجوابات ضروری ترمیم کے ساتھ یہاں درج کئے جارہے ہیں۔

بچّوں کا ایک دوسرے کو ڈرانا کیسا؟

سوال: بچّے ایک دوسرے کو ڈراتے ہیں بِالخُصوص جب لائٹ چلی جاتی ہے تو کیا بچّوں کو ایسا کرنا چاہئے؟

جواب: بچّوں کو آپس میں ایک دوسرے کو نہیں ڈرانا چاہئے کہ بعض اوقات ڈرانے کی وجہ سے کوئی بچّہ بیمار بھی ہو سکتا ہے اور کسی کو ڈرانا (یعنی خوف زَدہ کرنا) شرعاً جائز بھی نہیں ہے چاہے بچّے ایک دوسرے کو خوف زدہ کریں یا بڑے۔ بچّوں کو ابھی سے ہی یہ ذہن دیا جائے کہ وہ ایک دوسرے کو خوف زدہ نہ کریں کیونکہ یہ حُقُوقُ العِباد (بندوں کے حُقوق) کا مُعامَلہ ہے اس پر ان کی بھی پکڑ ہے لہٰذا انہیں بھی ایک دوسرے کو خوف زَدہ کرنے سے بچنا چاہئے۔

وَاللہُ اَعْلَمُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

خانۂ کعبہ پر پہلی نظر

سوال: خانۂ کعبہ پر پہلی نظر پڑتے ہی جو دُعا مانگی جائے وہ قبول ہوتی ہے تو میں خانۂ کعبہ کی زِیارت کرتے وقت ایسی کون سی دُعا مانگوں کہ جس کی وجہ سے میری ساری دُعائیں قبول ہوں؟

جواب: خانۂ کعبہ پر جب پہلی نظر پڑے تو یہ دُعا مانگی جا سکتی ہے کہ ”یا اللہ میں جب بھی کوئی جائز دُعا مانگوں، قبول ہو۔“ یہ دُعا کی قبولیّت کا مقام ہے تو اس مقام پر پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے لئے دُعا مانگیں اور دُرُودِ پاک پڑھیں۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے صدقے میں ساری دُعائیں قبول ہوتی رہیں گی۔

وَاللہُ اَعْلَمُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

رات کے وقت ناخن کاٹنا کیسا؟

سوال: کیا رات کے وقت ناخن کاٹ سکتے ہیں؟

جواب: امامِ اَعْظَم ابوحَنِیْفَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے بہت ہی چہیتے شاگرد امام ابو یُوسُف رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جو اپنے وقت کے بہت بڑے امام تھے۔ ان سے عبّاسی خلیفہ ہارون رَشید نے رات میں ناخن تراشنے (یعنی کاٹنے) کے بارے میں دَرْیافت کیا تو آپ نے فرمایا: جائز ہے۔ ہارون رشید نے کہا: اس پر کیا دلیل ہے؟ تو آپ نے فرمایا: حدیثِ پاک میں ہے: ”اَلْخَیْرُ لَایُؤَخَّرُ“ یعنی بھلائی کے کام میں تاخیر نہ کی جائے۔ (فتاویٰ ھندیہ، 5/358)

وَاللہُ اَعْلَمُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سلام میں اپنی مَرضی کے اَلفاظ بڑھانا کیسا؟

سوال: بعض لوگ سلام یا جوابِ سلام میں جَنَّتُ الْمَقَام وَدَوْزَخُ الْحَرَام کے الفاظ بڑھا دیتے ہیں، ان کا ایسا کرنا کیسا ہے؟

جواب: سلام یا جوابِ سلام میں اس طرح کے اَلفاظ کا بڑھا دینا غلط ہے۔ عُموماً مَذاق میں اس طرح کے اَلفاظ بولے جاتے ہیں بلکہ بعض منچلے تو مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ یہ بھی کہہ دیتے ہیں: ”وَعَلَیْکُمُ السَّلَام وَجَنَّتُ الْمَقَام وَدَوْزَخُ الْحَرَام آپ کے بچے ہمارے

غلام" بہر حال اپنی طرف سے سلام وجوابِ سلام میں کچھ نہیں بڑھا سکتے۔ جیسا کہ اعلیٰ حضرت، امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: کم از کم اَلسَّلَامُ عَلَیْکُم اور اس سے بہتر وَرَحْمَۃُ اللہ ملانا اور سب سے بہتر وَبَرَکَاتُہٗ شامل کرنا اور اس پر زِیادت نہیں۔ پھر سلام کرنے والے نے جتنے اَلفاظ میں سلام کیا ہے جواب میں اتنے کا اِعادہ تو ضرور ہے اور افضل یہ ہے کہ جواب میں زِیادہ کہے۔ اس نے اَلسَّلَامُ عَلَیْکُم کہا تو یہ وَعَلَیْکُمُ السَّلَام وَرَحْمَۃُ اللہ کہے اور اگر اس نے اَلسَّلَامُ عَلَیْکُم وَرَحْمَۃُ اللہ کہا تو یہ وَعَلَیْکُمُ السَّلَام وَرَحْمَۃُ اللہ وَبَرَکَاتُہٗ کہے اور اگر اس نے وَبَرَکَاتُہٗ تک کہا تو یہ بھی اتنا ہی کہے کہ اس سے زِیادت نہیں۔
(فتاویٰ رضویہ، 22/409)

وَاللہُ اَعْلَمُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم
صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

شراب پینے کے انداز میں پانی پینا کیسا؟

سوال: کیا شراب پینے کے انداز میں پانی پی سکتے ہیں؟

جواب: اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فتاویٰ رَضَوِیّہ شریف جلد 6 صَفحہ 594 پر فرماتے ہیں: "شراب کے دَور کی طرح پانی پینا حرام ہے۔" جب شراب پینے والوں کی نَقّالی کرنا حرام ہے تو شراب پینے کا کس قدر وَبال ہو گا!

وَاللہُ اَعْلَمُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم
صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

خاندان میں شادی

سوال: اپنے خاندان میں کوئی مَرَض وغیرہ ہو تو ڈاکٹرز خاندان میں شادی کرنے سے منع کرتے ہیں، کیا یہ شرعاً ناجائز ہے؟

جواب: خاندان میں کوئی مَرَض وغیرہ ہو تو ڈاکٹرز اگرچہ خاندان میں شادی کرنے سے منع کرتے ہوں مگر شرعاً خاندان میں شادی کرنا جائز ہے۔

وَاللہُ اَعْلَمُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم
صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

دینی مَحافِل میں دل نہ لگنے کی وجہ

سوال: ہمارا تعلّق شوبِز (Showbiz) سے ہے، ہم تھیٹر (Theater) یا شوبِز کے کسی شو میں تین تین چار چار گھنٹے مسلسل بیٹھے رہتے ہیں ہمیں کچھ بھی محسوس نہیں ہوتا لیکن جب ہم محفلِ میلاد یا کسی دینی پروگرام میں شرکت کرتے ہیں تو آدھا پونا گھنٹہ بیٹھنے کے بعد ہماری عجیب سی کیفیّت ہونے لگتی ہے اور ہم اُٹھ کر چلے جاتے ہیں، ایسا کیوں ہوتا ہے؟

جواب: مریض کا منہ جب کڑوا ہو جاتا ہے تو اسے کوئی بھی کھانے پینے کی چیز اچھّی نہیں لگتی، وہ ہر چیز میں کڑواہٹ ہی محسوس کرتا ہے۔ پھر جب اس کے مَرَض کا علاج ہو جاتا ہے تو اسے سب چیزیں اچھی محسوس ہونے لگتی ہیں اور وہ پہلے کی طرح کسی چیز میں کڑواہٹ محسوس نہیں کرتا۔ یہی حال نیکیوں سے دُور اور گناہوں میں چُور (یعنی بدمست) رہنے والوں کا بھی ہے۔ عُموماً جو لوگ دینی مَحافِل وغیرہ سے دُور رہتے ہیں تو ان کا دل چونکہ ایسی مَحافِل میں بیٹھنے کا عادی نہیں ہوتا اس لئے انہیں بوریت محسوس ہونے لگتی ہے اور وہ اُٹھ کر چلے جاتے ہیں جبکہ دینی مَحافِل میں شرکت کرنے والے بڑے ذوق وشوق کے ساتھ اِجتماعِ ذِکر و نعت اور مَدَنی مذاکرات وغیرہ میں اوّل تا آخر شرکت کرتے ہیں کیونکہ یہ دینی مَحافِل میں شرکت کرنے کے عادی ہوتے ہیں۔ اب اگر انہیں کوئی تھیٹر یا شوبِز میں کام کرنے کے لئے یا تھیٹر یا شوبِز کے صِرف اسٹیج (Stage) پر بیٹھنے کے بھی لاکھ روپے دے تو یہ پھر بھی جانے اور اپنی عزّت گنوانے کے لئے تیّار نہیں ہوں گے۔ دینی مَحافِل وغیرہ میں دل لگانے کے لئے دین دار اور عاشقانِ رسول کی صُحبت اختیار کرنی چاہئے کیونکہ اچھّی صُحبت اچھّا اور بُری صُحبت بُرا رنگ لاتی ہے، آپ نیک نمازی، سنّتوں کے عادی اسلامی بھائیوں کی صُحبت میں رہیں گے تو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ کا بھی نیکیوں اور دینی مَحافِل وغیرہ میں دل لگے گا اور آپ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت سے نیک بننے میں کامیاب ہو جائیں گے۔

وَاللہُ اَعْلَمُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم
صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

12 مدنی کام

صدائے مدینہ

نماز کے لئے جگانا باعثِ ثواب ہے

اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْم (نماز نیند سے بہتر ہے)

اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْم (نماز نیند سے بہتر ہے)

پانچ وقت کی نماز ہر عاقِل، بالغ مسلمان پر فرض ہے۔ یہ اسلام کا اہم ترین رُکن، ایمان کی علامت اور نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی آنکھوں کی ٹھنڈک ہے۔ نماز کی ادائیگی میں رِضائے الٰہی کی نوید (یعنی خوشخبری) اور اس سے غفلت پر عذابِ الٰہی کی وعید ہے۔ خود نماز کی پابندی کرنا اور دوسروں کو بھی اس کی ترغیب دلانا ہماری اَہم اسلامی ذمہ داری ہے۔ انسان دن کو جاگتا ہے، رات کو سوتا ہے اور نمازِ فجر کے وقت بیدار ہونا ہوتا ہے، تو ایک تعداد نیند کی وجہ سے نمازِ فجر قضا کر بیٹھتی ہے، اس کا حل یہ ہے کہ انہیں کوئی نماز کے لئے جگا دے۔ بہارِ شریعت میں ہے کہ "**کوئی سو رہا ہے تو جسے معلوم ہے اُس پر واجب ہے کہ سوتے کو** (نماز کے لئے) جگا دے۔ (بہارِ شریعت، 1/701 ملخصاً)(جبکہ ظنِّ غالب ہو کہ یہ نماز پڑھے گا ورنہ واجِب نہیں۔(قضا نمازوں کا طریقہ، ص8))

نمازِ فجر کے لئے جگانے کی خیر خواہی ہمارے مدنی آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے بھی فرمائی چنانچہ حضرت سیّدنا ابو بکرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: میں نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ نمازِ فجر کے لئے نکلا تو آپ جس سوتے ہوئے شخص پر گزرتے اسے نماز کے لئے آواز دیتے یا اپنے پاؤں شریف سے ہلاتے (ابو داؤد، 2/33، حدیث:1264)۔ (پاؤں سے صِرف وہ بزرگ ہِلا سکتے ہیں کہ جس سے سونے والے کی دل آزاری نہ ہو۔ سب کو اس کی اجازت نہیں، اگر کوئی مانعِ شرعی نہ ہو تو اپنے ہاتھوں سے پاؤں دبا کر جگانے میں حَرَج نہیں۔(فیضانِ سنّت، ص38)) حضرت سیّدنا عُمر فارُوقِ اَعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بھی نمازِ فجر کے لئے لوگوں کو جگانے کا اہتمام فرماتے۔ (فیضانِ فاروقِ اعظم، 1/757 ملخصاً)۔ حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ شیرِ خدا کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم نماز پڑھانے کے لئے نکلے تو راستے بھر لوگوں کو جگاتے رہے۔(تاریخ الخلفاء، ص112 ملخصاً)

لیکن خیال رہے کہ ہمیں دوسرے لوگوں کے ساتھ ساتھ اپنے گھر والوں کو بھی نماز کے لئے جگانا چاہیے کیونکہ ہمارے اَسلاف(بزرگوں) کا بھی یہی طریقہ تھا چنانچہ حضرت سیّدنا داوٗد عَلَیْہِ السَّلام اپنے گھر والوں کو مخصوص وقت پر نماز کے لئے جگاتے(مسند احمد، 5/492، حدیث:16281 ملخصاً) حضرت سیّدنا عمر فاروق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ رات کے آخری پَہَر اپنے گھر والوں کو نماز کے لئے جگا دیتے۔ (مشکوٰۃ، 1/244، حدیث:1240 ملخصاً)

آج دین سے دوری اور غفلت بھرے ماحول میں دعوتِ اسلامی کی برکت سے ہزار ہا اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں کو نماز کی پابندی نصیب ہوئی بلکہ نماز کے لئے جگانے والی ادائے مصطفٰے اور ادائے فاروقی و ادائے مولیٰ مشکل کُشا کو اپنانے کی مَدَنی سوچ بھی ملی۔ دعوتِ اِسلامی کے مَدَنی ماحول میں نَمازِ فجر کے لئے مسلمانوں کو جگانا "صدائے مدینہ" کہلاتا ہے۔ امیرِ اَہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے صدائے مدینہ لگانے کا جو نہایت مؤثر اور جامع طریقہ اسلامی بھائیوں کو عطا فرمایا وہ کچھ یوں ہے کہ تَسْمِیَہ (یعنی بسم اللہ شریف) سے اِبتدا کرتے ہوئے دُرُودِ پاک کے دونوں صیغے پڑھیں اور پھر یہ جملے دُہراتے رہیں **"میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو اور اسلامی بہنو! فجر کی نماز کا وقت ہو گیا ہے۔ سونے سے نماز بہتر ہے۔ جلدی جلدی اٹھئے اور نماز کی تیاری کیجئے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ کو بار بار حج نصیب کرے اور بار بار میٹھا مدینہ دکھائے"۔** (صدائے مدینہ، ص22 ملخصاً)

بقیہ صفحہ 14 پر ملاحظہ فرمائیے!

جنّتی لاٹھی

مدنی منّوں اور مدنی منّیوں کے لئے

محمد بلال رضا عطاری مدنی

اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نبی حضرتِ موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کے زمانے میں 10 مُحَرَّمُ الْحَرَام بروز ہفتہ مِصر میں عید کا دن تھا، لوگ خوب بَن سَنْور کر ایک بڑے میدان میں لگے میلے میں شرکت کیلئے جارہے تھے۔ (صراط الجنان، 6/210 ملخصاً) اُس میلے میں "فِرْعَون" کے ستّر ہزار (70،000) ماہر جادوگروں کا حضرتِ موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام سے مقابلہ تھا، وقتِ مُقَرّرہ پر یہ تمام جادوگر 300 اونٹوں پر مختلف رَسّیاں اور لکڑیاں لاد کر میدان میں آ گئے، جبکہ حضرتِ موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام ہاتھ میں "جنّتی لاٹھی" لئے موجود تھے، جادوگروں نے حضرتِ موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کا ادب کرتے ہوئے عرض کیا: پہلے آپ اپنی لاٹھی زمین پر ڈالیں گے یا ہم اپنا سامان ڈالیں؟ حضرتِ موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے فرمایا: پہلے تم لوگ اپنا سامان ڈالو! چنانچہ جیسے ہی اُنہوں نے اپنی رَسّیاں اور لکڑیاں زمین پر ڈالیں تو پورا میدان بڑے بڑے سانپوں سے بھرا ہوا نظر آنے لگا، یہ دیکھ کر لوگ بہت خوف زدہ ہوگئے، اتنے میں حضرتِ موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے اپنے ہاتھ میں موجود "جنّتی لاٹھی" زمین پر ڈالی تو وہ ایک دَم اَژْدَھا (بہت بڑا سانپ) بن گئی اور میدان میں بظاہر اَژْدَھے نظر آنے والی تمام رَسّیاں اور لکڑیاں نگل گئی، پھر آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے اُسے ہاتھ میں لیا تو وہ پہلے کی طرح لاٹھی بن گئی۔ جادوگروں نے جب یہ معاملہ دیکھا تو وہ سب حضرتِ موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام پر ایمان لے آئے۔ (صراط الجنان، 3/403 ملخصاً)

"جنّتی لاٹھی" کا تعارف

یہ لاٹھی یعنی عَصا جنّتی دَرَخت کی لکڑی سے بنا ہوا تھا، اسے حضرتِ آدم عَلَیْہِ السَّلَام جنّت سے لائے تھے اور مختلف نبیوں سے ہوتا ہوا حضرتِ موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام تک پہنچا تھا، اِس کا نام "عُلَّیْق" یا "نَبْعَہ" تھا۔ (خازن، 1/57 ملخصاً)

"جنّتی لاٹھی" کی چند خصوصیات

❁ یہ لاٹھی یعنی عَصا 10 گز لمبا تھا ❁ اِس کی 2 شاخیں تھیں جو اندھیرے میں روشنی دیتی تھیں (تفسیر خازن، 1/57 ملخصاً) ❁ یہ عَصا سوتے میں پہرا دیتا تھا (خازن 3/259 ملخصاً) ❁ ساتھ ساتھ چلا کرتا تھا ❁ باتیں کرتا تھا ❁ دشمنوں اور دَرِندوں کو مارتا تھا ❁ کنویں سے پانی نکالنے کے لئے رَسّی بن جاتا تھا ❁ سامان اٹھاتا تھا ❁ زمین میں گاڑتے تو دَرَخت بن کر حَسْبِ خواہش پھل دیتا تھا (نسفی، ص 688 ملخصاً) ❁ نیز حضرتِ موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کے کثیر معجزات اِس عَصا کی بَرَکت سے ظاہِر ہوئے۔

پیارے مَدَنی مُنّو اور مَدَنی مُنّیو! ❁ حضرتِ موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کا ادب کرنے کی بَرَکت سے اُن جادوگروں کو ایمان کی دولت نصیب ہوئی۔ (قرطبی، 4/186) ❁ ہمیں چاہیے کہ انبیا و اولیا بلکہ اِسلام سے تعلق رکھنے والی ہر چیز مثلاً قراٰنِ پاک، آبِ زم زم، دینی کتابوں، تسبیح، نیاز کا کھانا، شربت وغیرہ کا ادب کریں ❁ اپنے بستے (Bag)، کاپی، کتاب اور قلم، پنسل وغیرہ کی بے ادبی سے بھی بچیں۔

مَحْفوظ سَدا رکھنا شَہا! بے اَدَبوں سے
اور مجھ سے بھی سَرزَد نہ کبھی بے اَدَبی ہو

(وسائلِ بخشش مُرَمَّم، ص 315)

پیارے مَدَنی مُنّو اور مَدَنی مُنّیو! کسی بچے کے اچھے (Good) یا بُرے (Bad) ہونے کی پہچان اُس کی عادتوں (Habits) سے ہوتی ہے۔ جس بچے کی عادتیں اچھی ہوں اُسے لوگ **"اچھا بچہ"** (Good boy) اور جس کی عادتیں بری ہوں اُسے **"گندہ بچہ"** (Bad boy) کہتے ہیں۔

اچھے بچے کو سب پسند کرتے اور اُس کی اور اُس کے ماں باپ کی تعریف کرتے ہیں جبکہ گندے بچے کو کوئی پسند نہیں کرتا، نہ اُس کی تعریف کرتا ہے اور نہ ہی اُس کے ماں باپ کی، اِس لئے سب مَدَنی مُنّوں اور مَدَنی مُنّیوں کو چاہیے کہ اچھی اچھی عادتیں اپنائیں اور بُری عادتوں سے بچیں۔

عادتوں کے اچھا یا بُرا ہونے کا مِعْیار

کسی بھی عادت کے اچھے یا بُرے ہونے کا حقیقی مِعْیار (Standard) یہ ہے کہ جو عادت دینِ اسلام کے اَحکام اور اُس کی تعلیمات کے مطابق ہے وہ عادت **"اچھی"** ہے اور جو دینِ اِسلام کے اَحکام اور تعلیمات کے خلاف ہے وہ عادت **"بُری"** ہے۔

اچھی اچھی عادتیں

پیارے مَدَنی مُنّو اور مَدَنی مُنّیو! آیئے! ہم آپ کو وہ عادتیں بتاتے ہیں جنہیں اچھا سمجھا جاتا ہے: (1) نماز پڑھنا (2) قراٰنِ پاک پڑھنا (3) ماں باپ کی بات ماننا (4) ماں باپ اور بڑوں سے ادب کے ساتھ بات کرنا (5) بڑے بہن بھائیوں کی عزت اور چھوٹوں سے پیار کرنا (6) ہمیشہ سچ بولنا (7) اچھے لہجے اور انداز میں بات چیت کرنا (8) مدنی چینل دیکھنا (9) کپڑے صاف رکھنا (10) گھر کو صاف سُتھرا رکھنا (11) کھانے کے وَقت (Time) پر کھانا کھانا (12) کھانے سے پہلے ہاتھ دھونا (13) کھانے سے پہلے دُعا پڑھنا (14) کھانے کا برتن صاف کرنا (15) دائیں ہاتھ سے کھانا کھانا (16) چھوٹے چھوٹے لقمے چبا چبا کر کھانا (17) ماں باپ کی طرف سے ملنے والے پیسے جمع کرنا (18) پڑھائی کے وَقْت دِل لگا کر پڑھائی کرنا (19) وقت پر سو جانا (20) سونے سے پہلے دعا پڑھنا (21) صبح جلدی اٹھ جانا (22) گھر آتے اور گھر سے جاتے وقت سلام کرنا (23) گھر میں آنے والے مہمانوں کو سلام کرنا (24) اچھے بچوں کو دوست بنانا (25) ماں باپ سے چیخ چیخ کر بات نہ کرنا (26) ضِد نہ کرنا (27) آپس میں لڑائی جھگڑا نہ کرنا (28) کسی کی شکایت نہ لگانا (29) کسی کی بُرائی بیان نہ کرنا (30) جھوٹ بولنے سے بچنا (31) گالی نہ دینا (32) شور شرابا نہ کرنا (33) چیخنے چلانے سے بچنا (34) چوری نہ کرنا (35) اِجازت کے بغیر کسی کی چیز استعمال نہ کرنا (36) نقصان پہنچانے والی شرارتوں سے بچنا (37) فلمیں، ڈرامے اور کارٹون (Cartoon) نہ دیکھنا (38) ویڈیو گیمز (Video Games) نہ کھیلنا (39) موبائل پر وقت ضائع نہ کرنا (40) کھانا ضائع کرنے سے بچنا (41) صحّت کو خراب کرنے والی چیزیں جیسے پاپڑ اور چپس وغیرہ نہ کھانا (42) فُضول خرچی نہ کرنا (43) بُرے بچوں سے دوستی نہ کرنا۔

آیئے! ہم نیّت کرتے ہیں کہ اِن تمام اچھی اچھی عادتوں کو خود بھی اپنائیں گے اور دوسرے مَدَنی مُنّوں اور مَدَنی مُنّیوں کو بھی یہ عادتیں اپنانے کی دعوت دیں گے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

مِرے اَخلاق اچھے ہوں مِرے سب کام اچھے ہوں
بنا دو مجھ کو تم پابندِ سنت یا رسولَ اللہ

(وسائلِ بخشش مُرمَّم، ص332)

کتابوں کی حفاظت

مجلس دارُالمدینہ (شعبہ نصاب)

فرضی حکایت کلثوم کتابوں(Books)اور کاپیوں (Copies) کے صَفْحات(Pages)پھاڑتی اور ہوائی جہاز بنا کر انہیں اُڑانے کی کوشش کر رہی تھی، ابھی ایک دن پہلے ہی اس کے ابّو یہ کتابیں اور کاپیاں خرید کر لائے تھے۔ امّی جان نے جیسے ہی کُلثوم کو کتابوں کی بے ادبی کرتے دیکھا اس کے قریب آکر بولیں: پیاری بیٹی! یہ تو آپ کے اسکول(School) کی کتابیں ہیں، آپ کو اِنہیں سنبھال کر رکھنا اور ان کا احترام کرنا چاہئے، مگر آپ تو اِن کے وَرَق(Pages) پھاڑ کر ہوائی جہاز بنارہی ہیں! تحریر شدہ کاغذ سے جہاز بنانے سے علما منع فرماتے ہیں۔ "امّی جان! مجھے جہاز بنانے کا بہت شوق ہے اور اس کھیل میں مجھے بہت مزہ آتا ہے۔" کلثوم نے اپنے دل کی بات بتائی۔ اُس کی امّی نے اُسے سمجھایا: میری بیٹی! اگر آپ اسی طرح کھیل کھیل میں جہاز اور دوسری چیزیں بنانے کے لئے صَفْحات پھاڑتی رہیں گی تو سبق کونسی کتاب سے پڑھیں گی؟ اور جب آپ کو ہوم ورک(Homework) ملے گا تو وہ کونسی کاپی پر کریں گی؟ کُلثوم نے فوراً جواب دیا: میں باباجان سے کہہ کر اور کتابیں کاپیاں منگوالوں گی۔ امّی جان کہنے لگیں: پیاری بیٹی! اس طرح تو آپ کے بابا کتابیں کاپیاں خرید کر لاتے رہیں گے اور ان کے کافی پیسے اسی میں خَرْچ ہوجائیں گے، پھر آپ کو چیز کے پیسے (Pocketmoney) کیسے ملیں گے؟ کتابیں تو ہماری تنہائی کی دوست ہوتی ہیں، ہمیں اچھّی اچھّی باتیں سکھاتی ہیں، ہمیں بلند مقام تک پہنچنے میں مدد دیتی ہیں، ہمیں تو ان کی حفاظت اور ان کا اَدَب کرنا چاہیے، اگر ہم کتابوں کی یوں بے ادبی کریں گے تو علم کی برکتوں سے محروم رہ جائیں گے۔ امّی جان کی یہ پیاری نصیحتیں سُن کر کُلثوم نے اپنی امّی کا شکریہ ادا کیا اور وعدہ کیا کہ آئندہ میں اپنی کتابوں اور کاپیوں کا اَدَب کروں گی اور ان کی حفاظت بھی کیا کروں گی۔

پیارے مَدَنی مُنّو اور مَدَنی مُنّیو! اس فرضی حِکایت سے معلوم ہوا کہ کتابوں کاپیوں کی حفاظت اور ان کا اَدَب کرنا چاہئے کیونکہ ان کا اَدَب اور اُن کی حفاظت نہ کرنے سے انسان عِلْم کی نعمت سے محروم ہوجاتا ہے اور پیسے بھی ضائع ہوتے ہیں۔

کتابوں کی حفاظت کے حوالے سے کچھ مدنی پھول قبول کیجئے

● کتابوں کو زمین پر نہ رکھئے! کیونکہ اس طرح مُقدّس تحریروں کی بے اَدَبی ہونے کے ساتھ ساتھ زمین کی نمی (گیلاپَن) سے کتابوں کی جِلْد(Binding) بھی کمزور ہوجاتی ہے۔ ● کتابوں کے صَفْحات نہ موڑیئے! اس سے کتاب کا حُسن خراب ہوتا ہے۔ ● کتابوں کی صفائی وقتاً فوقتاً کرنے کی ترکیب بنایئے! ورنہ کتابوں کے کناروں پر مٹّی کی تہہ جم جاتی ہے، اس مٹی میں کیڑے پیدا ہونا شروع ہوجاتے ہیں اور یہ کیڑے چھوٹے چھوٹے سوراخ کرکے کتابوں کو نقصان پہنچاتے ہیں۔ ● کتابوں کو تیز دھوپ اور پانی سے بچایئے! بعض لوگ کتابوں پر پانی گر جانے کی صورت میں اُنھیں سُکھانے کے لیے دُھوپ میں رکھ دیتے ہیں، دھوپ میں صفحات کی حالت مزید خراب ہوجاتی ہے، اگر کتاب پر پانی گر جائے تو اُسے پنکھے کی ہوا میں سُکھانا چاہیے۔ ● کتابوں کاپیوں پر قلم سے لکیریں نہ کھینچئے۔ ● ان پر سیاہی(Ink) نہ گرے اس کا بھی خیال رکھئے۔ ● صَفْحے پلٹتے وقت اِحتیاط کرتے ہوئے زور سے نہ کھینچئے کہ صَفْحے پھٹ سکتے ہیں۔ ● پڑھائی(Study) کرتے وقت کتابیں اور کاپیاں اِس انداز سے رکھیں کہ ان کی جلد (Binding) خراب نہ ہو۔

جانوروں کی سبق آموز کہانیاں

سید منیر رضا عطاری مدنی

تین مچھلیوں کا قصہ

فرضی حکایت ایک دریا میں تین مچھلیاں ایک ساتھ رہتی تھیں۔ ایک دن کسی شکاری نے دریا میں اپنا جال پھینکا۔ اُن میں سے ایک مچھلی جال کو دیکھتے ہی پانی کی تہہ میں چلی گئی جبکہ دوسری دو مچھلیاں جال میں پھنس گئیں۔ ان میں سے ایک مچھلی نے سمجھداری دکھائی اور خود کو مُردہ بنالیا، جب شکاری نے جال نکالا تو اسے دو مچھلیاں ملیں، مُردہ مچھلی کو اُس نے واپس دریا میں پھینک دیا اور جو مچھلی اُچھل کود کر رہی تھی اُسے گھر لے آیا اور آگ پر بُھون کر اس سے اپنی بھوک مٹائی۔
(مثنوی روم، ص188)

حکایت سے حاصل ہونے والے مدنی پھول

پیارے مَدَنی مُنّو اور مَدَنی مُنّیو! یہ دنیا جس میں ہم رہ رہے ہیں ایک دریا کی مانند ہے جبکہ شیطان شکاری کی طرح ہے جو انسانوں کو پھنسانے کے لئے مختلف جال پھینکتا ہے۔ کبھی کسی کے دل میں جھوٹ بولنے کا خیال ڈالتا ہے تو کبھی کسی کو دھوکا دینے کا، کبھی کسی کو تکلیف دینے کا وسوسہ ڈالتا ہے تو کبھی کسی پر ظلم ڈھانے کا! یہ سب شیطان کے جال ہی تو ہیں۔ جو اُس کا جال دیکھتے ہی اُس سے دور بھاگتا ہے وہ شیطان سے محفوظ رہتا ہے۔ جو اُس کے جال میں پھنس جائے لیکن اپنی ناجائز خواہشات کو مار ڈالے اور سچی توبہ کرلے تو شیطان سے بچ جاتا ہے اور جو اس کے جال میں پھنس کر بھی نہ سمجھ پائے کہ وہ کس مشکل میں گرِفتار ہوگیا ہے تو شیطان اُسے پکڑ لیتا ہے اور بالآخر اُسے جہنم میں پہنچا دیتا ہے۔ اگر ہم جہنم کی آگ سے بچنا چاہتے ہیں تو ہمیں شیطان کے جال سے بچنا ہوگا۔ اللہ تعالٰی ہمیں شیطان کے جال سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم۔

شیطان کے خلاف جنگ! جاری رہے گی

منہ میں گرم چیز ڈالنے کی صورت میں

اِبتدائی طِبّی اِمداد

FIRST AID

ڈاکٹر کامران اسحاق عطاری

بعض اَوقات بے خَیالی میں کوئی گَرم چیز منہ میں ڈالنے یا گَرم مشروب چائے، کافی وغیرہ پینے سے منہ میں جَلَن ہوتی اور اس میں چھالا بن جاتا ہے جو اِنتہائی تکلیف دِہ ہوتا ہے۔ اس حوالے سے اِبتِدائی طِبّی اِمداد کے چند مدنی پھول پیشِ خدمت ہیں۔ ضرورت پڑنے پر انہیں اپنائیں اور دوسروں کو بھی بتائیں، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ راحت کا سامان ہوگا۔

✿ فوری طور پر تھوڑی سی چینی زَبان پر رکھ کر چوسیں۔ ✿ بَرف یا کوئی اور ٹھنڈی چیز منہ میں رکھ لیں۔ ✿ ایلوویرا (Aloevera) نامی پودے کا رَس جلے ہوئے حصّے پر لگائیں۔ ✿ جَلی ہوئی زَبان کے علاج کے لئے شَہد بھی مفید ہے۔ شہد کی اینٹی سیپٹک (Antiseptic) خصوصیّات کی بَدَولت زَبان پر چھالا نہیں بنتا۔ ایک چمچ شہد لے کر اسے منہ میں گھمائیں اور چند منٹ بعد پانی پی لیں، دن میں دو سے تین بار ایسا کرنے سے زَبان کو سُکون ملے گا۔ ✿ دَہی کے اِستِعمال سے بھی جلے ہوئے حصے کو آرام ملے گا۔ ✿ Vitamin E کے کیپسول بازار میں بآسانی مل جاتے ہیں، انہیں کھول کر منہ میں رکھنے سے چھالا نہیں بنے گا اور دَرد بھی جلد ٹھیک ہو جائے گا۔ ✿ ناک کے بجائے منہ سے سانس لینے سے ہَوا منہ کے راستے داخل ہوتی ہے اور منہ کی جلن میں آرام محسوس ہوتا ہے۔

نوٹ: تمام دوائیں اپنے طبیب (ڈاکٹر) کے مشورے سے ہی استعمال کریں۔

بقیہ: فریاد

دلجوئی جیسی بھلائیاں اور نیکیاں بجالانا ● امراض پر صبر کرنا ● اصلاحِ اُمّت کے جذبے کے تحت تحریری کام کرنا ● خیر خواہیِ اُمّت کے لئے غور و خوض اور مدنی مشورے دینا ● اسلامی بھائیوں کے لئے لبوں پر مُسکراہٹ اور دل غمِ آخرت میں ڈوبا ہونا ● انتہائی اَہم بات زَبان سے کرنا ورنہ اشاروں کے ذریعے سمجھانا، یوں زَبان کا قُفلِ مدینہ لگانا ● پنجگانہ نماز کے ساتھ ساتھ نوافل مثلاً نمازِ تہجُّد، اِشراق و چاشت اور اَوّابین کا اہتمام کرنا ● نماز کامل اطمینان اور سُکون سے ادا کرنا ● گھر میں بھی عمامہ شریف سجائے رکھنا ● رابطہ کرنے والوں کو بَروقت رِپلائی دینا ● انٹرنیٹ کا صرف ضروری استعمال مثلاً ای میل (EMail) وغیرہ کا جواب دینا اور نیکی کی دعوت پر مبنی مَدَنی گلدستے بھیجنا ● گھر کی دیواروں اور دروازوں پر دعائیں اور اَوراد و وَظائف لگانا تاکہ پڑھنے میں آسانی رہے ● گھر سے نکلتے ہوئے اچھی اچھی نیتیں کرنا مثلاً دورانِ سفر آنکھوں کی حفاظت کروں گا، پریشان نظری سے بچوں گا وغیرہ ● اس دوران انگلی میں ڈیجیٹل تسبیح رکھنا تاکہ زَبان ذِکر و دُرُود سے تر رہے ● ہر رات سُوْرَۂ یٰسٓ اور سُوْرَۃُ الْمُلْك پڑھنے کا اہتمام کرنا ● ملنے والوں کے ساتھ انتہائی ملنساری اور دلجوئی کا برتاؤ کرنا۔ یہ تقریباً ڈبل 12 گھنٹوں کا آنکھوں دیکھا حال ہے، یہ عظیم عِلْمی و رُوحانی شخصیت کوئی اور نہیں، میرے پیر و مرشد، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابوبلال **محمد الیاس عطّار** قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی مبارک ذات ہے۔ میں سوچ رہا تھا کہ جس طرح یہ عبادت و ریاضت اور نیکی کی دعوت عام کرنے کے جذبے کے ساتھ شب و روز گزار رہے ہیں، غیبت و بدگمانی اور دیگر جملہ بُرائیوں سے بچنے کی ترکیبیں فرما رہے ہیں، اے کاش! ہم بھی اپنی زندگی اسی طرح بَسر کریں، مگر افسوس کہ نفس و شیطان ہمیں گھیر گھار کر نیکیوں سے دُور کرتے ہوئے بُرائیوں اور گناہوں کے گھنے جنگل میں لے جاتے ہیں جہاں ہمیں کچھ سُجھائی نہیں دیتا، اے کاش! ہم نفس و شیطان پر قابو پانے والے بن جائیں، نیکیوں پر اِستقامت اختیار کر لیں، میری تمام مسلمانوں سے **فریاد** ہے کہ کیا اس انداز سے ہمارا کوئی ایک دن بھی گزرا جس میں صرف نیکیاں ہی نیکیاں ہوں گناہوں کا نام و نشان نہ ہو؟ آہ! ہمارا کیا بنے گا؟

اللہ اللہ کے نبی سے
فریاد ہے نفس کی بدی سے
دن بھر کھیلوں میں خاک اڑائی
لاج آئی نہ ذرّوں کی ہنسی سے
فریاد ہے اے کشتیِ اُمّت کے نگہباں
بیڑا یہ تباہی کے قریب آن لگا ہے

بقیہ: صَدائے مدینہ

صَدائے مدینہ لگاتے ہوئے چند احتیاطیں بھی پیشِ نظر رکھئے: ● میگافون (Megaphone) کا استعمال نہ کیجئے ● جہاں جانور وغیرہ ہوں وہاں آواز قدرے کم رکھئے ● صَدائے مدینہ سے فارغ ہو کر جماعت سے اتنی دیر پہلے مسجد میں پہنچ جائیے کہ سنّتِ قَبْلِیَّہ ادا کرنے کے ساتھ ساتھ تکبیرِ اُولیٰ بھی پاسکیں۔ (صدائے مدینہ، ص20)

صدائے مدینہ لگانے والے خوش نصیب اسلامی بھائیوں کو کثیر دُنیوی و اُخروی فوائد بھی حاصل ہوتے ہیں۔ علی الصَّباح (صبح سویرے) بیدار ہونا نعمتوں میں اضافے کا باعث (راہِ علم، ص91) نمازِ فجر کی حفاظت اور روزانہ نیکی کی دعوت دینے کے عظیم اجر و ثواب کا ذریعہ ہے ● صبح کے وقت پیدل چلنا انسان کو صِحّت مند رکھتا ہے ● ہارٹ اٹیک (Heart attack)، فالج، لقوہ جیسے کئی مُوذِی اَمراض سے بچاتا ہے، ● پیدل چلنا ہاضمہ دُرُست رکھنے کے ساتھ ساتھ نقصان دِہ کولیسٹرول (Cholesterol) کے اِخراج میں بھی معاون ہوتا ہے۔

اپنے گھر، محلے، ہاسٹل، مدرسہ اور جامعہ وغیرہ میں مسلمانوں کو نمازِ فجر کے لئے جگا کر صدائے مدینہ کی برکات حاصل کیجئے۔ **لوگوں کو نماز کے لئے جگانے کے مزید فضائل و فوائد جاننے کے لئے** رسالہ "**صدائے مدینہ**(مطبوعہ مکتبۃ المدینہ)" کا مطالعہ فرمائیے۔

(یہ رِسالہ دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے پر پڑھا بھی جاسکتا ہے اور ڈاؤن لوڈ (Download) بھی کیا جاسکتا ہے)

مفتی ابو محمد علی اصغر عطاری مدنی

دارالافتاء اہلسنّت

تعزیت سے متعلق احکام / کیا دُعا سے تقدیر بدل جاتی ہے؟

دارالافتاءاہلِ سنّت (دعوتِ اسلامی) مسلمانوں کی شرعی رہنمائی میں مصروفِ عمل ہے، تحریراً، زبانی، فون اور دیگر ذرائع سے ملک و بیرونِ ملک سے ہزارہا مسلمان شرعی مسائل دریافت کرتے ہیں، جن میں سے دو منتخب فتاویٰ ذیل میں درج کئے جارہے ہیں۔

تعزیت سے متعلق احکام

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام ان مسائل کے بارے میں کہ 1 تین دن بعد تعزیت کا حکم کیا ہے مکروہِ تنزیہی یا تحریمی؟ 2 کلماتِ تعزیت کیا ہیں۔ کیا کلماتِ دعاء اور صرف یہ کہنا آپ کی والدہ کا پتا چلا اللہ پاک مغفرت فرمائے یہ کلماتِ تعزیت ہیں یا نہیں؟ 3 تعزیت کا مقصد کیا ہے اور یہ کیوں کی جاتی ہے؟

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

جواب: 1 تعزیت کا وقت وفات سے تین دن تک ہے افضل یہ ہے کہ پہلے ہی دن تعزیت کی جائے۔ البتہ جس شخص کو فوتگی کا علم نہ ہو تو وہ بعد میں بھی تعزیت کر سکتا ہے۔ باقی لوگوں کے لئے تین دن[1] بعد تعزیت کرنا مکروہِ تنزیہی ہے۔[2]

سیّدی اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ارشاد فرماتے ہیں: ”پہلے ہی دن ہونا بہتر و افضل ہے فی الدر المختار **اَوَّلُهَا اَفْضَلُهَا** یعنی ایامِ تعزیت“ یعنی تعزیت کے ایام میں سب سے افضل پہلا دن ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، 9/395)

2 تسلّی اور دُعا دونوں طرح کے الفاظ تعزیت کے کلمات کہلاتے ہیں۔[3] تعزیت کا طریقہ بیان کرتے ہوئے صدر الشَّرِیعہ بدرُ الطریقہ مفتی محمد امجد علی اَعظمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اِرشاد فرماتے ہیں: ”تعزیت میں یہ کہے، اللہ تَعَالٰی میّت کی مغفرت فرمائے اور اس کو اپنی رحمت میں ڈھانکے اور تم کو صبر روزی کرے اور اس مصیبت پر ثواب عطا فرمائے۔ نبی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِن لفظوں سے تعزیت فرمائی: لِلّٰهِ مَا اَخَذَ وَاَعْطٰى وَكُلُّ شَيْءٍ عِنْدَهٗ بِاَجَلٍ مُّسَمًّى خدا ہی کا ہے جو اُس نے لیا دیا اور اُس کے نزدیک ہر چیز ایک میعادِ مقرر (وقتِ مقرر) کے ساتھ ہے۔“ (بہار شریعت، 1/852، حصہ 4، مکتبۃ المدینہ)

مُفَسِّرِ شَہِیر حکیمُ الاُمّت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ”تعزیت کے ایسے پیارے الفاظ ہونے چاہئیں جس سے اس غمزدہ کی تسلی ہوجائے یہ الفاظ بھی کتبِ فقہ میں منقول ہیں۔ فقیر کا تجربہ ہے کہ اگر اس موقع پر غمزدوں کو واقعاتِ کربلا یاد دلائے جائیں اور کہا جائے کہ ہم لوگ تو کھاپی کر مرتے ہیں وہ شاہزادے تو تین دن کے روزہ دار شہید ہوئے تو بہت تسلی ہوتی ہے۔“ (مراٰۃ المناجیح، 2/507)

---

1 ۔۔۔ وَاَوَّلُهَا اَفْضَلُ وَتُكْرَهُ بَعْدَهَا اِلَّا لِغَائِبٍ (در مختار مع رد المحتار، 3/177)

2 ۔۔۔ رد المحتار میں ہے: ”وَالظَّاهِرُ اَنَّهَا تَنْزِيْهِيَّةٌ“ (رد المحتار، 3/177)

3 ۔۔۔ ”تَصْبِيْرُهُمْ وَالدُّعَاءُ لَهُمْ بِهٖ“ (رد المحتار، 3/174)

3 تعزیت کا بنیادی مقصد لَواحِقِین کے غم میں شریک ہو کر اُنہیں حوصلہ دینا اور انہیں صبر کی تلقین کرنا ہے۔ تعزیت مَسْنُون عمل ہے اور اگر قریبی رشتہ ہو تو صِلَۂ رَحمی کے تقاضے کے پیشِ نظر تعزیت کی اَہمیّت مزید بڑھ جاتی ہے یونہی حقِّ پڑوس اور حقِّ رفاقت یا دوستی یا ساتھ کام کرنا وغیرہ وہ تعلقات ہیں جن میں تعزیت کرنا اور لَواحِقِین کو حوصلہ دینا اِنتہائی اَہم عمل ہے۔ اس عمل سے ایک طرف رشتہ داروں یا ساتھ اُٹھنے بیٹھنے والوں سے تعزیت کرنے، تسلّی دینے اور میت کے لئے دُعا کرکے لَواحِقِین کے دل میں خوشی داخل کرنے سے لَواحِقِین پر پہاڑ جیسے صَدْمہ کا بوجھ کم ہوتا چلا جاتا ہے۔ تو دوسری طرف تعزیت کرنے والا خود غرضی اور مطلب پرستی کا شکار نہیں ہوتا کیونکہ جو انسان اپنے رشتہ داروں، دوست احباب اور پڑوسیوں کی خوشی غمی میں شریک ہوتا ہے وہ مِلَنْسار کہلاتا ہے اور مِلَنْسار ہونا اَخلاقیات میں ایک اچھا وصف ہے۔ فَیضُ القدیر میں ہے: امام نَوَوِی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ تعزیت کا مطلب یہ ہے کہ صبر کی تلقین کی جائے اور ایسی باتیں ذکر کی جائیں جو میت کے لَواحِقِین کو تسلی دیں اور اُن کے غم اور مصیبت کو ہلکا کریں۔
(فیض القدیر، 6/232)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

کیا دُعا سے تقدیر بدل جاتی ہے؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ سنا ہے کہ دعا سے تقدیر بدل جاتی ہے کیا یہ بات درست ہے؟

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

جواب: تقدیر کی تین قسمیں ہیں:

1 ”مُبْرَمِ حقیقی“ جو کسی دعا یا عمل سے نہیں بدل سکتی۔ 2 ”تقدیرِ مُعلَّق مشابہ مُبْرَم“ صُحُفِ ملائکہ میں بھی نہیں لکھا ہوتا ہے کہ یہ کس دعا یا عمل سے بدلے گی البتہ خَواص اَکابِر کی اس تک رسائی ہوتی ہے۔ اسی کے متعلق حدیث پاک میں ہے: ”اِنَّ الدُّعَاءَ يَرُدُّ الْقَضَاءَ بَعْدَ مَا اُبْرِمَ“ یعنی دعا قضائے مُبْرَم (مُعلَّق مشابہ مبرم) کو ٹال دیتی ہے۔ (کنز العمال، 1/28، جزء ثانی، بالفاظ متقاربۃ) 3 ”تقدیرِ مُعلَّق مَحض“ یہ قسم صحف ملائکہ میں لکھی ہوتی ہے کہ کس دعا یا عمل سے یہ تقدیر بدل سکتی ہے اس تک اکثر اولیاء کی رسائی ہوتی ہے اِن کی دعا سے اِن کی ہمت سے ٹل جاتی ہے۔ (بہارِ شریعت، 1/12، حصہ 1، مکتبۃ المدینہ۔ المعتمد المستند، ص54)

سُنَنِ ابنِ ماجہ میں ہے: ”عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَزِيْدُ فِي الْعُمُرِ اِلَّا الْبِرُّ وَلَا يَرُدُّ الْقَدَرَ اِلَّا الدُّعَاءُ“ حضرت ثوبان رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا کہ نیکی کے سوا کوئی چیز عمر میں اضافہ نہیں کرتی اور دعا کے سوا کوئی چیز تقدیر کو رد نہیں کرتی۔
(سنن ابن ماجہ، 1/69، حدیث: 90)

حکیمُ الاُمّت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ارشاد فرماتے ہیں: ”یعنی دعا کی برکت سے آتی بلا ٹل جاتی ہے دعائے درویشاں رَدِّ بلا۔ قضاء سے مراد تقدیرِ مُعلَّق ہے یا مُعلَّق مُشابہ بِالمُبرم کہ ان دونوں میں تبدیلی ترمیمی ہوتی رہتی ہے تقدیرِ مُبرَم کسی طرح نہیں ٹلتی۔“ (مراۃ المناجیح، 3/295)

اِس مسئلہ کی مزید معلومات کے لئے رَئِیْسُ الْمُتَکَلِّمِیْن مفتی محمد نقی علی خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی کتاب ”اَحْسَنُ الْوِعَا لِاٰدَابِ الدُّعَاءِ“ بنام ”فضائلِ دعا“ مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، صفحہ 243 تا 248 کا مطالعہ فرمائیے۔

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

رَجَب میں یہ دعا پڑھنا سُنّت ہے!

جب رَجَب کا مہینا آتا تو نبیِّ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم یہ دُعا پڑھتے تھے: اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي رَجَبٍ وَّشَعْبَانَ وَبَلِّغْنَا رَمَضَانَ یعنی اے اللہ! تو ہمارے لئے رَجَب اور شعبان میں بَرَکتیں عطا فرما اور ہمیں رَمَضان تک پہنچا۔
(کفن کی واپسی، ص2، بحوالہ معجم اوسط، 3/85، حدیث: 3939)

ابو عبید عطاری مدنی

حضرت سیّدنا سلمان فارسی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ

زُہد و قناعت کو اپنا اوڑھنا بچھونا بنانے والے، تقویٰ اور پرہیز گاری کے پھولوں کو اپنے دامن پر سجانے والے، حضرتِ سیّدنا عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کے تابعی اور رحمتِ عالَم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے صحابی ہونے کا اعزاز حاصل کرنے والے مشہور صحابیِ رسول، سَلْمانُ الخَیْر حضرت سلمان فارسی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے اِسلام لانے کا واقعہ بہت اہم ہے۔(مراٰۃ المناجیح، 8/522 ملخصاً) چنانچہ

ایران سے مدینے تک کا سفر

آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ اَصْفَہان (ایران) کے رہنے والے تھے۔ آباو اَجداد آتش پرَست تھے۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بچپن سے ہی سادہ اور خاموش طبیعت تھے، ہم عمر بچوں کے ساتھ کھیلنے کے بجائے ہر وقت آتش کدے کی آگ روشن رکھنے میں مصروف رہتے مگر جلد ہی مجوسیّت سے بیزار ہوگئے اور دینِ حق کی تلاش میں اپنے وطن سے نکل کر شام جا پہنچے جہاں مختلف دینی و مذہبی راہنماؤں کی صحبت اختیار کی۔ ہر مذہبی راہنما یا تو خود یہ وصِیَّت کر دیا کرتا کہ میرے بعد فلاں کے پاس جانا یا پھر آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ خود پوچھ لیا کرتے کہ اب کس ہستی کی صحبت اختیار کروں؟ جب آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے آخری راہب سے پوچھا تو اس نے کہا: اے حق کے مُتلاشی بیٹے! اس دنیا میں مجھے کوئی ایسا شخص نظر نہیں آتا جس کی صحبت میں تمہیں اَمن و سلامتی نصیب ہو، ہاں! اب نبیِّ آخرُ الزّماں کے ظہور کا وقت قریب ہے جو دینِ ابراہیمی پر ہوں گے، اُس مقام کی جانب ہجرت کریں گے جو دو پہاڑوں کے درمیان ہوگا، جہاں کھجور کے درخت کثرت سے پائے جائیں گے، اُن کے دونوں کندھوں کے درمیان مُہرِ نُبوَّت ہوگی، وہ ہدیہ قبول کریں گے اور صدقہ نہیں کھائیں گے۔ راہِب کے انتقال کے بعد آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اِس وصیت کو پیشِ نظر رکھا اور ایک قافلے کے ہمراہ آگے بڑھ گئے۔ راستے میں قافلے والوں کی نیّت بدل گئی اور انہوں نے آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو ایک یہودی کے ہاتھ بیچ دیا یوں آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو غلامی کی زنجیروں میں جکڑ دیا گیا۔ (طبقاتِ ابن سعد، 4/56) تقریباً دس بار بیچے گئے (بخاری، 2/607، حدیث: 3946) بالآخر بکتے بِکاتے مدینۂ مُنوَّرہ پہنچ گئے۔

مدنی آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے ملنے نہ دیا گیا

آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ ایک مرتبہ کھجور کے درخت پر چڑھ کر کھجور توڑ رہے تھے کہ خبر سنی کہ نبیِّ آخرُ الزّماں صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہجرت فرما کر مدینے کے قریب مقامِ قُبا میں تشریف لا چکے ہیں اسی وقت دل بے قرار ہوگیا، فوراً نیچے تشریف لائے اور خبر لانے والے سے دوبارہ یہ روح پَرور خبر سننے کی خواہش ظاہر کی یہودی آقا نے اپنے غلام کا تَجَسُّس اور بے قراری دیکھی تو چراغ پا (غصے) ہوگیا اور ایک زوردار تھپڑ رسید کرکے کہنے لگا: تمہیں ان باتوں سے کیا مطلب؟ جاؤ! دوبارہ کام پر لگ جاؤ، آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ دل پر پتھر رکھ کر خاموش ہوگئے لیکن متاعِ صَبر و قَرار تو لُٹ چکا تھا لہٰذا جونہی موقع ملا چند تازہ کھجوریں ایک طَباق میں رکھ کر بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوئے اور عرض کی: یہ صدقہ ہے، قبول فرمائیے، پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے فرمایا: تم کھالو، اور خود

تناول نہ کیا۔ آپ نے دل میں کہا: ایک نشانی تو پوری ہوئی، اگلی مرتبہ پھر کھجوروں کا خوان لے کر پہنچے اور عرض گزار ہوئے کہ یہ ہدیہ ہے، قبول فرمالیجئے۔ رحمتِ عالم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کو کھانے کا اشارہ کیا اور خود بھی تناول فرمایا۔ دل میں کہا: دوسری نشانی بھی پوری ہوئی اس درمیان میں آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے سرکارِ دوعالم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دونوں شانوں کے درمیان "مُہرِ نُبُوَّت" کو بھی دیکھ لیا اس لئے فوراً اسلام قبول کرلیا اور اس دَر کے غلام بن گئے جس پر شاہوں کے سَر جھکتے ہیں۔ (طبقاتِ ابنِ سعد، 4/58 ملخصاً)

آزادی کیسے ملی؟ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ غلامی کی زنجیروں میں جکڑے ہونے کی وجہ سے غزوۂ بدر و اُحد میں حصہ نہ لے سکے پھر تین سو کھجور کے درخت اور چالیس اوقیہ چاندی کے بدلے آزادی کا تاج سر پر سجایا اور ایک سرفروش مجاہد کی طرح بعد میں آنے والے تمام غزوات میں حصہ لیا۔ (تاریخ ابنِ عساکر، 21/388، 389 ملخصاً) غزوۂ خندق میں خندق کھودنے کا مشورہ بھی آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ ہی کا تھا۔ (طبقاتِ ابنِ سعد، 2/51)

فضائل آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو سرورِ کونین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے والہانہ محبت تھی، اپنے وقت کا بیشتر حصہ دربارِ رسالت میں گزارتے اور فیضانِ نبوی سے بَہرہ مَند ہوتے، اِس کے بدلے میں بارگاہِ رسالت سے سَلْمَانُ الْخَیْر (سنن الکبریٰ للنسائی، 6/9، حدیث: 9849) اور سَلْمَانُ مِنَّا اَھْلَ الْبَیْت (سلمان ہمارے اہلِ بیت سے ہیں)(مسند بزار، 13/139، حدیث: 6534) جیسی نویدِ جاں فِزا سننے کی سعادت پائی ایک اور مقام پر اس بشارتِ عُظمٰی سے سرفراز ہوئے کہ **جنّت "سلمان فارسی" کی مشتاق ہے۔** (ترمذی، 5/438، حدیث: 3822) جب کوئی پوچھتا کہ آپ کے والد کون ہیں؟ تو ارشاد فرماتے: **میں دینِ اسلام کا بیٹا سلمان ہوں۔** (الاستیعاب، 2/194)

گورنر خادم بن گیا سرورِ کائنات صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے وصالِ ظاہری کے بعد آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے ایک عرصہ تک مدینہ میں قیام فرمایا پھر عہدِ فاروقی میں عراق میں سکونت اختیار کرلی۔ کچھ عرصے بعد حضرت عمر فاروق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے آپ کو مدائن کا گورنر مقرر کردیا۔ گورنر کے اہم اور بڑے عہدے پر فائز ہونے کے باوجود آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے بڑی سادہ زندگی گزاری، ایک دن مدائن کے بازار میں جارہے تھے کہ ایک ناواقف شخص نے آپ کو مزدور سمجھ کر اپنا سامان اٹھانے کے لئے کہا، آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ چپ چاپ سامان اٹھا کر اس کے پیچھے چلنے لگے، لوگوں نے دیکھا تو کہا: اے صاحبِ رسول! آپ نے یہ بوجھ کیوں اٹھا رکھا ہے؟ لائیے! ہم اِسے اٹھالیتے ہیں۔ سامان کا مالک ہَکّا بَکّا رہ گیا، پھر نہایت شرمسار ہوکر آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے معافی مانگی اور سامان اُتروانا چاہا لیکن آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: میں نے تمہارا سامان اٹھانے کی نیّت کی تھی، اب اِسے تمہارے گھر تک پہنچا کر ہی دَم لوں گا۔ (طبقاتِ ابنِ سعد، 4/66)

راہِ خدا میں خرچ کرنے کا جذبہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ راہِ خدا میں مال خرچ کرنے کو محبوب رکھا کرتے تھے چنانچہ بطورِ تنخواہ چار یا پانچ ہزار درہم ملتے لیکن پوری تنخواہ مساکین میں تقسیم فرمادیتے اور خود کھجور کے پتوں سے ٹوکریاں بنا کر چند درہم کماتے اور اسی پر اپنا گزر بسر کرتے تھے۔
(طبقاتِ ابنِ سعد، 4/65)

وصالِ مبارک حضرت سیدنا سلمان فارسی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے 10 رَجَبُ الْمُرَجَّب 33 یا 36 ہجری کو اس دنیا سے کوچ فرمایا، مزارِ مبارک عراق کے شہرِ مدائن (جسے "سلمان پاک" بھی کہا جاتا ہے) میں ہے۔ (تاریخ ابنِ عساکر، 21/376، کراماتِ صحابہ، ص219) **آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے ساڑھے تین سو سال (جبکہ بعض روایات کے مطابق اڑھائی سو سال) کی طویل عمر پائی۔**
(معرفۃ الصحابہ، 2/455)

جو برائیاں ہمارے معاشرے کو دیمک کی طرح چاٹ رہی ہیں ان میں سے ایک "جُوا" بھی ہے جس کے جال میں پھنس کر کئی لوگ برباد ہوچکے ہیں۔ عادی جُواریوں میں کچھ لوگ ایسے ہوتے ہیں جنہوں نے محض تفریح کے لئے چھوٹی چھوٹی رقمیں لگانے سے جوا کھیلنے کا آغاز کیا مگر رَفتہ رَفتہ اس "ناسور" کے ایسے عادی ہوئے کہ جُوئے کی لت چھوڑنا ان کے لئے دشوار ہو گیا۔ جوئے میں انسان بہت کچھ ہار جاتا ہے چنانچہ جواری مالی مسائل کا شکار ہوجاتے ہیں، کچھ نہیں سُوجھتا تو سود پر قرض لیتے رہتے ہیں اور ایک لمبا ہاتھ مارنے کے چکر میں جوئے کی دلدل میں مزید دھنس جاتے ہیں، اپنا وقت جوئے کے اڈوں میں برباد کرتے ہیں اور وہاں پر پھیلنے والی مزید برائیوں نشہ، چوری چکاری وغیرہ میں بھی مبتلا ہوجاتے ہیں۔ کئی جواری اپنی نوکری یا کاروبار سے بھی غافل ہوجاتے ہیں، انجام کار نوکری یا کاروبار ہاتھ سے جاتا رہتا ہے، ان کی گھریلو زندگی تباہ ہو کر رہ جاتی ہے، عزت برباد ہوجاتی ہے، ٹینشن کے مارے یہ بیمار ہوجاتے ہیں، بعض اوقات جوا کھیلنے کی پاداش میں پولیس کے ہاتھوں گرِفتار بھی ہوجاتے ہیں، یوں ان کو جوئے کی بھاری قیمت چکانا پڑتی ہے، جب انہیں کچھ سُجھائی نہیں دیتا تو اپنی زندگی سے اتنا مایوس ہوجاتے ہیں کہ (مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ) خودکشی جیسے حرام کام کے بارے میں سوچنے لگتے ہیں۔ (ہم اللہ عَزَّوَجَلَّ سے رحمت اور عافیت کا سوال کرتے ہیں)

جُوئے کی تعریف جُوئے کو عربی میں قِمار کہتے ہیں، حضرت میر سیّد شریف جُرجانی قُدِّسَ سِرُّہُ الرَّبَّانِی لکھتے ہیں: ہر وہ کھیل جس میں یہ شرط ہو کہ مَغْلُوب (یعنی ناکام ہونے والے) کی کوئی چیز غالِب (یعنی کامیاب ہونے والے) کو دی جائے گی یہ "قِمار" (یعنی جُوا) ہے۔ (التعریفات، ص126)

قراٰنِ پاک میں ہے: یَسْــٴَـلُوْنَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَ الْمَیْسِرِؕ قُلْ فِیْهِمَاۤ اِثْمٌ كَبِیْرٌ وَّ مَنَافِعُ لِلنَّاسِ٘ وَ اِثْمُهُمَاۤ اَكْبَرُ مِنْ نَّفْعِهِمَاؕ

(پ2، البقرۃ: 219) ترجمۂ کنزالایمان: "تم سے شراب اور جوئے کا حکم پوچھتے ہیں تم فرمادو کہ ان دونوں میں بڑا گناہ ہے اور لوگوں کے کچھ دنیوی نفع بھی اور ان کا گناہ ان کے نفع سے بڑا ہے۔"

خزائن العرفان میں ہے: نفع تو یہی ہے کہ شراب سے کچھ سُرور پیدا ہوتا ہے یا اس کی خرید و فروخت سے تجارتی فائدہ ہوتا ہے اور جوئے میں کبھی مُفت کا مال ہاتھ آتا ہے اور گناہوں اور مفسدوں کا کیا شمار! عقل کا زوال، غیرت وحَمِیَّت کا زوال، عبادات سے محرومی، لوگوں سے عَداوتیں، سب کی نظر میں خوار ہونا، دولت و مال کی اِضاعت (یعنی بربادی)۔ (خزائن العرفان)

جوئے کا شرعی حکم اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلِ سنّت، امام احمد رضا خان فتاوٰی رضویہ جلد 21 صَفْحَہ 156 پر فرماتے ہیں: "جُوا بھی بِنَصِّ قَطْعِیِ قراٰن حرام ہے۔" جبکہ جوئے سے حاصل ہونے والی رقم بھی حرام ہے چنانچہ فتاویٰ رضویہ جلد 19 صَفْحَہ 646 پر ہے: "سُود اور چوری اور غَصَب اور جُوئے کا روپیہ قطعی حرام ہے۔"

چار 4 فرامینِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم (1) جس نے نَردشیر[1] سے جُوا کھیلا تو گویا اُس نے اپنا ہاتھ خنزیر کے گوشت اور خون میں ڈبویا۔ (ابن ماجہ، 4/231، حدیث: 3763) سُوَر کے گوشت و خون میں ہاتھ سانا اِسے نجس بھی کرتا ہے اور گھناؤنا عمل بھی ہے اس لئے اس سے تشبیہ دی گئی۔ (مراٰۃ المناجیح، 6/203) (2) جو کوئی نَرد کھیلے اس نے اللہ اور اُس کے رسول کی نافرمانی کی۔ (مسند بزار، 8/77، حدیث: 3075) (3) جو شخص نَرد کھیلتا ہے پھر نماز پڑھنے اٹھتا ہے، اس کی مثال اس شخص کی طرح ہے جو پیپ اور سوَر کے خون سے وضو کرکے نماز پڑھنے کھڑا ہوتا ہے۔ (مسند امام احمد، 9/50، حدیث: 33199) (4) جس شخص نے اپنے ساتھی سے کہا: آؤ! جوا کھیلیں، تو اُس (کہنے والے) کو چاہئے کہ صدقہ کرے۔ (مسلم، ص894، حدیث: 1647) یعنی جُوا کھیلنا تو درکنار اگر کسی کو جوا کھیلنے کی دعوت بھی دے تو وہ جوئے کا مال جس سے جوا کھیلنا چاہتا ہے وہ یا دوسرا مال صدقہ کردے تاکہ اس اِرادے کا یہ کفارہ ہوجائے۔ اس سے معلوم ہوا کہ ارادۂ گناہ بھی گناہ ہے، یہ ہی مذہبِ جُمہور ہے۔ (مراٰۃ المناجیح، 5/195)

(دوسرا حصہ آئندہ شمارہ میں)

1۔ فارس کے بادشاہوں میں ایک بادشاہ آردشیر ابن تابک گزرا ہے اس نے یہ جوا ایجاد کیا۔ نرد بمعنی ہار جیت کی بازی اردشیر آردشیر سے لیا گیا اس لیے اس کھیل کا نام نردشیر رکھا گیا یعنی اردشیر کا جوا، اس کی ایجاد کردہ بازی۔ (مراٰۃ المناجیح، 6/203)

اعلیٰ حضرت، مجدّدِ دین و ملّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الرَّحْمٰن نے اپنی تحریر و تقریر سے برِّعظیم (پاک و ہند) کے مسلمانوں کے عقیدہ و عمل کی اصلاح فرمائی، آپ کے ملفوظات جس طرح ایک صدی پہلے راہنما تھے، آج بھی مشعلِ راہ ہیں۔ دورِ حاضر میں ان پر عمل کی ضرورت مزید بڑھ چکی ہے۔

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں:

(1) نمازِ پنجگانہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی وہ نعمتِ عُظمٰی ہے کہ اس نے اپنے کرمِ عظیم سے خاص ہم کو عطا فرمائی ہم سے پہلے کسی اُمّت کو نہ ملی۔(فتاویٰ رضویہ، 5/43)

(2) حرام وُہ ہے جسے خُدا اور رسول (عَزَّوَجَلَّ و صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم) نے حرام فرمایا اور واجب وہ ہے جسے خدا اور رسول (عَزَّوَجَلَّ و صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم) نے واجب کہا، حکم دیا، لیکن وہ چیزیں جن کا خدا اور رسول (عَزَّوَجَلَّ و صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم) نے حکم دیانہ منع کیا، وہ سب جائز ہیں انہیں حرام کہنے والا خدا اور رسول پر اِفتراء کرتا (یعنی بُہتان باندھتا) ہے۔
(فتاویٰ رضویہ، 9/135)

(3) اَہلِ سنّت کے عقیدہ میں تمام صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُم کی تعظیم فرض ہے اور ان میں سے کسی پر طَعن حرام (ہے)۔
(فتاویٰ رضویہ، 29/227 ملخصًا)

(4) محبوبانِ خُدا کی یاد گاری کے لئے دن مُقرَّر کرنا بیشک جائز ہے۔(فتاویٰ رضویہ، 29/202)

(5) حضور سیدِ عالم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کو ندا کرنے (یعنی لفظِ یاوغیرہ کے ساتھ پکارنے) کے عُمدہ دلائل سے "اَلتَّحِیَّات" ہے جسے ہر نمازی ہر نماز کی دو رکعت پر پڑھتا ہے اور اپنے نبیِّ کریم عَلَیْہِ اَفْضَلُ الصَّلٰوۃِ وَالتَّسْلِیْم سے عرض کرتا ہے "اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهٗ" سلام حضور پر اے نبی اور اللہ کی رَحمت اور اس کی برکتیں۔ اگر ندا (یعنی لفظِ یاوغیرہ کے ساتھ پکارنا) مَعَاذَ اللہ شرک ہے تو یہ عجب شرک ہے کہ عین نماز میں شریک و داخل ہے۔(فتاویٰ رضویہ، 29/566)

(6) مسلمان مَیِّت کو جو ثواب پہنچایا جائے اُسے پہنچتا ہے اور اس (یعنی ثواب پہنچانے) سے زیادہ خوش ہوتا ہے جیسے حیات میں تحفہ بھیجنے سے (اور) اسے (یعنی میّت کو) معلوم ہوتا ہے کہ میرے فلاں عزیز یا دوست یا مسلمان نے بھیجا ہے۔
(فتاویٰ رضویہ، 9/600)

(7) عورت پر مرد کا حق خاص اُمورِ مُتعلّقِہ زَوجِیّت (یعنی میاں بیوی کے ساتھ تعلّق رکھنے والے معاملات) میں اللہ و رسول (عَزَّوَجَلَّ و صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم) کے بعد تمام حُقُوق حتی کہ ماں باپ کے حق سے زائد ہے ان اُمور میں اس کے احکام کی اِطاعت اور اس کے نَامُوس (یعنی عزت) کی نِگہداشت (یعنی حفاظت) عورت پر فرضِ اَہم ہے۔(فتاویٰ رضویہ، 24/380)

(8) (باپ بچوں کو) حضور پُرنور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کے آل وَاَصحاب وَاَولیاء وعُلماء کی مَحبّت وعَظَمت تعلیم کرے (یعنی سکھائے) کہ اصلِ سنّت وزیورِ ایمان بلکہ باعثِ بَقائے ایمان (یعنی ایمان باقی رہنے کا سبب) ہے۔(فتاویٰ رضویہ، 24/454)

کس طرح اتنے علم کے دریا بہا دیئے
علمائے حق کی عقل تو حیراں ہے آج بھی

(مناقبِ رضا، ص66)

اِختلافِ رائے کی اِحتیاطیں

شیخِ طریقت، اَمیرِ اہلِ سنت، بانیٔ دعوتِ اسلامی، حضرتِ علّامہ مولانا ابو بِلال
محمد الیاس عطّارؔ قادِری رَضَوی دامت برکاتہم العالیہ کے مکتوبات سے انتخاب

(یہ مکتوب شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنت دامت برکاتہم العالیہ کی طرف سے نظرِ ثانی اور قدرے تغیُّر کے ساتھ پیش کیا جارہا ہے۔)

میرے پیارے مَدَنی بیٹے! تنظیم سے وابستہ رہنے اور اِسلامی بھائیوں کے ساتھ مَدَنی کام کرنے میں بسا اَوقات ذِہنی ہم آہنگی کا فُقدان ہو جاتا اور بعض مُعامَلات میں اِختلافِ رائے کی صورتیں پیدا ہو جاتی ہیں۔ ایسے مَواقِع پر زَبان کی اِحتیاط کے تقاضے بڑھ جاتے ہیں، خُلُوص ولِلّٰہِیّت اور صَبْر و شِکیبائی کے ساتھ مسائل کا حل تلاشا جائے تو رحمتِ الٰہی شامِلِ حال ہو جاتی اور بہتریوں کے دروازے کُھل جاتے ہیں۔

دونوں جہانوں کی بھلائیوں پر مَبنی مَدَنی پھول

● اگر کوئی ہمیں ہماری غَلَطی بتائے تو ضِد و بحث میں اپنا اور دوسروں کا قیمتی وقت برباد کئے بغیر بتانے والے کو اپنا مُحسِن تصوّر کرتے ہوئے شکریہ کے ساتھ فوراً غَلَطی تسلیم کرکے اِزالہ کر دینے میں دنیا و آخرت کی بھلائی ہے۔ ● اپنے ذِمّے داران کی اِطاعت کرتے ہوئے طے شُدہ تنظیمی اُصولوں پر کاربَند رہنے والے کا وَقار بلند ہوتا اور اسلامی بھائیوں کے دِلوں میں اس کیلئے جگہ بنتی ہے نیز وہ تنظیمی خطاؤں سے بھی محفوظ رہ سکتا ہے۔ ● تنظیمی اُصولوں اور ذِمّے داروں پر تنقید، اپنے تَجرِبات کو بُنیاد بنا کر اُصولوں سے ہَٹ کر کام کرنا وغیرہ اکثر گناہوں کے دروازے کھولتا اور تنظیمی ماحول کو پَراگندہ کرتا ہے۔ ● جس تنظیم میں رہنا ہو اُس میں دَوام پانے کی صِرف ایک صورت ہے اور وہ یہ کہ جہاں جہاں شریعت منع نہ کرے وہاں اُس کے طریقِ کار پر آنکھیں بند کر کے عمل کیا جائے۔ ● اگر کوئی اُصول یا طریقِ کار سمجھ میں نہ آئے تو صِرف اُنہیں سے رُجوع کیا جائے، جنہوں نے وہ اُصول وغیرہ وَضع کیا (یعنی بنایا) ہو، خبردار! کسی اَندھے گونگے اور بہرے تو کیا پتّھر کے آگے بھی تنظیمی پالیسیوں پر اِعتِراض نہ کیا جائے، کسی کی تنظیمی خطا کا دوسروں کے آگے بِلا کسی شرعی مَصلِحت کے خواہ مخواہ تذکرہ کرنے سے اکثر غیبتوں، تُہمتوں، بدگمانیوں اور طرح طرح کے فتنوں کے دروازے کُھلتے ہیں، مُمکنہ صورت میں براہِ راست اُسی سے بات کر لی جائے جس سے خطا سَرزَد ہوئی، بصورتِ دیگر دعوتِ اسلامی کی تنظیمی (جو کہ عام طور پر مَدَنی کام کرنے والوں کو معلوم ہوتی ہے اُس) ترکیب کے مطابِق مسئلہ حل کرنے کی کوشش کی جائے پھر بھی ناکامی ہو جائے تو بہ اجازتِ شرعی چُپ سادھ لی جائے۔ جو ان مَدَنی پھولوں کو اپنے دل کے مَدَنی گلدستے میں سجا کر رِضائے الٰہی کیلئے خُوب اِخلاص کے ساتھ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی کاموں میں مشغول ہو، راہِ دین میں آنے والی آزمائشوں پر صبْر کرے، دُشواریاں نرمی اور حکمتِ عملی سے دُور کرے، اِنْ شَآءَ اللہ ضرور کامیابی اس کے قدم چومے گی۔

شکایت کرنے/مشورہ دینے کا مُفید طریقہ

شکایت یا مشورہ نمبر وار کم الفاظ میں مَعَ نام و شناخت، ایڈریس، تاریخ و فون نمبر، واٹس ایپ نمبر وغیرہ لکھ کر ذِمّے دار کے حوالے کیا جائے۔ زبانی مشورے اور شکایتیں ایک تو مکمّل یاد رہنا مشکل اور دوسرے غلط فہمی ہو جانے کا بھی اندیشہ رہتا ہے۔

دس ہزار درہم سے بھی قیمتی بات (حکایت)

کسی دانا (عقل مند) شخص نے اپنے رفیق (ساتھی) سے کہا: کیا میں تمہیں ایسے دو اَشعار نہ سناؤں جو 10 ہزار درہم سے بھی بہتر ہیں؟ تو رفیق نے کہا: وہ اَشعار کون سے ہیں؟ دانا شخص نے جو عربی اَشعار پڑھے ان کا ترجَمہ حاضر ہے: (1) رات کے وقت گفتگو کرو تو اپنی آواز پَست (یعنی دھیمی) رکھو اور دن کے وقت بولنے سے پہلے اِدھر اُدھر دیکھ لیا کرو (2) کیونکہ بات اچّھی ہو یا بُری جب منہ سے نکل جاتی ہے تو پھر واپس نہیں آتی۔ (احیاء العلوم، 2/292)

بشر رازِ دلی کہہ کر ذلیل و خوار ہوتا ہے
نکل جاتی ہے جب خوشبو تو گُل بے کار ہوتا ہے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی دینی خدمات

آصف جہانزیب عطاری مدنی

سَر زمینِ ہند میں جہاں عرصۂ دراز سے کُفر و شرک کا دَوْر دَورہ تھا، اور ظُلم و جَور کی فَضا قائم تھی اور لوگ اَخلاق و کِردار کی پستی کا شِکار تھے۔ اِس خطّے کے لوگوں کو نورِ ہدایت سے روشناس کروانے، ظُلم و سِتَم سے نجات دلانے اور لوگوں کے عقائد واَعمال کی اِصلاح کرنے والے بُزرگانِ دین میں حضرت خواجہ مُعینُ الدّین سیّد حَسَن چشتی اَجمیری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ القَوِی کا اِسمِ گرامی بہت نُمایاں ہے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی وِلادت 537ھ بمطابق 1142ء کو سِجِسْتان یا سِیسْتان کے علاقے سَنْجَر میں ایک پاکیزہ اور علمی گھرانے میں ہوئی۔(اقتباس الانوار، ص345، ملخصاً) آپ کا اسمِ گرامی حسن ہے اور آپ نَجِیبُ الطَّرَفَیْن سیّد ہیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے مشہور اَلقابات میں مُعینُ الدّین، غریب نواز، سلطانُ الہِند اور عطائے رسول شامل ہیں۔(معین الہند حضرت خواجہ معین الدین اجمیری، ص18 ملخصاً) حُصُولِ عِلْم کے لئے آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے شام، بغداد اور کِرمان وغیرہ کا سفر بھی اِختیار فرمایا نیز کثیر بزرگانِ دین سے اِکْتِسابِ فَیض کیا جن میں آپ کے پیرو مُرشِد حضرت خواجہ عُثمان ہارْوَنی اور پیرانِ پیر حُضُور غوثِ پاک حضرت شیخ سیّد عبدالقادِر جیلانی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا کے اَسماء قابلِ ذِکر ہیں۔ زیارتِ حَرَمَیْن کے دوران بارگاہِ رِسالت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے آپ کو ہند کی وِلایت عطا ہوئی اور وہاں دین کی خدمت بجا لانے کا حکم ملا۔(سیر الاقطاب، ص142، ملخصاً) چنانچہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سرزمینِ ہند تشریف لائے اور اَجمیر شریف (راجستھان) کو اپنا مُستقل مَسْکَن بناتے ہوئے دینِ اسلام کی تَرْوِیج واشاعت کا آغاز فرمایا۔ خواجہ غریب نواز رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی دینی خدمات میں سب سے اَہم کارنامہ یہ ہے کہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنے اَخلاق، کِردار اور گُفتار سے اس خطّے میں اسلام کا بول بالا فرمایا۔ لاکھوں لوگ آپ کی نگاہِ فیض سے متاثّر ہو کر کفر کی اندھیریوں سے نکل کر اسلام کے نور میں داخل ہو گئے، یہاں تک کہ جادوگر سادھو رام، سادو اَجے پال اور حاکم سبز وار جیسے ظالم و سَرکش بھی آپ کے حلقۂ اِرادت (مریدوں) میں شامل ہوگئے۔ (معین الہند حضرت خواجہ معین الدین اجمیری، ص56 ملخصاً) ہند میں خواجہ غریب نواز رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی آمد ایک زبردست اسلامی، روحانی اور سماجی اِنقلاب کا پَیش خَیمہ ثابت ہوئی۔ خواجہ غریب نواز ہی کے طُفیل ہند میں سِلسِلۂ چشتیہ کا آغاز ہوا۔(تاریخ مشائخ چشت، ص136) آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اِصلاح و تبلیغ کے ذریعے تَلامِذہ و خُلَفا کی ایسی جماعت تیار کی جس نے بَرِّ عظیم (پاک و ہند) کے کونے کونے میں خدمتِ دین کا عظیم فَرِیْضہ سَر اَنْجام دیا۔ دہلی میں آپ کے خلیفہ حضرت شیخ قُطْبُ الدّین بَخْتیار کاکی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْبَاقِی نے اور ناگور میں قاضی حمیدُ الدّین ناگوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ القَوِی نے خدمتِ دین کے فرائض سر اَنْجام دیئے۔ (تاریخ مشائخ چشت، ص139تا142 ملخصاً) خواجہ غریب نواز رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے اس مِشَن کو عُرُوج تک پہنچانے میں آپ کے خُلَفَا کے خُلَفَا نے بھی بھرپور حصّہ ملایا، حضرت بابا فرید گنجِ شکر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے پاکپتن کو، شیخ جمالُ الدّین ہانْسوی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ القَوِی نے ہانسی کو اور شیخ نظامُ الدّین اَولیا رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے دہلی کو مرکز بنا کر اِصلاح و تبلیغ کی خدمت سَر اَنْجام دی۔(تاریخ مشائخ چشت، ص147 تا 156 ملخصاً) خواجہ غریب نواز رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے تحریر و تصنیف کے ذریعے بھی اِشاعتِ دین اور مخلوقِ خدا کی اِصلاح کا فریضہ سر اَنجام دیا۔ آپ کی تصانیف میں اَنِیْسُ الْاَرْوَاح، کَشْفُ الْاَسْرَار، گَنْجُ الْاَسْرَار اور دیوانِ مُعِیْن کا تذکرہ ملتا ہے۔(معین الہند حضرت خواجہ معین الدین اجمیری، ص103 ملخصاً) خواجہ غریب نواز رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے تقریباً 45 سال سرزمینِ ہند پر دینِ اسلام کی خدمت سَر اَنْجام دی اور ہند کے ظُلمت کدے میں اسلام کا اُجالا پھیلایا۔ آپ کا وِصال 6 رجب 627ھ کو اَجمیر شریف (راجستھان، ہند) میں ہوا اور یہیں مزار شریف بنا۔ آج بَرِّ عظیم پاک و ہند میں ایمان واسلام کی جو بہار نظر آرہی ہے اِس میں حضرت خواجہ غریب نواز رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی سعی بے مثال کا بھی بہت بڑا حصہ ہے۔

کاشف شہزاد عطاری مدنی

مدنی کلینک و روحانی علاج

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آنکھ اللہ تعالٰی کی بہت بڑی نعمت ہے۔اس نعمت کی قدر حقیقت میں وہی شخص جان سکتا ہے جو بینائی سے محروم ہو اور ہاتھ میں سفید چھڑی لئے سڑک کنارے اس انتظار میں کھڑا ہو کہ کوئی آکر مجھے سڑک پار کروا دے۔ مُقدّس قراٰن میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کا فرمانِ عالیشان ہے:

﴿وَ جَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَ الْاَبْصَارَ وَ الْاَفْـٕدَةَ ۙ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ۝۷۸﴾

ترجمۂ کنزالایمان: اور تمہیں کان اور آنکھ اور دل دیئے کہ تم احسان مانو۔(پ14، النحل: 78) لہٰذا ہمیں جسم کے دیگر اعضاء کے ساتھ ساتھ آنکھ کا بھی شکر ادا کرنا چاہیے۔ **آنکھ کا شکر کیسے ادا ہو؟** آنکھ کا شُکر اس طرح ادا ہو سکتا ہے کہ آنکھ جب بھی اُٹھے تو صِرف جائز اُمور ہی کی طرف اُٹھے۔آنکھ سے قُراٰنِ مجید، مسجد و مدرسہ اور مقاماتِ مُقدّسہ نیز علما و مشائخ اور اپنے والدین کی زیارت کریں۔ خبردار! اِن آنکھوں کو بدنگاہی، فلمیں ڈرامے اور دیگر ناجائز مَناظر دیکھنے کے لئے ہرگز اِستِعمال نہ کریں اور اپنے دل و دماغ میں یہ بات بٹھا لیں کہ ”اللہ دیکھ رہا ہے“۔فرمانِ باری تعالٰی ہے: ﴿یَعْلَمُ خَآىٕنَةَ الْاَعْیُنِ﴾ ترجمۂ کنزالایمان: اللہ جانتا ہے چوری چھپے کی نگاہ۔ (پ 24 ،المؤمن:19) یعنی نِگاہوں کی خیانت اور چوری، نامحرم کو دیکھنا اور ممنُوعات پر نظر ڈالنا۔(خزائن العرفان)

خبردار بھائی! خدا دیکھتا ہے بھلائی بُرائی خدا دیکھتا ہے

جنت کی بِشارت دیکھنے، سننے یا بولنے کی صلاحِیَّت سے محروم انسانوں کو خُصُوصی اَفراد (Special Persons) کہا جاتا ہے۔ ایک تحقیق کے مطابق دنیا میں اِس وقت نابینا اَفراد کی تعداد

3 کروڑ 60 لاکھ جبکہ پاکستان میں 25 لاکھ کے لگ بھگ ہے۔ نابینا افراد میں 82 فیصد افراد وہ ہیں جو 50 سال سے زیادہ عُمر کے ہیں۔جو آنکھ کی نعمت سے محروم ہیں وہ حوصلہ رکھیں، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا پر راضی رہیں اور صبر کریں، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ جنت کی عظیم نعمتیں اُن کا مُقدَّر ہوں گی۔پیارے آقا صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ اِرشاد فرماتا ہے: اِذَا اَخَذْتُ كَرِيمَتَیْ عَبْدِی فِی الدُّنْیَا لَمْ یَكُنْ لَهُ جَزَاءٌ عِنْدِیْ اِلَّا الْجَنَّةَ میں دنیا میں اپنے جس بندے کی دو پیاری چیزیں (یعنی آنکھیں) لے لوں تو میرے نزدیک اس کا بدلہ صرف جنّت ہے۔(ترمذی، 179/4، حدیث: 2408) **بینائی** سے محرومی کی طرح نظر کی کمزوری بھی ایک آزمائش ہے جس پر صبر کرنے والا ثواب کا حقدار ہو گا۔ ذیل میں نظر کی کمزوری سے متعلق کچھ معلومات اور اس کا علاج پیشِ خدمت ہے: **نظر کی کمزوری کی وُجوہات** ٹی وی، موبائل، کمپیوٹر اور ویڈیو گیمز (Video Games) کا حد سے زیادہ اِستِعمال، بُڑھاپا، سر پر لگنے والی سنگین چوٹ، شوگر یا دیگر امراض وغیرہ۔ **بچوں میں نظر کی کمزوری** ایک سروے رپورٹ کے مطابق اسکول جانے کی عمر سے پہلے ہی 25 فیصد بچوں میں نظر کی کمزوری پائی جاتی ہے۔والدین کو چاہئے کہ شروع سے ہی اپنے بچوں کو بالخصوص نظر کی کمزوری کے اسباب سے بچانے کا اہتمام کریں اور حتَّی الامکان بچوں کو موبائل فون اور ٹیبلٹ وغیرہ کے اِستِعمال نیز کارٹون پروگرامز اور ویڈیو گیمز کی لَت سے باز رکھیں۔پیدائش کے 6 ماہ بعد اور پھر 3 سال کی عمر میں آنکھوں کے ڈاکٹر (Eye Specialist) سے بچے کی آنکھوں کا معائنہ کروا کر مشورہ کرلینا چاہیے۔اس معاملے میں سُستی یا لاپرواہی آگے چل کر بڑی پریشانی کا باعِث بَن سکتی ہے۔جن والدین کی اپنی نظر کمزور ہو انہیں اپنی اولاد کے بارے میں زیادہ اِحتیاط کی ضرورت ہے۔ **حکایت** ایک مَدَنی اسلامی بھائی کا بیان ہے کہ میری 5 سالہ مدنی مُنّی جو دعوتِ اسلامی کے ”دارُ المدینہ“ میں زیرِ تعلیم تھی، اُس کی باجی (اُستانی) کی طرف سے پیغام ملا کہ مَدَنی مُنّی کی آنکھوں کا مُعائنہ کروایئے۔ہم نے یہ سوچ کر

زیادہ توجہ نہیں دی کہ شاید یہ معمول کی ہدایت ہے جو تمام بچوں کے والدین کو کی گئی ہے۔ کچھ عرصے بعد جب دوبارہ یہ پیغام ملا اور معلوم کیا تو پتا چلا کہ مَدَنی مُنّی کو White Board کی لکھائی سمجھ نہ آنے کی شکایت ہے۔ Eye Specialist کو دکھایا تو معلوم ہوا کہ مَدَنی مُنّی کی نظر کمزور ہے اور پھر 5 نمبر کا چشمہ لگوانا پڑا۔ **مَدَنی مشورہ** موٹر سائیکل وغیرہ چلاتے ہوئے یا ویسے ہی آنکھوں میں ریت کے ذَرّات یا کوئی اور چیز چلی جائے تو آنکھوں کو ہاتھ سے رگڑنے کے بجائے اُن پر پانی ماریں، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ صفائی ہوجائے گی۔ **مسلسل کمپیوٹر اِستعمال کرنے والوں کے لئے مشورہ** جن کا کمپیوٹر اِسکرین وغیرہ سے زیادہ واسطہ پڑتا ہو اُنہیں چاہیے کہ Anti Reflective/MultiCoated Glasses استعمال کریں، اس کی بدولت ایک حد تک اِسکرین کی شُعاعوں سے آنکھوں کی حِفاظت رہے گی۔ **مُطالَعہ کرنے کی اِحتیاطیں** مُطالَعہ وغیرہ کرتے ہوئے روشنی کا سامنے سے آنکھوں پر پڑنا نظر کو مُتاثر کرتا ہے۔ اِنرجی سیور یا ٹیوب لائٹ وغیرہ کی ترکیب اس طرح ہونی چاہیے کہ روشنی اوپر یا پیچھے سے آئے۔ دورانِ مُطالَعہ کتاب، موبائل فون اور ٹیبلٹ وغیرہ دوفٹ دور رکھ کر استعمال کرنا چاہئے تاکہ بینائی متاثر نہ ہو۔ ٹی وی وغیرہ دیکھتے ہوئے اِسکرین سے 6فٹ کا فاصلہ رکھنا چاہئے۔ **پلکیں جھپکانے کے فوائد** فِطری طور پر پلکیں جھپکانے سے آنکھوں میں تَری موجود رہتی ہے جبکہ پلکیں جھپکائے بغیر ٹی وی اسکرین وغیرہ کو دیکھنا بینائی کے لئے نقصان دِہ ہے۔ آنکھوں کے غُدُود میں Antibacterial Chemical موجود ہوتا ہے، پلکیں جھپکانے سے یہ کیمیکل آنکھوں میں جانے والے گرد وغُبار اور جراثیم وغیرہ کو صاف کردیتا ہے۔ **بینائی تیز کرنے والی غذائیں** نظر کی حِفاظت کے لئے وِٹامن A اور C کی زیادہ ضرورت ہوتی ہے۔ وٹامن A آڑو (Peach) اور کلیجی میں جبکہ وٹامن C گاجر (Carrot) میں بالخصوص پایا جاتا ہے۔ پالک اور دیگر ہری سبزیوں نیز پستہ، اَخروٹ اور بادام کا اِستعمال بھی بینائی کے لئے مُفید ہے۔ **قبلہ رُخ بیٹھنے سے بینائی تیز ہوتی ہے** حضرتِ سَیِّدُنا امام شافعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: چار چیزیں آنکھوں کی (بینائی کی) تقویّت کا باعث ہیں: (1) قبلہ رُخ بیٹھنا (2) سوتے وقت سُرمہ لگانا (3) سبزے کی طرف نظر کرنا اور (4) لباس کو پاک وصاف رکھنا۔ (احیاء العلوم، 2/27) **آنکھوں کا لذیذ چورن** سونف، مِصری اور ایرانی بادام تینوں ہم وَزن لیکر اچھی طرح باریک پیس کر یکجان (MIX) کرکے بڑے منہ کی بوتل میں محفوظ کرلیجئے اور بلاناغہ روزانہ نَہار مُنہ (خالی پیٹ) ایک چائے کی چمچ بغیر پانی کے کھا لیجئے (ایک چمچ سے کچھ زیادہ کھانے میں بھی حرج نہیں) طویل عرصہ استعمال کرنے سے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ آنکھوں کی بینائی کو فائدہ ہوگا۔ جن کو تکلیف نہ ہو وہ بھی مُستقِل اِستعمال کرسکتے ہیں۔ (گھریلو علاج، ص33) **عینک کے نمبر کم کرنے کیلئے** گاجر کے موسِم میں روزانہ ایک گاجر کھالیا کریں اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ حافظہ قوی اور بینائی تیز ہوگی حتّٰی کہ چشمہ ہے تو اِنْ شَآءَ اللہ نمبر کم ہونا شُروع ہوجائیں گے۔

(گھریلو علاج، ص34)

آنکھوں کے اَمراض کے 3 روحانی علاج

(1) اگر آنکھوں کی روشنی کم ہوگئی ہو تو 41 بار یَا شَکُوْرُ پڑھ کر پانی پر دَم کرکے آنکھوں پر یہ پانی ملئے۔ (مدّتِ علاج: تاحصولِ شفا) (2) نظر کمزور ہوجائے یا چلی جائے تو "یَا رَحْمٰنُ یَا رَحِیْمُ یَا اَللّٰہُ یَا سَلَامُ" 41بار (اوّل آخر ایک بار دُرُود شریف) پڑھ کر دونوں ہاتھوں میں پانی لے کر دَم کیجئے، منہ پر ڈالئے اور آنکھوں پر مَلئے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ فائدہ ہوگا۔ (مدّتِ علاج: مسلسل 7دن)

مدنی پھول منہ پر پانی ڈالتے وقت کوئی پاک کپڑا وغیرہ بچھا لیجئے تاکہ دَم کئے ہوئے پانی کی بے ادبی نہ ہو۔ (3) بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ہر نماز کے بعد تین بار پڑھ کر اُنگلی پر دَم کرکے اپنی آنکھوں پر لگائیے۔ یہ عمل عمر بھر جاری رکھئے، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ بینائی کی کمزوری دُور ہوگی نیز سفید اور کالے موتیے سے بھی حفاظت ہوگی۔ (بیمار عابد، ص33تا34)

کچھ ایسا کردے مرے کردگار آنکھوں میں
ہمیشہ نقش رہے روئے یار آنکھوں میں

(سامانِ بخشش، ص129)

انداز گفتگو

اسلامی زندگی

ابو واصف عطاری مدنی

فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: **اِمْلَاءُ الْخَیْرِ خَیْرٌ مِّنَ السُّکُوْتِ وَالسُّکُوْتُ خَیْرٌ مِّنْ اِمْلَاءِ الشَّرِّ** یعنی اچّھی بات کہنا خاموشی سے بہتر ہے اور خاموش رہنا بُری بات کہنے سے بہتر ہے۔ (شُعَبُ الْاِیمان، 4/256، حدیث:4993)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! کس سے، کس وقت اور کس انداز میں کیا گُفتگو(Conversation) کرنی ہے؟ یہ گُر سیکھنے سے آتا ہے۔ انسان جب بولتا ہے تو کبھی کسی کے دل میں اُتر جاتا ہے اور کبھی کوئی ایسی بات کہہ دیتا ہے جس کی وجہ سے لوگوں کے دل سے اُتر جاتا ہے، لہٰذا **"پہلے تولو بعد میں بولو"** پر عمل کرنا چاہئے۔ **گفتگو کی چار قِسمیں:** حُجَّۃُ الْاِسلام حضرتِ سَیِّدُنا امام محمد بن محمد بن محمد غزالی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَالِی نے گفتگو کو چار قِسموں میں تقسیم کیا ہے: (1) **مکمّل نقصان دِہ بات** (اس سے بچنا ضروری ہے) (2) **مکمّل فائدے مند بات** (اس میں احتیاط یہ کرنا ہوگی کہ زبان کھلنے کے بعد نقصان دینے والی باتوں میں مبتلا نہ ہوجائے) (3) **ایسی بات جو نقصان دِہ بھی ہو اور فائدے مند بھی** (اس کے لئے نفع نقصان کی پہچان ہونا ضروری ہے) اور (4) **ایسی بات جس میں نہ فائدہ ہو نہ نقصان** (اس میں وقت جیسی انمول دولت ضائع ہوتی ہے) (مُلَخَّص از اِحیاءُ العُلوم، 3/138) ہمیں چاہئے کہ دنیا و آخرت کی کامیابیاں سمیٹنے کے لئے وہی گفتگو کریں جو مُفید ہو۔

ہم مختلف مَقامات پر مختلف لوگوں سے بات چیت کرتے ہیں لہٰذا ہماری گفتگو بھی مختلف اور بہتر ہونی چاہئے۔ اپنی گفتگو کو بہتر بنانے کے لئے ہمیں کچھ باتوں کو اپنانا پڑے گا اور کچھ چیزوں سے بچنا ہو گا۔

وہ باتیں جو گفتگو کو بہتر بناتی ہیں ❁ اگر آپ چاہتے ہیں کہ آپ سے عزت سے بات کی جائے تو آپ کو بھی اپنی گفتگو میں دوسروں کو عزت دینی ہوگی، اس کی مِثال یوں سمجھئے کہ ربڑ کی گیند کو جتنی قُوّت سے دیوار پر مارا جائے اُسی رفتار سے واپس آتی ہے۔ ❁ بولنے کی رفتار بھی اپنا اَثَر رکھتی ہے اگر رفتار زیادہ تیز ہوگی تو دوسرے کو الفاظ کم سمجھ میں آئیں گے اور اگر رفتار بہت کم ہوگی تو آپ کے منہ سے نکلنے والے الفاظ کا انتظار کرتے کرتے دوسرا اُکتا جائے گا، لہٰذا اَوْسَط رفتار سے بات کرنا مُناسِب ہے۔ ❁ بولنے میں بلاشُبہ زیادہ محنت نہیں ہوتی صرف زبان ہلانی پڑتی ہے مگر زبانیں صِرف رَس نہیں اُنڈیلتیں زہر بھی اُگلتی ہیں، نَرْم گُفتگو آپ کا وَقار بڑھا دے گی اور تلخ گُفتگو آپ کی قدْر گھٹا دے گی۔ ❁ بہترین چائے(Tea) اگر گندے کپ (Cup) میں پیش کی جائے تو اس کی قدْر (Value) گِر جاتی ہے، گفتگو اگر چائے ہے تو لہجہ اس کا کپ ہے، ہمارا لہجہ سننے والے کے قَلْب و ذِہن پر ہمارے لفظوں سے زیادہ اَثَر ڈالتا ہے، لیکن لہجہ حقیقت کے قریب ہو بناوَٹی نہ ہو، کیونکہ بناوٹی لہجہ لوگوں کو سمجھا دیتا ہے کہ آپ وہ نہیں ہیں جو نظر آنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ ❁ پُرسکون لہجے کا استعمال، سمجھنے اور سمجھانے میں مددگار ہوتا ہے، چنانچہ اچھی سے اچھی گفتگو بھی اگر خراب لہجے میں کی جائے تو سننے والے کو ناگوار گزرے گی۔ ❁ دورانِ گفتگو اپنی آواز کے اُتار چڑھاؤ پر نظر رکھئے، لوگ جلدی آپ کی بات سمجھ جائیں گے، آواز کی بُلندی و پستی آپ کی بلندی و پستی کا سبب بن سکتی ہے۔

۞ ہوائی باتیں کرنے سے بچیں، اس سے شروع شروع میں آپ کو لوگوں کی توجہ تو مل جائے گی لیکن بعد میں آپ کی باتیں قابلِ بھروسا نہیں رہیں گی، جو بھی دعویٰ کریں اُس کے لئے آپ کے پاس کوئی دلیل یا حوالہ ہونا چاہئے۔ ۞ الفاظ کا مناسب اِستِعمال آپ کی گفتگو میں جان ڈال دیتا ہے۔

فرضی حکایت ایک بادشاہ نے خواب دیکھا تو تعبیر بتانے والوں کو بلایا اور اپنا خواب سنایا، ایک نے کہا: اس کی تعبیر یہ ہے کہ آپ کا بیٹا، پوتا اور پڑپوتا آپ کی نظروں کے سامنے مریں گے، بادشاہ کو یہ سُن کر بڑا غصہ آیا اور اُسے قید میں ڈلوا دیا، پھر دوسرے سے تعبیر پوچھی تو وہ پہلے شخص کا حال دیکھ چکا تھا اس لئے دوسرے الفاظ استعمال کرتے ہوئے کہنے لگا: آپ اپنے بیٹے، پوتے اور پڑپوتے کی تاج پوشی کی رَسْم اپنی آنکھوں سے مُلاحَظہ فرمائیں گے، بادشاہ اس کی بات سن کر خوش ہوا اور اسے اِنعام واِکرام سے نوازا۔ غور کیجئے کہ دوسرے کی تعبیر پہلے سے مختلف نہیں تھی صرف الفاظ کا فرق تھا کہ بیٹا فوت ہوگا تو پوتے کی اور پوتے کا انتقال ہوگا تو پڑپوتے کی تاج پوشی ہوگی۔ لیکن پہلے کو اپنے الفاظ کی وجہ سے سزا ملی اور دوسرے کو مناسب لفظوں کے اِنتخاب نے اِنعام دلوا دیا۔

چنانچہ "کھالو" کی جگہ "کھالیجئے"، "میرا فیصلہ یہ ہے" کی جگہ "میری رائے یہ ہے"، "میں یہ کہہ رہا تھا" کی جگہ "میں یہ عرض کررہا تھا"، "مجھے تم سے کام ہے" کی جگہ "مجھے آپ سے کچھ کام ہے" یا "آپ کو تھوڑی زَحمت دینی ہے"، "اندھے" کی جگہ "نابینا"، "بوڑھے" کی جگہ "بُزُرگ"، "فلاں مر گیا" کی جگہ "فلاں کا اِنتقال ہوگیا"، "کیوں آئے ہو؟" کی جگہ "کیسے تشریف لائے؟"، "مصیبت میں پڑ گیا" کی جگہ "آزمائش میں آگیا"، "آپ غلط کہہ رہے ہیں" کی جگہ "میری ناقص رائے یہ ہے کہ یہ بات اس طرح ہے"، "آپ میری بات نہیں سمجھے" کی جگہ "شاید میں اپنی بات سمجھا نہیں پایا" وغیرہ استعمال کیجئے اور اس کے فوائد اپنی آنکھوں سے دیکھئے۔
۞ مخاطب کا نام لے کر اس سے بات کرنا، اَجنبیت کو کم کرتا اور گفتگو میں سامنے والے کی دلچسپی بڑھا دیتا ہے۔ ۞ زبان سامنے والے کے منہ میں بھی ہے، یہ پیشِ نظر رکھئے اور اس کی بھی سنئے کیونکہ گفتگو اسی کا نام ہے کہ کبھی ایک بولے اور دوسرا سنے تو کبھی دوسرا بولے اور پہلا سنے۔ اگر آپ اپنی ہی سناتے چلے جائیں گے تو وہ دوبارہ آپ کو دیکھتے ہی راستہ بدل سکتا ہے۔

وہ چیزیں جو گفتگو کو غیر معیاری بناتی ہیں اندازِ گفتگو کسی حد تک انسان کی چھپی ہوئی خوبیوں اور خامیوں کو ظاہر کردیتا ہے، اس لئے اِن چیزوں سے بچئے: ۞ گھبراہٹ میں بندہ اپنی بات بہتر طریقے سے نہیں سمجھا سکتا، پہلے خود کو پُرسکون کیجئے پھر گفتگو کا آغاز کیجئے۔ ۞ "ہاں تو میں کہہ رہا تھا" "دیکھا نا!" "آپ میری بات لکھ لو" وغیرہ تکیہ کلام کی کثرت سامنے والے کی بوریت کا سبب بن سکتی ہے، اس سے پرہیز کیجئے۔ ۞ زبان کے ساتھ ساتھ ہاتھ پاؤں کا استعمال بھی بعضوں کی عادت ہوتی ہے، کبھی اس کے کندھے پر ہاتھ رَسید کریں گے تو کبھی ہاتھ بڑھا کر فرمائش کریں گے: "دے تالی" یہ باوقار لوگوں کا انداز نہیں ہے، اس سے بچئے۔ ۞ "میں کسی کے باپ سے نہیں ڈرتا"، "میں اُس کو کھری کھری سناؤں گا" ایسا کرنے والے کو سامنے سے بھی کھری کھری سننے کو ملتی ہیں، آپ یہ انداز اختیار نہ کیجئے، گولی کی کڑواہٹ کم کرنے کے لئے بعض اوقات اس پر شوگر کوٹنگ (Sugar Coating) کی جاتی ہے، لہٰذا بات کی کڑواہٹ کم کرنے کے لئے نرم الفاظ کا انتخاب اچھی حکمتِ عملی ہے، آپ بھی اسی کو اِختیار کیجئے۔ ۞ بعض لوگ اتنی دھیمی آواز میں گفتگو کرتے ہیں کہ خود بولتے ہیں خود ہی سمجھتے ہیں، اگر بات کسی دوسرے سے کرنی ہے تو اتنی آواز سے بولئے کہ اس کے کانوں تک پہنچ جائے۔ ۞ اُوٹ پٹانگ باتیں کرکے ہر محفل کی رونق بننے کی خواہش نہ پالئے کہ ایسا کرنے والے کو اچھی نظروں سے نہیں دیکھا جاتا۔ اللہ کرے ہمیں صحیح بولنا آجائے۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہُ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

فُضول گفتگو سے بچنے کی عادت ڈالنے کے لئے امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رِسالے "خاموش شہزادہ" (مطبوعہ مکتبۃ المدینہ) کا مطالعہ کیجئے۔

آسان نیکیاں

ابوالحسنین عطاری مدنی

مجھ کو ثواب بھیجو! دعائیں ہزار دو!
گو قبر میں اُتارا، نہ دل سے اُتار دو!

اِیصالِ ثواب

کیا مُردوں کو ثَواب پہنچتا ہے؟ حضرتِ سیِّدُنا انس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے بارگاہِ رسالت میں عرض کیا: ہم اپنے مُردوں کے لئے دُعا کرتے اور اُن کی طرف سے صَدَقہ اور حج کرتے ہیں، کیا اُنہیں اِس کا ثَواب پہنچتا ہے؟ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: اِنَّهٗ لَيَصِلُ اِلَيْهِمْ وَيَفْرَحُوْنَ بِهٖ كَمَا يَفْرَحُ اَحَدُكُمْ بِالْهَدِيَّةِ اُنہیں اِس کا ثَواب پہنچتا ہے اور وہ اِس سے ایسے ہی خوش ہوتے ہیں جیسے تم میں سے کوئی شخص تحفے سے خوش ہوتا ہے۔ (عمدۃ القاری، 6/305)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مسلمانوں کو ایصالِ ثواب کرنا ایک ایسی آسان نیکی ہے جس کے لئے نہ تو رقم خرچ کرنے کی ضرورت ہے اور نہ ہی اس کے لئے زیادہ مشقت اٹھانی پڑتی ہے۔

ایصالِ ثَواب کا مُطالَبہ حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے رِوایت ہے: مؤمنین کی رُوحیں روزِ عید، روزِ عاشورا (10 مُحَرَّمُ الْحَرَام)، رَجَب کے مہینے کے پہلے جُمُعَۃُ الْمُبارک اور شبِ بَرَاءَت کو اپنے گھر آکر باہر کھڑی رہتی ہیں اور کہتی ہیں: آج کی رات (ہمارے ایصالِ ثواب کی نیّت سے) صَدَقہ کرکے ہم پر مہربانی کرو! اگرچہ ایک روٹی ہی سہی، کیونکہ ہم اِس کے محتاج ہیں۔ اگر گھر والے اِیصالِ ثواب نہ کریں تو وہ حسرت کے ساتھ لوٹ جاتی ہیں۔ (الجنۃ والنار وفقد الاولاد، ص33)

اربوں کھربوں نیکیاں کمانے کا نسخہ کسی بھی نیکی کا اِیصالِ ثَواب کرتے ہوئے جتنے مسلمان مرد وعورت آج تک ہوئے، جو موجود ہیں اور جتنے قیامت تک آنے والے ہیں اُن سب کو اِیصالِ ثواب کریں۔ ایسا کرنے والے کو تمام مؤمنین و مؤمنات اَوَّلین وآخرین سب کی گنتی کے برابر ثَواب ملے گا۔ (فتاوٰی رضویہ، 9/602 ملخصاً)

ایک سال سے ثواب تقسیم کر رہے ہیں حضرتِ سیِّدُنا حَمّاد مکی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْقَوِی کا بیان ہے: ایک رات میں مکۂ مکرّمہ کے قبرستان میں سوگیا۔ خواب میں دیکھا کہ قبر والے حَلْقہ دَر حَلْقہ کھڑے ہیں۔ اُن سے پوچھا: کیا قیامت قائم ہوچکی ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: نہیں، بات دَرْاَصْل یہ ہے کہ ہمارے ایک مسلمان بھائی نے قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ (یعنی سورۂ اخلاص) پڑھ کر ہمیں اِیصالِ ثواب کیا تھا، ہم ایک سال سے اُس کا ثواب تقسیم کر رہے ہیں۔ (شرح الصدور، ص312)

ایصالِ ثواب سے متعلق متفرق مدنی پھول

- فرض، واجب، سنّت، نَفْل، نَماز، روزہ، زکوٰۃ، حج، تلاوت، نعت شریف، ذکر اللہ، دُرُود شریف، بیان، دَرس، مَدَنی قافلے میں سفر، مَدَنی اِنْعامات پر عمل، دینی کتاب کا مُطالَعَہ، مَدَنی کاموں کیلئے انفِرادی کوشش وغیرہ ہر نیک کام کا اِیصالِ ثواب کرسکتے ہیں
- میّت کا تیجا، دسواں، چالیسواں اور برسی کرنا بہت اچّھے کام ہیں کہ یہ اِیصالِ ثواب کے ہی ذرائع ہیں
- ایک دن کے بچّے کو بھی اِیصالِ ثواب کرسکتے ہیں
- جو زندہ ہیں اُن کو بھی بلکہ جو مسلمان ابھی پیدا نہیں ہوئے اُن کو بھی پیشگی (ایڈوانس میں) اِیصالِ ثواب کیا جاسکتا ہے
- مسلمان جِنّات کو بھی اِیصالِ ثواب کرسکتے ہیں
- گیارھویں شریف، رَجبی شریف (یعنی 15 رجب المرجّب کو سیِّدُنا امام جعفر صادِق رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے کونڈے کرنا) وغیرہ جائز ہے۔ کونڈے ہی میں کِھیر کھلانا ضَروری نہیں دوسرے برتن میں بھی کِھلا سکتے ہیں، اِسے گھر سے باہَر بھی لے جاسکتے ہیں
- جتنوں کو بھی ایصالِ ثواب کیا اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رَحْمت سے اُمّید ہے کہ سب کو پورا ملے گا، یہ نہیں کہ ثواب تقسیم ہو کر ٹکڑے ٹکڑے ملے
- اِیصالِ ثواب کرنے والے کے ثواب میں کوئی کمی واقع نہیں ہوتی بلکہ اُمّید ہے کہ اُس نے جتنوں کو ایصالِ ثواب کیا اُن سب کے مجموعے کے برابر اِس کو ثواب ملے گا، مثلاً کوئی نیک کام کیا جس پر اُس کو دس نیکیاں ملیں اب اُس نے دس مُردوں کو اِیصالِ ثواب کیا تو ہر ایک کو دس دس نیکیاں پہنچیں گی جبکہ اِیصالِ ثواب کرنے والے کو ایک سو دس اور اگر ایک ہزار کو اِیصالِ ثواب کیا تو اِس کو دس ہزار دس وَعَلٰی هٰذَا الْقِیاس۔ (بہار شریعت 1/850)
- ایصالِ ثواب صِرف مسلمان کو کرسکتے ہیں، کافر یا مُرتَد کو اِیصالِ ثواب کرنا یا اُس کو مرحوم کہنا کُفر ہے۔ (فاتحہ اور ایصالِ ثواب کا طریقہ، ص12 تا 18 ماخوذاً)

ابوالحسان عطاری مدنی

(اس عنوان کے تحت بزرگانِ دین کے اَشعار کے مطالب و معانی بیان کرنے کی کوشش ہوگی)

سچّے عاشقِ رسول، ولیِّ کامل، اعلیٰ حضرت امامِ اہلِ سنّت امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الرَّحْمٰن کا 67 اشعار پر مبنی "قصیدۂ معراجیہ" شعر و ادب کا ایک عظیم شاہکار ہے۔ اس مُبارَک قصیدے کے 3 اشعار مع شرح پیشِ خدمت ہیں۔

نمازِ اَقصیٰ میں تھا یہی سِر، عیاں ہو معنیِ اول آخر
کہ دست بستہ ہیں پیچھے حاضر جو سلطنت آگے کر گئے تھے
(حدائقِ بخشش، ص232 مطبوعہ مکتبۃ المدینہ)

الفاظ و معانی سِر: راز۔ عِیاں: ظاہر۔ دَست بَستہ: ہاتھ باندھ کر۔ آگے: گزشتہ زمانے میں۔ **شرح کلامِ رضاؔ** نبیّوں کے سرتاج صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے شبِ معراج مسجدِ اقصیٰ میں موجود تمام انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی امامت فرمائی، اس نماز کی بدولت اوّل اور آخر کا راز ظاہر ہو گیا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم اگرچہ تمام انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے بعد دنیا میں تشریف لائے لیکن اِس نماز میں آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم سے پہلے تشریف لانے والے انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام ہاتھ باندھ کر آپ کے پیچھے نماز میں شریک ہوئے جس سے یہ ظاہر ہوا کہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم تمام انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے افضل ہیں۔ مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: امام اُسی کو بنایا جاتا ہے جو سب سے زیادہ عالِم اور افضل ہو۔ معراج میں سارے نبیّوں کی اِمامت حضورِ اَنور (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم) نے کی، سب نے آپ (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم) کے پیچھے نماز پڑھی کیونکہ آپ (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم) ان سب حضرات سے افضل اور بڑے عالِم تھے۔
(مراٰۃ المناجیح، 8/354)

تَبَارَكَ الله شان تیری تجھی کو زیبا ہے بے نیازی
کہیں تو وہ جوشِ لَنْ تَرَانِی کہیں تقاضے وِصال کے تھے
(حدائقِ بخشش، ص234 مطبوعہ مکتبۃ المدینہ)

الفاظ و معانی زیبا: زیب دینے والا۔ بے نیازی: کسی کا محتاج نہ ہونا۔ تقاضا: طلب کرنا۔ وِصال: ملاقات۔ **شرح کلامِ رضاؔ** اے ہمارے پیارے اللہ عَزَّوَجَلَّ! تُو بڑی برکت والا ہے اور تیری شانِ عظمت نشان نہایت بلند و بالا ہے، کسی کا محتاج نہ ہونا تیرے ہی شایانِ شان ہے۔ حضرت سیّدنا موسیٰ کلیم اللہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے جب دیدارِ خداوندی کا مطالبہ کیا تو ان سے کہا گیا: ﴿لَنْ تَرٰىنِیْ﴾ تُو مجھے ہرگز نہ دیکھ سکے گا۔ (پ9، الاعراف:143) جبکہ شبِ معراج اپنے محبوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم سے ارشاد فرمایا گیا: یَامُحَمَّدُ! اُدْنُ اُدْنُ یعنی اے محمد! قریب ہو جاؤ، قریب ہو جاؤ۔
(الشفاء، 1/202)

خدا کی قدرت کہ چاند حق کے، کروڑوں منزل میں جلوہ کرکے
ابھی نہ تاروں کی چھاؤں بدلی، کہ نور کے تڑکے آ لیے تھے
(حدائقِ بخشش، ص237 مطبوعہ مکتبۃ المدینہ)

الفاظ و معانی تاروں کی چھاؤں: تاروں کی روشنی۔ نور کا تڑکا: صبحِ صادق۔ **شرح کلامِ رضاؔ** اللہ ربُّ العزت عَزَّوَجَلَّ کی قدرت سے مصطفٰے جانِ رحمت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم ہزاروں لاکھوں میل پر مشتمل سفرِ معراج انتہائی قلیل (یعنی بہت ہی تھوڑے سے) وقت میں مکمل کرکے راتوں رات واپس تشریف لے آئے تھے۔ تمام نبیّوں کے سرتاج صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم سفرِ معراج پر روانہ ہونے سے پہلے جس بچھونے پر آرام فرما رہے تھے، واپس تشریف لائے تو وہ بچھونا ابھی تک گرم تھا۔ تشریف لے جاتے ہوئے درخت کی جس ٹہنی سے عمامہ شریف ٹکرایا تھا واپسی پر وہ ٹہنی ہل رہی تھی۔ (روح المعانی، 8/18، جزء:15) تشریف لے جاتے وقت جس پانی سے وضو فرمایا تھا وہ پانی ابھی تک پوری طرح نہ بہا تھا (یعنی ابھی تک اُس کے بہنے کا عمل جاری تھا)۔
(روح البیان، 5/125)

معراج کو دولہا جاتے ہیں

ابو یاسر محمد طاہر عطاری مدنی

بِعْثَت کے گیارھویں سال، 27 رَجَبُ الْمُرَجَّب کی رات محبوبِ ربُّ العُلیٰ، امامُ الانبیاء صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وَسَلَّم اپنی چچازاد بہن حضرت اُمِّ ہانی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے گھر آرام فرماتے تھے کہ حضرت جبریل عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام حاضر ہوئے اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وَسَلَّم کو وہاں سے مسجدِ حرام لاکر حَطِیمِ کعبہ میں لِٹا دیا، سینۂ اقدس چاک کرکے قلبِ اطہر باہر نکالا، آبِ زم زم شریف سے غسل دیا اور ایمان و حکمت سے بھر کر واپس اُسی جگہ رکھ دیا۔ اس کے بعد آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں ایک سواری پیش کی گئی جس کا نام بُراق تھا۔ حضور سیّدِ عالَم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وَسَلَّم اس پر سوار ہو کر بیت المقدس روانہ ہوئے، راستے میں عجائباتِ قدرت کا مشاہدہ کرتے ہوئے بیت المقدس تشریف لے آئے جہاں مسجدِ اَقصیٰ میں آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وَسَلَّم کی شانِ عالی کے اظہار کیلئے تمام انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام جمع تھے۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وَسَلَّم نے تمام انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی امامت فرمائی، پھر مسجدِ اَقصیٰ سے آسمانوں کی طرف سفر شروع ہوا۔ آسمانوں کے دروازے آپ کے لئے کھولے جاتے رہے اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وَسَلَّم انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام سے ملاقات فرماتے ہوئے ساتویں آسمان پر سِدْرَۃُ الْمُنْتَہٰی کے پاس تشریف لائے۔ جب آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وَسَلَّم سِدْرَۃُ الْمُنْتَہٰی سے آگے بڑھے تو حضرت جبریل عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام وہیں ٹھہر گئے اور آگے جانے سے معذرت خواہ ہوئے۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وَسَلَّم آگے بڑھے اور بلندی کی طرف سفر فرماتے ہوئے مقامِ مُستویٰ پر تشریف لائے پھر یہاں سے آگے بڑھے تو عرش آیا، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وَسَلَّم اس سے بھی آگے لامکاں تشریف لائے جہاں اللہ ربُّ العزّت نے اپنے پیارے محبوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وَسَلَّم کو وہ قُربِ خاص عطا فرمایا کہ نہ کسی کو ملا، نہ ملے گا۔ سرکارِ عالی وقار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وَسَلَّم نے بیداری کے عالَم میں سر کی آنکھوں سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کا دیدار کیا اور بے واسطہ کلام کا شَرَف بھی حاصل کیا۔ اس موقع پر نماز فرض کی گئی۔ اِس کے بعد آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وَسَلَّم سِدْرَۃُ الْمُنْتَہٰی پر تشریف لائے، یہاں سے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وَسَلَّم کو جنّت میں لایا گیا، جنّت کی سیر کے دوران نہرِ کوثر کو بھی ملاحظہ فرمایا۔ اِس کے بعد جَہنّم کا مُعاینہ کروایا گیا، بعد ازاں آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وَسَلَّم واپس سِدْرَۃُ الْمُنْتَہٰی تشریف لائے جس کے بعد واپسی کا سفر شروع ہوا۔ (فیضانِ معراج، ص 13 تا 41، ملتقطاً)

اور کوئی غیب کیا، تم سے نِہاں ہو بھلا
جب نہ خدا ہی چُھپا، تم پہ کروڑوں درود

(حدائقِ بخشش، ص 264 مطبوعہ مکتبۃ المدینہ)

حضور صاحبِ لولاک، سیاحِ افلاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وَسَلَّم کو عطا کردہ کثیر معجزات میں سے ایک مشہور معجزہ واقعۂ معراج ہے جو اپنے ضِمن میں بھی کافی معجزات لئے ہوئے ہے جیسا کہ حکیم الامت مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: تمام معجزات اور درجات جو انبیا کو علیحدہ علیحدہ عطا فرمائے گئے وہ تمام بلکہ اُن سے بڑھ کر حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو عطا ہوئے۔ اِس کی بہت سی مثالیں ہیں: (1) حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو یہ درجہ ملا کہ وہ کوہِ طور پر جا کر رب عَزَّوَجَلَّ سے کلام کرتے تھے،

حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام چوتھے آسمان پر بلائے گئے اور حضرت ادریس عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام جنت میں بلائے گئے تو حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو معراج دی گئی جس میں اللہ عَزَّوَجَلَّ سے کلام بھی ہوا، آسمان کی سیر بھی ہوئی، جنّت و دوزخ کا مُعایَنہ بھی ہوا غرضکہ وہ سارے مراتب ایک معراج میں طے کرادیئے۔ (2) تمام پیغمبروں نے اللہ عَزَّوَجَلَّ اور جنت ودوزخ کی گواہیاں دیں اور اپنی امتوں سے پڑھوایا کہ اَشْھَدُاَنْ لَّااِلٰہَ اِلَّااللہ مگر ان حضرات میں سے کسی کی گواہی دیکھی ہوئی نہ تھی، سنی ہوئی تھی اور گواہی کی انتہا دیکھنے پر ہوتی ہے تو ضرورت تھی کہ اس جماعت پاک انبیا میں کوئی وہ ہستی بھی ہو جو اِن تمام چیزوں کو دیکھ کر گواہی دے، اس کی گواہی پر شہادت کی تکمیل ہو جائے۔ اس شہادت کی تکمیل حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وَسَلَّم کی ذات پر ہوئی۔ (شانِ حبیب الرحمٰن، ص 106 ملتقطاً)

ہے عبد کہاں معبود کہاں، معراج کی شب ہے رازِ نہاں
دو نور حجابِ نور میں تھے، خود رَبّ نے کہا سُبْحٰنَ اللہ

(بیاضِ پاک، ص33)

حضور سیّدُ الکونین، صاحبِ قابَ قوسین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وَسَلَّم نے شبِ معراج کروڑوں عجائباتِ قدرت ملاحظہ فرمائے۔ جنت میں تشریف لے جاکر اپنے غلاموں کے جنّتی محلّات و مقامات ملاحظہ فرمائے نیز جہنم کا مُعایَنہ فرماکر جہنمیوں کو ہونے والے دردناک عذاب بھی دیکھے پھر ان میں سے کچھ امت کی ترغیب وترہیب کے لئے بیان فرمادیا تاکہ لوگ نیک اور اچھے اعمال کے ذریعے جہنم سے بچنے کی تدبیر کریں اور جنت کی لازوال نعمتوں کاسن کر انہیں پانے کیلئے کوشاں ہوں، ان میں سے چند ایک واقعات ومشاہدات پیشِ خدمت ہیں: شبِ معراج آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وَسَلَّم نے موتیوں سے بنے ہوئے گُنبد نُما خیمے مُلاحَظہ فرمائے جن کی مٹی مُشک کی تھی۔ عرض کیا گیا: یہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وَسَلَّم کی امت کے اَئِمَّہ و مُؤَذِّنین کے لئے ہیں۔ (المسند للشاشی، 3/321، حدیث: 1428) چند بلند و بالا محلّات مُلاحَظہ فرمائے، عرض کیا گیا: یہ غصہ پینے والوں اور دَر گزر کرنے والوں کے لئے ہیں اور اللہ عَزَّوَجَلَّ احسان کرنے والوں کو پسند فرماتا ہے۔ (مسند الفردوس، 2/255، حدیث: 3188)

آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وَسَلَّم کو جہنم میں کچھ لوگ نظر آئے جو مُردار کھارہے تھے، عرض کیا گیا: یہ وہ لوگ ہیں جو لوگوں کا گوشت کھاتے (یعنی غیبت کیا کرتے) تھے۔ (مسند احمد، 1/553، حدیث: 2324) کچھ لوگوں کے پیٹ مکانوں کی طرح (بڑے بڑے) تھے، جن کے اندر موجود سانپ باہر سے نظر آرہے تھے، عرض کیا گیا: یہ سود خور ہیں۔ (سنن ابن ماجہ، 3/71، حدیث: 2273) کچھ لوگوں کے سر پتھروں سے کُچلے جارہے تھے جو ہر بار کُچلنے کے بعد درست ہو جاتے تھے، اس معاملے میں ان سے کوئی سُستی نہیں برتی جاتی تھی۔ عرض کیا گیا: یہ وہ لوگ ہیں جن کے سر نماز سے بوجھل ہو جاتے تھے۔ (مجمع الزوائد، 1/236، حدیث 235)

عَفْو کر اور سدا کے لئے راضی ہو جا
گر کرم کردے تو جنّت میں رہوں گا یارب!

(وسائلِ بخشش مُرَمَّم، ص: 85 مطبوعہ مکتبۃ المدینہ)

60 مہینے کے روزوں کا ثواب

ستّائیسویں رَجَب کا جو کوئی روزہ رکھے، اللہ تَعَالٰی اُس کیلئے ساٹھ مہینے کے روزوں کا ثواب لکھے گا۔ (فضائلِ شہرِ رجب، للخلّال ص ۱۰)

سب دعائیں قبول ہوں

جو کوئی رجب کی 27 ویں شب میں بارہ رکعت اس طرح پڑھے کہ ہر رکعت میں سورۃ الفاتحہ اور کوئی سی ایک سورت اور ہر دو رکعت پر التحیات پڑھے اور بارہ پوری ہونے پر سلام پھیرے، اس کے بعد 100 بار یہ پڑھے سُبْحٰنَ اللہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ وَاللہُ اَکْبَر، اِسْتِغْفَار 100 بار، درود شریف 100 بار پڑھے اور اپنی دنیا و آخرت سے جس چیز کی چاہے دعا مانگے اور صبح کو روزہ رکھے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس کی سب دعائیں قبول فرمائے سوائے اس دعا کے جو گناہ کے لئے ہو۔ (شعب الایمان، 3/374، حدیث: 3812)

کیسا ہونا چاہئے؟

راشد علی عطاری مدنی

بہو کو کیسا ہونا چاہئے؟ (قسط:1)

ہر گھرانے والے بڑے اَرمان سے بہو بیاہ کر لاتے ہیں کہ ہمارے گھر کے صحن میں خوشیوں کے پھول اپنی خوشبوئیں بکھیریں گے، لیکن جب توقُّعات پوری نہیں ہوتیں تو اُن کے ارمانوں پر اوس پڑ جاتی ہے۔ اُن کے گھر کو امن کا گہوارہ بنانے میں بیاہ کر لائی جانے والی بہو کا کردار اہم ہوتا ہے۔ اگر بہو حسنِ مُعاشَرت، سلیقہ شِعاری، عزّت اَفزائی، سمجھداری اور ملنساری سے کام لے تو ساس سسر زبانِ حال سے کہہ اٹھتے ہیں: ”بہو کو ایسا ہونا چاہئے“، لیکن اگر بہو زبان کی تیز، کج فہم، مزاج نہ سمجھنے والی، غصیلی، پھوہڑ، فضول خرچ، ضدی، کسی کو گھاس نہ ڈالنے والی اور خود غرض ہو تو اکثر ساس سسر زبانِ قال سے کہہ اٹھتے ہیں: ”بہو کو ایسا نہیں ہونا چاہئے۔“ اب فیصلہ بہو کے ہاتھ میں ہے کہ وہ کیسی بننا چاہتی ہے۔ یہاں اِسلامی و اَخلاقی تعلیمات اور بزرگانِ دین کے فرامین و نصائح کی روشنی میں مرتب کئے ہوئے چند مدنی پھول پیش کئے جاتے ہیں، امید ہے کہ اگر بہو ان پر عمل پیرا ہو تو اُس کے سسرال والے کہہ اٹھیں گے: ”بہو کو ایسا ہونا چاہئے۔“ کسی کہنے والے نے زندگی کو دو حصوں میں تقسیم کیا ہے (1) شادی سے پہلے اور (2) شادی کے بعد۔ یہاں ذکر شادی کے بعد کی زندگی کا ہے، چنانچہ (1) شادی کے بعد عورت بہو بن کر نئے گھر، نئے ماحول اور نئے افراد میں آتی ہے، سمجھداری کا تقاضا یہی ہے کہ جہاں بھی جائیں پہلے وہاں کا ماحول، قوانین اور اصول و ضوابط سمجھے جائیں، بینک (Bank) میں جانے والا مینجر سے چیک (Cheque) کیش (Cash) کروانے کی ضد کرے یا ہوٹل میں جانے والا استقبالیہ مکتب (Reception) کے بجائے ہوٹل کے مالک سے معلومات لینے کی ضد کرے تو اس کی مراد پوری نہ ہوگی، لہٰذا بہو کو نئے گھر میں آکر سب سے پہلے گھر کے افراد کی طبیعت، کھانے پینے کے اوقات و لوازمات سمجھنے چاہئیں۔ **(2) عموماً** گھروں کا نظامِ حکومت ماؤں کے ہاتھ میں ہوتا ہے، لہٰذا بہو کو گھر کے معاملات و حکومت اپنے ہاتھ میں لینے کی کوشش نہیں کرنی چاہئے، جتنا کام سونپا جائے تن دَہی سے کرے اور ہر مُعاملے میں ساس اور نندوں سے مشورہ کرے۔ **(3) سسرال** میں کبھی بھی میکے کی امیری اور اپنی مَن مرضی کے قصے نہ سنائے اور نہ ہی سسرال کو نیچا دکھانے کی کوشش کرے، کیونکہ کوئی بھی چھوٹے باپ کا بننا پسند نہیں کرتا۔ **(4) گھر** کے نظام، کھانے کے انداز، سامان کی ترتیب، دروازوں اور پردوں وغیرہ کا رنگ نامناسب معلوم ہو تو برملا تنقید کرنے کی بجائے پیار محبت اور مشاورت کے ساتھ درست کرنے کی کوشش کرے، بلاوجہ کی تنقید نقصان کرتی ہے۔ **(5) اپنے** والدین کے گھر میں جیسا بھی کھاتی تھی، اب اُس کا گھر یہی (سسرال) ہے اور اِسی گھر کے توے کی روٹی کھانی ہے، لہٰذا کسی کے تیکھا یا پھیکا پسند ہونے پر اعتراض کرکے لڑائی جھگڑے کا دروازہ کھولنے کے بجائے خود کو اس کھانے کا عادی بنائے کہ ایک کا بدلنا سب کے بدلنے سے آسان ہے۔ **(6) کسی** غلطی پر اگر ساس یا سسر ڈانٹ دیں تو اپنے ماں باپ سمجھتے ہوئے برداشت کرے اور فراخدلی سے غلطی کا اعتراف کرکے اُن کا دل جیتنے کی کوشش کرے، جوابی غصّے کا مظاہرہ کرنے سے ”نبھاؤ“ مشکل ترین ہے۔ یقین جانئے! نقطۂ نظر اور سوچ تبدیل ہونے سے بھی بڑی حد تک مسائل حل ہوجاتے ہیں۔ **(فرضی حکایت)** ایک شخص سڑک پر کھڑا تھا، اچانک اس کے ٹخنے پر زور سے کوئی چیز لگی، اس نے بڑے غصّے سے پیچھے دیکھا، لیکن دیکھتے ہی اُس کا سارا غُصّہ محبت و خدا ترسی میں بدل گیا، کیونکہ اس کے سامنے ایک نابینا شخص تھا جو بے چارہ چھڑی کے ذریعے راستہ ٹٹول رہا تھا، اب بجائے بدلہ لینے کے، اِسی شخص نے اُس نابینا کو سڑک بھی پار کروادی، اِسی طرح جس دن بہو ساس کو اپنی ماں سمجھنا شروع کردے گی اور اُس کے افعال کو اپنی ماں کا طرزِ عمل سمجھے گی، مسائل حل ہوجائیں گے، وگرنہ جو اپنی ماں کی کڑوی باتیں برداشت کرلیتی تھی، ساس کی میٹھی باتیں بھی کڑوی محسوس کرے گی۔

(جاری ہے۔۔۔ دوسرا حصہ آئندہ شمارہ میں ملاحظہ کیجئے)

آصف خان عطاری مدنی

چلنے کا سنت طریقہ اور اس کی حکمتیں

اللہ تعالٰی کی بے شُمار نِعْمتوں میں سے ایک عظیم اور پیاری نعمت پاؤں بھی ہیں۔ یقیناً سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی حیاتِ طَیِّبہ زندگی کے ہر شعبے میں ہماری رہنمائی کرتی ہے، اگر چلنے پھرنے میں بھی ہم حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی سنت پر اچھی اچھی نیتوں سے عمل کریں تو اس کی بَرَکتیں حاصل ہوں گی اور ثواب کا خزانہ بھی ہاتھ آئے گا اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ۔

چلنے کی اچھی اچھی نیتیں جہاں جہاں بَن پڑا نگاہیں جُھکا کر چلوں گا۔ راستے میں آنے والی اونچائی یا سیڑھی چڑھتے وَقت اَللہُ اَکبَر، اَللہُ اَکبَر اور ڈَھلان یا سیڑھی سے نیچے اُترتے وقت سُبْحٰنَ اللہ، سُبْحٰنَ اللہ پڑھوں گا۔ جوتوں کی آواز پیدا نہ ہو اِس کا خیال رکھوں گا۔

چلنے کی سنتیں اور آداب (1) اطمینان کے ساتھ تواضع کے انداز میں راستے کے کَنارے کَنارے چلئے۔ (2) زمین پر آہستہ قدم رکھئے کہ رحمٰن عَزَّوَجَلَّ کے بندے زمین پر آہستہ چلتے ہیں۔ (پ19، الفرقان:63) (3) دَرمیانی رفتار میں چلئے کہ اسی کا حکم ہے: تَرجمۂ کنزالایمان: اور میانہ چال چل۔ (پ21، لقمان:19) خزائن العرفان میں اس آیت کے تحت ہے: نہ بہت تیز نہ بہت سُست کہ یہ دونوں باتیں مذموم (بُری) ہیں ایک میں شانِ تکبُّر ہے اور ایک میں چھچھورا پن، حدیث شریف میں ہے کہ "بہت تیز چلنا مومن کا وَقار کھوتا ہے۔" (4) چلتے ہوئے بلا ضَرورت اِدھر اُدھر دیکھنے سے بچیے۔ (5) نیچی نظریں کئے پُروَقار طریقے سے چلئے۔ (6) مُتکبِّرانہ طریقے پر جُوتے کھٹکھٹاتے، پاؤں زور سے مارتے، اِتراتے ہوئے مت چلئے کہ یہ مُتکبِّرین کا طریقہ ہے جسے شریعت نے منع فرمایا ہے قراٰنِ مجید میں ہے تَرجمۂ کنزالایمان: اور زمین میں اتراتا نہ چل بیشک تو ہرگز زمین نہ چیر ڈالے گا اور ہرگز بلندی میں پہاڑوں کو نہ پہنچے گا۔ (پ15، بنی اسرآءیل:37) (7) بعض نوجوان اُچھلتے کودتے یوں چلتے ہیں کہ اِس کا کان مروڑا تو اُس کی گُدی پر چپت لگائی یہ انداز بھی درست نہیں۔ لہٰذا چلنے میں ایسا انداز ہرگز اِختیار نہ کیجئے جو دوسروں کے لئے تکلیف کا باعث بنے۔ (8) بعض لوگوں کی عادت ہوتی ہے کہ چلتے ہوئے راستے میں پڑی چیزوں کو ٹھوکریں مارتے ہیں، یہ قطعاً غیر مُہذَّب طریقہ ہے، اِس سے پاؤں زخمی ہونے کا اَندیشہ ہے نیز وہ چیز کسی کو زخمی یا کسی کے لباس کو داغ دار بھی کر سکتی ہے۔ (9) پیدل چلتے ہوئے مُیَسَّر ہو تو فُٹ پاتھ (Foot Path) اور سڑک عبور کرتے ہوئے زِیبرا کراسنگ (Zebra crossing) یا اَوور ہیڈ پُل (Over head bridge) کا اِستِعمال آپ کو حادِثات سے بچا سکتا ہے۔ (10) راستے سے تکلیف دینے والی اَشیاء کو دور کر دیجئے کہ اس پر صَدَقے کا ثواب (مسلم، ص391، حدیث:2335) اور مَغْفِرت کی بِشارَت ہے جیسا کہ رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ایک شخص کو جنّت میں مَزے سے پھرتے دیکھا اس لئے کہ اُس نے راستے سے ایک تکلیف دِہ درخت کو کاٹ دیا تھا۔ (مسلم، ص1081، حدیث:6671، ملخصًا)

روزانہ 45 منٹ پیدل چلئے شروع میں 15 مِنَٹ تیز قدم، پھر 15 مِنَٹ معتدل، آخِر میں 15 مِنَٹ پھر تیز قدم چلئے، اس طرح چلنے سے نظامِ انہضام (Digestive system) درست رہے گا، قبض، دِل کے اَمراض اور دیگر کئی بیماریوں سے حفاظت کے ساتھ وَزن میں بھی کمی آئے گی۔ (11) رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے مرد کو دو عورتوں کے درمیان چلنے سے منع فرمایا۔ (ابوداؤد، 4/470، حدیث:5273) اِس سے حافظہ کمزور ہوتا ہے۔ (حافظہ کیسے مضبوط ہو، ص178) (12) رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم چلتے تو کسی قدر آگے جُھک کر چلتے گویا کہ آپ بُلندی سے اُتر رہے ہیں۔ (الشمائل المحمدیۃ، ص87، حدیث:118)

چلنے کا سنّت طریقہ اور جدید سائنسی تحقیق سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے چلنے کے انداز میں پاؤں کے پنجوں پر وَزن زیادہ پڑتا ہے، میڈیکل ریسرچ کے لحاظ سے اس میں کئی فوائد ہیں: اس سنّت کے مطابق چلنے والا (1) جوڑوں کے مرض سے محفوظ رہے گا۔ (2) لمبے سفر میں جلدی نہیں تھکے گا۔ (3) سفر جلدی طے ہو جائے گا۔ (4) بینائی تیز ہو گی۔ (5) اَعْصابی کِھچاؤ اور بے چینی ختم ہو گی۔

چلنے کی مزید سنّتیں جاننے کے لئے امیرِ اہلِ سنّت کے رسالے "163 مدنی پھول" (مطبوعہ مکتبۃ المدینہ) کا مطالعہ کیجئے۔

مفتی ابو محمد علی اصغر عطاری مدنی

نابالغ بچے کا خرید و فروخت کرنا کیسا؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مُفتیانِ شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ عام طور پر نابالغ چھوٹے بچے دکانوں سے کھانے پینے کی چیزیں خریدتے ہیں تو کیا نابالغ بچوں کا یہ چیزیں خریدنا درست ہے؟

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

جواب: سمجھ دار نابالغ بچہ اپنے ولی کی اجازت سے اشیاء کی خرید و فروخت کر سکتا ہے البتہ یہ ضروری ہے کہ غبنِ فاحش یعنی مارکیٹ ریٹ سے مہنگی چیز نہ خریدی ہو۔[1] صدر الشریعہ، بدر الطریقہ مفتی امجد علی اعظمی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی بہارِ شریعت میں لکھتے ہیں: ”نابالغ کے تصرّفات تین قسم ہیں: نافعِ مَحْض یعنی وہ تصرّف جس میں صرف نفع ہی نفع ہے جیسے اِسلام قبول کرنا۔ کسی نے کوئی چیز ہِبَہ کی (تحفہ دیا) اس کو قبول کرنا اس میں ولی کی اجازت دَرْکار نہیں۔ ضارِّ مَحْض جس میں خالِص نقصان ہو یعنی دنیوی مَضَرَّت ہو اگرچہ آخرت کے اعتبار سے مفید ہو جیسے صدَقہ و قرض، غلام کو آزاد کرنا، زوجہ کو طلاق دینا۔ اس کا حکم یہ ہے کہ ولی اِجازت دے تو بھی نہیں کر سکتا بلکہ خود بھی بالغ ہونے کے بعد اپنی نابالغی کے ان تَصَرُّفات کو نافِذ کرنا چاہے نہیں کر سکتا۔ اس کا باپ یا قاضی ان تصرّفات کو کرنا چاہیں تو یہ بھی نہیں کر سکتے۔ بعض وجہ سے نافع (نفع مند) بعض وجہ سے ضار (نقصان دہ) جیسے بیع، اِجارہ، نکاح یہ اذنِ ولی (ولی کی اجازت) پر موقوف ہیں۔ نابالغ سے مراد وہ ہے جو خرید و فروخت کا مطلب سمجھتا ہو جس کا بیان اوپر گزر چکا اور جو اتنا بھی نہ سمجھتا ہو اُس کے تَصَرُّفات ناقابلِ اعتبار ہیں۔“ (بہارِ شریعت، 3/204، مکتبۃ المدینہ)

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

کرایہ پر لی ہوئی چیز آگے کرایہ پر دینا کیسا؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ میں فریٹ فارورڈنگ (Freight Forwarding) کا کام کرتا ہوں جس میں بحری جہاز کے کنٹینرز شِپنگ کمپنی سے کنٹینر کرائے پر لے کر آگے اسے پارٹی کو کرائے پر دیتے ہیں۔ کمپنی سے ہم کسی مال کی ایکسپورٹ کے لئے مثلاً 10,000 روپے کرائے پر لیتے ہیں اور پارٹی کو یہی کنٹینر 12,000 روپے میں دیتے ہیں۔ مذکورہ کرائے پر شپنگ کمپنی چاہے دو دن میں بھیجے یا پانچ دن میں، یہ اس کی ذمہ داری ہوتی ہے کہ وہ ہمارے پاس کنٹینر کو پہنچا دے، نیز مال چھوڑنے کے بعد شپنگ کمپنی کا کام ہوتا ہے کہ اس کنٹینر کو کہاں بھیجنا ہے، پارٹی اور ہمارا اب اس کنٹینر سے کوئی تعلق نہیں ہوتا۔ پارٹی کو جو ہم زیادہ کرائے پر دیتے ہیں، اس میں ہم کنٹینر

1۔ ”اَلصَّبِیُّ الْعَاقِلُ اِذَا بَاعَ اَوِ اشْتَرَی انْعَقَدَ بَیْعُہٗ وَشِرَاؤُہٗ مَوْقُوفاً عَلٰی اِجَازَۃِ وَلِیِّہٖ اِنْ کَانَ لِنَفْسِہٖ وَنَافِذاً بِلَا عُھْدَۃٍ عَلَیْہِ اِنْ کَانَ لِغَیْرِہٖ بِطَرِیْقِ الْوِلَایَۃِ“ (ردالمحتار، 7/244)

کی سِیل(Seal) کے اَخراجات بھی شامل کرتے ہیں کیونکہ ہم کنٹینر کی سِیل کے اَخراجات شپنگ کمپنی کو الگ دیتے ہیں لیکن پارٹی سے ہم اس سِیل کرانے کے الگ پیسے نہیں لیتے، تو کیا اس صورت میں پارٹی کو جب ہم کنٹینر کرائے پر دیتے ہیں تو کنٹینر کا کِرایہ اور سِیل کے اخراجات ملا کر مثلاً 12,000 روپے میں دے سکتے ہیں، جبکہ ہم نے شپنگ کمپنی سے وہی کنٹینر 10,000 روپے کرائے پر لیا ہوتا ہے اور تقریباً 500 روپے سِیل کے اخراجات میں دیئے ہوتے ہیں۔

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

جواب: پوچھی گئی صورت میں آپ پارٹی کو کنٹینر کا کِرایہ اور اسے سِیل کرنے کے اخراجات ساتھ ملا کر کنٹینر کو آگے زیادہ کرائے پر دے سکتے ہیں۔ کیونکہ کرائے پر لی ہوئی چیز آگے کرائے پر دے سکتے ہیں، جبکہ اتنے ہی کرائے پر دی جائے جتنے پر لی تھی، یا کم کرائے پر دی جائے اور اگر زیادہ کرائے پر دینا چاہیں تو اس وقت دے سکتے ہیں جب درجِ ذیل تین صورتیں پائی جائیں: ایک: یہ کہ کنٹینر میں کچھ کام کرا دیں۔ دوسری: یہ کہ آپ نے جس جنس کے کرائے پر کنٹینر لیا اس کے خلاف کسی اور جنس کے کرائے پر آگے دیں۔ اور تیسری: یہ کہ کنٹینر کے ساتھ کوئی اور چیز بھی کرائے پر دیدیں اور دونوں کا کرایہ ایک ہی مقرر کریں۔[2] پوچھی گئی صورت میں آپ کی طرف سے سِیل کی صورت میں اضافہ کرنا پایا گیا تو زیادہ کرایہ پر آگے دے سکتے ہیں۔

صدرُ الشَّریعہ، بَدْرُ الطَّریقہ مُفتی اَمجد علی اعظمی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ القَوِی بہارِ شریعت میں لکھتے ہیں: "مُستاجِر (کرایہ دار) نے مکان یا دکان کو کِرایہ پر دیدیا اگر اُتنے ہی کرایہ پر دیا ہے جتنے میں خود لیا تھا یا کم پر جب تو خیر اور زائد پر دیا ہے تو جو کچھ زیادہ ہے اُسے صدقہ کر دے ہاں اگر مکان میں اِصلاح کی ہو اُسے ٹھیک ٹھاک کیا ہو تو زائد کا صدقہ کرنا ضرور نہیں یا کرایہ کی جِنْس بدل گئی مثلاً: لیا تھا روپے پر، دیا ہو اشرفی پر، اب بھی زیادتی جائز ہے۔ جھاڑو دیکر مکان کو صاف کرلینا یہ اِصلاح نہیں ہے کہ زیادہ والی رقم جائز ہو جائے اِصلاح سے مراد یہ ہے کہ کوئی ایسا کام کرے جو عمارت کے ساتھ قائم ہو مثلاً پلاستر کرایا یا مونڈیر بَنوائی۔"

(بہارِ شریعت، 3/124، مکتبۃ المدینہ)

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَم صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم

قصّاب کا پیشہ اختیار کرنا جائز ہے

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شَرعِ مَتین اس مسئلے کے بارے میں کہ ہم گوشت کا کاروبار کرنا چاہتے ہیں کیا یہ کام جائز ہے؟

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

جواب: جی ہاں! گوشت کا کاروبار کرنا جائز ہے اور دیگر تمام کاموں کی طرح اس کام میں بھی ضروری ہے کہ تجارت کے شرعی اَحکام پر مکمل طریقے سے عمل کریں دھوکہ، جھوٹ، کم تولنا وغیرہ نہ پایا جائے اور سب سے بڑھ کر یہ کہ جانور خود ذَبح کرتے ہوں تو شرعی طریقے سے ذَبح کرنا آتا ہو۔

فتاویٰ رضویہ میں ہے: "ذَبْحِ بَقَر و قَطْعِ شَجَر (گائے ذبح کرنے اور درخت کاٹنے) کے پیشے میں مُضایَقہ نہیں، یہ جو عوام میں بنامِ حدیث مشہور ہے کہ "ذَابِحُ الْبَقَرِ وَقَاطِعُ الشَّجَرِ (گائے ذبح کرنے والا اور درخت کاٹنے والا) جنت میں نہ جائے گا" محض غلط ہے۔"

(فتاویٰ رضویہ، 23/539، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَم صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم

اللہ کا مہینا

فرمانِ مصطفےٰ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم: رَجَبٌ شَهْرُ اللّٰهِ تَعَالٰى وَشَعْبَانُ شَهْرِيْ وَرَمَضَانُ شَهْرُ اُمَّتِيْ یعنی رجب اللہ تعالیٰ کا مہینا اور شعبان میرا مہینا اور رمضان میری اُمت کا مہینا ہے۔

(فردوس الاخبار، 2/275، حدیث: 3276)

2۔ الجوہرۃ النیرہ میں ہے: "وَاِنْ اَجَّرَهَا بِاَكْثَرَ مِمَّا اسْتَاْجَرَهَا جَازَ، اِلَّا اَنَّهٗ اِذَا كَانَتِ الْاُجْرَةُ الثَّانِيَةُ مِنْ جِنْسِ الْاُوْلٰى لَا يَطِيْبُ لَهُ الزِّيَادَةُ وَيَتَصَدَّقُ بِهَا، وَاِنْ كَانَتْ مِنْ خِلَافِ جِنْسِهَا طَابَتْ لَهُ الزِّيَادَةُ، فَاِنْ كَانَ زَادَ فِي الدَّارِ شَيْئًا كَمَا لَوْ حَفَرَ فِيْهَا بِئْرًا اَوْ طَيَّنَهَا اَوْ اَصْلَحَ اَبْوَابَهَا اَوْ شَيْئًا مِّنْ حِيْطَانِهَا طَابَتْ لَهُ الزِّيَادَةُ"

(الجوہرۃ النیرہ شرح قدوری، کتاب الاجارۃ، 1/309، 308)

دورانِ تجارت مسلمانوں کے ساتھ خیر خواہی

گاہک سے خوش اخلاقی سے پیش آیئے

عبدالرحمٰن عطاری مدنی

"جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ نیکی کا زمانہ نہیں رہا وہ دراصل اپنی نیکی کا بدلہ انسانوں سے لینا چاہتے ہیں لیکن جو لوگ رضائے الٰہی کے لئے نیکی کرتے ہیں ان کے لئے تو ہر زمانہ نیکی کا زمانہ ہے۔" لہٰذا یہ سوچ کر نیکی کرنے سے پیچھے نہ ہٹئے کہ نیکی کا زمانہ نہیں رہا بلکہ رضائے الٰہی کے لئے اپنے مسلمان بھائیوں کے ساتھ خوب خوب خیر خواہی کیجئے۔ تجارت میں خیر خواہی کی صورتوں میں سے ایک یہ بھی ہے کہ گاہک کے ساتھ خوش اخلاقی سے پیش آیا جائے۔ حسنِ اَخلاق کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگایئے کہ نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی دنیا میں تشریف آوری کا ایک مقصد اچھے اَخلاق کی تکمیل بھی ہے۔ یوں تو ہر مسلمان کا خوش اَخلاق ہونا ضروری ہے لیکن تاجر کا خوش اَخلاق ہونا آخرت کے ساتھ ساتھ اس کے کاروبار کے لئے بھی بے حد مفید ہے۔ جس تاجر کے مزاج میں غصّہ اور چڑچِڑاپن ہو وہ کبھی کامیاب کاروباری نہیں بن سکتا، اس راہ میں خوش اَخلاقی ہی ترقی کی راہیں کھولتی ہے۔

گاہک کے ساتھ خوش اخلاقی کا انداز

جب گاہک دُکان میں داخل ہو تو خَنْدَہ پیشانی سے مسکرا کر سلام کے ساتھ اس کا استقبال کیجئے اور ممکنہ صورت میں پُرتپاک انداز میں مصافحہ بھی کیجئے۔ اس طریقے سے گاہک کی اَجْنَبِیَّت دور ہوگی اور ایک دوستانہ ماحول قائم ہوگا۔ ملتے وَقت بے رُخی اور لاپرواہی سے اِدھر اُدھر دیکھتے ہوئے ہاتھ ملانا گاہک کا دل توڑ سکتا ہے۔ گاہک کے دکان میں داخلے کے وقت اگر فون پر بات کر رہے ہوں یا کسی اور گاہک کے ساتھ مصروف ہوں تو بھی آنے والے گاہک کو محبت سے بٹھاتے ہوئے تھوڑی دیر انتظار کا کہئے۔ اس طرح گاہک کو یہ اطمینان ہوجائے گا کہ وہ دکاندار کی توجہ میں آگیا ہے۔ اب جلد ہی فارغ ہو کر اس کی جانب متوجہ ہوجائیں اور اسے اچھے انداز میں اس طرح Deal کریں کہ دوبارہ جب وہ دکان پر آئے تو اس کی نظریں آپ ہی کو تلاش کر رہی ہوں۔

Dealing کے دوران اگر گاہک کوئی کڑوی بات کہہ دے یا چیز میں بے جا نقص نکالے تو صبر و تحمل سے کام لیجئے اور ٹھنڈے دماغ سے اس کی باتوں کا جواب دیجئے۔ تنقیدی بات سن کر بھڑنے سے کوئی فائدہ نہیں بلکہ الٹا اپنا نقصان ہوتا ہے۔ بعض دکانداروں سے اگر گاہک قیمت میں کمی کرانے کی کوشش کرے تو ناراضی کے اظہار کے ساتھ اسے جھڑک دیتے ہیں اور بعض اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ دکاندار گاہک سے خوش اخلاقی سے پیش آرہا ہوتا ہے لیکن جہاں خرید و فروخت میں کوئی کام اپنی مرضی کے خلاف ہوا تو جسے ابھی کچھ لمحے قبل "جی جناب، محترم" کہہ رہے تھے، اُسی "محترم" کو بڑی بے دردی کے ساتھ دُھتکار کر نکال دیا جاتا ہے، چاہے اس کا دل دُکھے یا ٹکڑے ٹکڑے ہوجائے، اس کی بالکل پروا نہیں کی جاتی۔ اس سے گاہک کا نقصان کم اور دکاندار کا زیادہ ہوتا ہے کہ آئندہ وہ کبھی اس کی دکان پر نہیں آئے گا اور دوسروں کو بھی آنے سے روکے گا۔ یوں یہ عمل کاروبار کی تباہی کا ذریعہ بھی بن سکتا ہے، لہٰذا خرید و فروخت میں ہمیشہ نرمی سے کام لینا چاہیے، اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں نرمی و خوش اخلاقی اپنانے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

حضرت یونس بن عبید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اور ان کا پیشہ (قسط:1)

ابو حارث عطاری مدنی

مختصر تعارف حضرتِ یُونُس بن عُبَیْد رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ تَابِعِین میں سے تھے (اور تابعی اس شخصیت کو کہتے ہیں جس نے حالتِ ایمان میں کسی صحابی سے ملاقات کی ہو اور ایمان ہی پر اُس کا خاتمہ ہوا ہو)، آپ نے خادمِ رَسول حضرت سَیِّدُنا اَنَس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی زیارت کا شَرَف حاصل کیا ہے۔ایک بزرگ فرماتے ہیں: آپ (نفل) نماز وروزے کی اتنی کثرت تو نہیں کرتے تھے لیکن خُدا کی قسم! جُونہی کسی حقُّ اللہ کی ادائیگی کا وقت آتا تو آپ پہلے ہی سے اس کے لئے تیار و مُستَعِد ہوتے تھے۔آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پڑوسی کا بیان ہے:"میں نے آپ سے زیادہ کسی کو اِستِغْفار کرتے ہوئے نہیں دیکھا"بوقتِ وِصَال آپ اپنے قدموں کو دیکھ کر رونے لگے،پوچھا گیا: ابوعبداللہ! کیوں رو رہے ہیں؟ (توعاجزی کرتے ہوئے فرمانے لگے:) میرے قدم راہِ خدا میں غُبار آلود نہیں ہوئے (اس لئے رو رہا ہوں)۔(سیر اعلام النبلاء، 6/460،463)

آپ کا پیشہ آپ خزّاز (ریشمی کپڑے بیچنے کا کام کرتے) تھے۔ (احیاء العلوم، 2/96)

حکایت ایک شامی شخص ریشم کے بازار میں آیا (اور آپ کی دکان پر پہنچ کر) کہنے لگا: آپ کے پاس 400 دِرہم کا دَھاری دار ریشمی کپڑا ہے؟ آپ نے فرمایا: ہمارے پاس 200 درہم کا ہے۔ اسی دوران اذان شروع ہو گئی اور آپ اِمامت کرانے کے لئے تشریف لے گئے۔جب واپس آئے تو آپ کا بھانجا وہ دھاری دار ریشمی کپڑا شامی شخص کو 400 درہم میں بیچ چکا تھا۔ جب آپ نے (زیادہ دراہم دیکھے تو) پوچھا: یہ کہاں سے آئے؟ بھانجے نے کہا: اُسی دھاری دار ریشمی کپڑے کی قیمت ہے۔آپ نے شامی (کے پیچھے جاکر اُس) سے فرمایا: اے **اللہ** کے بندے! جو دَھاری دار ریشمی کپڑا میں نے تمہیں 200 درہم میں بیچنے کے لئے دکھایا تھا اگر چاہو تو اسے رکھ لو اور 200 درہم واپس لے لو اور چاہو تو کپڑا چھوڑ کر اپنے 400 درہم لے لو۔اس نے پوچھا: آپ کون ہیں؟ فرمایا: میں مسلمانوں میں سے ایک شخص ہوں۔ اس نے کہا: میں آپ کو اللہ کا واسطہ دیتا ہوں، بتایئے آپ کون ہیں؟ آپ کا نام کیا ہے؟ فرمایا: میرا نام یُونُس بن عُبَیْد ہے۔ اس شامی نے کہا: خدا کی قسم! دشمن سے جنگ کے دوران جب ہم شدید پریشانی اور مصیبت میں پھنس جاتے ہیں تو (آپ کے وسیلے سے) دعا کرتے ہیں کہ اے اللہ! اے یونس کے رب عَزَّوَجَلَّ! ہم سے مشکلات دور فرمادے۔ (سیر اعلام النبلاء، 6/461)

حکایت ایک مرتبہ آپ نے ایک شخص کو بیچنے کے لئے کپڑا دِکھایا، اس دوران آپ کے ہم نشینوں میں سے کسی نے سُبْحٰنَ اللہ کہہ دیا تو آپ نے ملازم سے فرمایا: کپڑا سمیٹ لو۔ راوی کہتے ہیں: میرے گمان (خیال) میں آپ نے اُس ہم نشین سے فرمایا تھا: تمہیں تسبیح پڑھنے کے لئے کیا یہی موقع ملا تھا! (سیر اعلام النبلاء، 6/462)

کب ذکرُ اللہ منع ہے یاد رکھئے! زَبان سے ذکر و دُرُود اور تسبیح باعثِ اَجر و ثواب بھی ہے اور بعض صورتوں میں ممنوع بھی مثلاً بہارِ شریعت میں ہے: گاہک کو سودا دکھاتے وقت تاجِر کا اِس غَرَض سے دُرُود شریف پڑھنا یا سُبْحٰنَ اللہ کہنا کہ اس چیز کی عُمدگی خریدار پر ظاہر کرے، ناجائز ہے۔ (بہارِ شریعت، 1/533)

(جاری ہے۔۔۔)

سید انعام رضا عطاری مدنی

لگی روزی اور بندھا کاروبار مت چھوڑیے!

رزقِ حلال کمانے کے لئے جائز کاروبار اور اچھی نوکری کا مِل جانا اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نعمت ہے۔ اِنسان کو چاہئے کہ اس نعمت کی قدر کرے اور اسے لازِم پکڑ لے، چنانچہ حدیثِ پاک میں ہے: مَنْ رُزِقَ فِيْ شَيْءٍ فَلْيَلْزَمْهُ یعنی جس کو کسی شے سے رِزق دیا جائے وہ اُسے لازِم پکڑ لے۔ (شُعَبُ الْاِیمان، 2/89، حدیث:1241) اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ کاروبار میں ترقی کی خواہش کرنے میں حرج نہیں مگر اس کے لئے بِلاوجہ اور بغیر کسی مضبوط سبب کے لگا بندھا جائز کاروبار یا نوکری نہ چھوڑی جائے۔ حضرتِ سَیِّدُنا نافع رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: میں شام اور مِصر کی طرف سامانِ تجارت بھیجا کرتا تھا، ایک بار عراق کی طرف مال بھیجنے لگا تو اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی: اے اُمُّ المؤمنین! میں شام کی طرف مال بھیجا کرتا تھا اس بار عراق بھیج رہا ہوں۔ فرمایا: ایسا نہ کرو! تمہیں اور تمہاری سابِقہ تجارت والی جگہ میں کیا مسئلہ ہے؟ میں نے رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو فرماتے سنا کہ جب اللہ عَزَّوَجَلَّ تم میں سے کسی کے لئے کسی ذَریعہ سے رِزق کا سبب بنادے تو وہ اُسے اس وقت تک نہ چھوڑے جب تک اس میں کوئی تبدیلی یا خرابی پیدا نہ ہو۔ (ابنِ ماجہ، 3/11، حدیث:2148)

اِس حدیثِ پاک کے تحت حکیمُ الاُمَّت مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان فرماتے ہیں: یعنی جب تمہیں مِصر و شام سے نفع بھی حاصل ہو رہا ہے اور تمہاری تجارت بھی وہاں چمک رہی ہے تو تم وہاں سے مُتنفِّر کیوں ہوئے جاتے ہو؟ مطلب یہ ہے کہ کوئی شخص اپنے ذَریعۂ آمدنی کو بِلاوجہ بند نہ کرے کہ اس میں رَبّ تعالیٰ کی ناشکری ہے بلکہ اس کی نعمت کا ٹھکرانا ہے، لگی نوکری، بندھا کاروبار بِلاوجہ مت چھوڑو۔ اعلیٰ حضرت (رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ) فرماتے ہیں: جو شخص بِلاوجہ پچاس روپیہ ماہوار کی نوکری چھوڑ دے گا تو ایک دن ایسا آئے گا کہ وہ پندرہ روپے کی نوکری تلاش کرے گا پَر نہ ملے گی۔ ہاں اگر قدرتی طور پر بند ہو جائے تو پرواہ نہ کرے کہ اس صورت میں رَبّ تعالیٰ اس سے بہتر دروازہ کھول دے گا۔ یہ حدیث بہت مُجَرَّب (یعنی آزمائی ہوئی) ہے جس کا خود فقیر نے بارہا تجربہ کیا۔ صوفیا فرماتے ہیں: یَكْ دَرْ گِیْر مُحْكَمْ گِیْر (یعنی ایک دروازہ پکڑ اور مضبوطی کے ساتھ پکڑ)۔ (مراٰۃ المناجیح، 4/240 ملتقطاً)

ملازمت یا کاروبار کب بدلنا چاہئے اگر کاروبار یا نوکری میں نفع نہ ہو یا نقصان ہو رہا ہو تو پھر سوچ سمجھ کر اسے بدلنے میں مضایقہ نہیں۔ حکیمُ الاُمَّت مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان فرماتے ہیں: ہر شخص اپنے مناسب طاقت تجارت کرے، قدرت نے ہر ایک کو علیحدہ علیحدہ کام کے لئے بنایا ہے۔ کسی کو غَلّہ کی تجارت پھلتی ہے، کسی کو کپڑے، کسی کو لکڑی کی، کسی کو کتابوں کی، غرضیکہ تجارت سے پہلے یہ خوب سوچ لو کہ میں کس قسم کی تجارت میں کامیاب ہو سکتا ہوں۔ میرا مشغلہ شروع سے ہی عِلم کا رہا۔ مجھے بھی تجارت کا شوق تھا کہ میں نے غَلّہ کی مختلف تجارتیں کیں مگر ہمیشہ نقصان اُٹھایا۔ اب کتابوں کی تجارت کو ہاتھ لگایا۔ رَبّ تعالیٰ نے بڑا فائدہ دیا۔ معلوم ہوا کہ علما اور مُدرِّسین کو علمی تجارت فائدہ مند ہو سکتی ہے۔ (اسلامی زندگی، ص153)

نوجوانوں کے مسائل

کامیابی کے نسخے

(قسط:2)

ابو رجب عطاری مدنی

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگر کامیابی چاہئے تو:

6 ہمیں اپنے اَعصاب پر قابو رکھنے کی مشق کرنا ہوگی کہ کیسی ہی بڑی آزمائش آجائے اس کا سامنا تَحَمُّل مزاجی سے کیجئے ورنہ تھوڑی سی مُصیبت آپ کے لئے بڑی پریشانی کا سبب ہوگی، اِس بات کو ایک فرضی حکایت سے سمجھئے: **"جنگل میں ایک خرگوش شدید گھبرایا ہوا دوسرے جانوروں کے پاس پہنچا اور کہنے لگا: بھاگ چلو! آسمان گر گیا ہے، دوسرے جانوروں نے حیرانی سے آسمان کی طرف دیکھا تو وہ اپنی جگہ پر تھا، اب خرگوش سے معلومات کی گئیں تو پتا چلا کہ بیری کے درخت سے ایک بیر خرگوش کے سر پر گرا تھا جس سے وہ اتنا گھبرایا کہ آسمان گرنے کا دعویٰ کردیا۔"** تو میرے اسلامی بھائیو! ہمارا مزاج اس خرگوش کی طرح نہیں ہونا چاہئے جو چھوٹی مصیبت کو بہت بڑی مصیبت سمجھنے لگے۔

7 فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہے: جو نرمی سے محروم رہا وہ ہر بھلائی سے محروم رہا۔ (مسلم، ص1072، حدیث:6598) اگر ہمارے مزاج میں نرمی ہوگی تو کامیابی کا سفر آسان ہوجائے گا کیونکہ نرمی کو ہر ایک پسند کرتا ہے، اگر آپ نرم لہجے میں کسی سے کوئی کام کہیں گے تو شاید ہی وہ آپ کو انکار کرے۔ نرمی تو جانور پر بھی کی جائے تو وہ اَپنائیت کا اِظہار کرتا ہے، بلی کی کمر نرمی سے سہلا کر دیکھئے کس طرح اپنی کمر خَم کرکے (یعنی جھکا کر) ریپلائی (Reply) دیتی ہے۔

8 خواہ مخواہ ہر ایک سے اُلجھتے رہنا، تصادم کی راہ اِختیار کرنا آپ کو ناکام بناسکتا ہے، معاملے کے مطابق اِفہام و تفہیم سے کام لیجئے، غصّے سے آنکھیں دِکھانے کے بجائے بات چیت (مذاکرات) کے ذریعے اپنے مسائل حل کیجئے، اگر آج کسی سے کام پڑا ہے تو کل بھی پڑ سکتا ہے، اِس لئے ٹکراؤ سے حتَّی الاِمکان بچئے کہ بحری جہاز کے سامنے ایک دَم چٹان آجائے تو جہاز کا کپتان اپنے جہاز کو دائیں بائیں سے بحفاظت لے جانے کی کوشش کرتا ہے نہ کہ اس چٹان میں دے مارتا ہے۔

9 "میں یہ کرسکتا ہوں، میں وہ کرسکتا ہوں جو کوئی نہیں کرسکتا" جیسے بڑے بڑے دعوے کرنے کے بجائے عملی ثبوت پر توجہ رکھیں، کام کرکے دکھانا آپ کو کامیاب کرے گا نہ کہ لمبی لمبی چھوڑنا۔

10 ہر وقت سیکھنے کے لئے تیار رہئے، جب آپ نے یہ سمجھ لیا کہ اب مجھے کچھ سیکھنے کی حاجت نہیں، آپ کا زوال شروع ہوسکتا ہے۔

11 دوسروں کے تجربات سے بھی فائدہ اٹھائیں، خود تجربہ کرکے بھی آپ اسی نتیجے پر پہنچیں گے جہاں دوسرے پہلے پہنچے تھے۔

12 آپ کسی بھی ادارے سے وابستہ ہوں، اس کے نظام کے مطابق خود کو ڈھال لیں، نظام افراد کے مطابق نہیں چلتا بلکہ افراد نظام کے مطابق چلتے ہیں۔

13 کرنے کے کاموں میں لگے رہیں ورنہ نہ کرنے کے کاموں میں پڑ جائیں گے۔ مشہور ہے کہ خالی دماغ شیطان کا گھر ہوتا ہے، کچھ نہ کچھ مثبت کام کرتے رہئے ورنہ فارغ رہنے کی عادت پڑ جائے گی۔

(مزید پڑھنے کے لئے "ماہنامہ فیضان مدینہ" کے آئندہ شمارے کا انتظار کیجئے)

(1) ارشادِ مولا مشکل کُشا علیُّ المرتضیٰ کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم: دنیا میں تمہارے لئے سب سے اچھی چیز وہ ہے جس کے ذریعے تم اپنی آخرت سنوارو۔ (احیاء العلوم، 5/ 135)

(2) ارشادِ سیِّدُنا عبدُ اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ: زبان سے بڑھ کر کوئی شے ایسی نہیں جو طویل قید کی حق دار ہو۔ (معجم کبیر، 9/149، حدیث: 8747)

(3) ارشادِ سیِّدُنا ابو دَرداء رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ: مومن کے جسم میں کوئی عضو ایسا نہیں جو اللہ تعالٰی کو زبان سے زیادہ محبوب ہو اور مومن اسی کے سبب جنّت میں داخل ہوگا اور کافر کے جسم میں کوئی عضو ایسا نہیں جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کو زبان سے زیادہ ناپسند ہو اور کافر اسی کے سبب جہنّم میں جائے گا۔ (حلیۃ الاولیاء، 1/280)

(4) ارشادِ سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی: مومن اپنے نفس پر حاکم ہے، وہ رضائے الٰہی کی خاطر اس کا مُحاسَبہ کرتا رہتا ہے اور دنیا میں نفس کا مُحاسَبہ کرنے والوں کا حساب آخرت میں آسان ہوگا جبکہ مُحاسَبہ نہ کرنے والوں کا حساب بروزِ قیامت سخت ہوگا۔ (احیاء العلوم، 5/138)

(5) ارشادِ سیِّدُنا ابو عبد الرحمٰن حُبُلی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعُلٰی: اپنے بھائی کو حکمت کی بات بیان کرنے سے بہتر کوئی تحفہ نہیں۔ (سنن دارمی، 1/112، رقم: 351)

(6) ارشادِ سیِّدُنا محمد بن علی باقر رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہ: ایک عالِم کی موت شیطان لَعین کو 70 عابدوں کی موت سے زیادہ پسند ہے۔ (حلیۃ الاولیاء، 3/214)

(7) ارشادِ سیِّدُنا فُضَیل بن عِیاض رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہ: غور و فکر ایک ایسا آئینہ ہے جو تجھے تیری نیکیاں اور بُرائیاں دِکھاتا ہے۔ (احیاء العلوم، 5/162)

(8) ارشادِ سیِّدُنا بِشر حافی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْکَافِی: اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فرمانبردار کے لئے قبر بہت اچھا ٹھکانا ہے۔ (موسوعہ ابن ابی الدنیا، کتاب القبور، 6/87، حدیث: 142)

(9) ارشادِ سیِّدُنا ذُوالنُّون مصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی: (آپ سے پوچھا گیا: لوگوں میں سب سے زیادہ غم زدہ شخص کون ہے؟ فرمایا:) جو سب سے زیادہ بد اَخلاق ہے۔ (رسالہ قشیریہ، ص276)

(10) ارشادِ سیِّدُنا یحیٰی بن مُعاذ رازی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی: شیطان فارغ ہے اور تو مشغول ہے، وہ تجھے دیکھتا ہے مگر تو اسے نہیں دیکھتا، تو نے اسے نظر انداز کیا ہوا ہے مگر اس نے تجھے نظر انداز نہیں کیا اور تیرے اندر بھی شیطان کے کئی یار و مددگار ہیں۔ اس لئے اُس سے جنگ اور اس کو مَغْلُوب کرنا (شکست دینا) بہت ضروری ہے ورنہ تو اس کی شرارتوں اور ہلاکتوں سے محفوظ نہیں رہ سکتا۔ (منہاج العابدین، ص46)

(11) ارشادِ سیِّدُنا بایزید بَسْطامی قُدِّسَ سِرُّہُ السَّامِی: میں نے اپنے دل، زبان اور نفس کی اِصلاح کے لئے دس دس سال صَرف کئے، ان میں مجھے سب سے زیادہ مشکل دِل کی اِصلاح معلوم ہوئی۔ (منہاج العابدین، ص98)

(12) ارشادِ سیِّدُنا احمد بن حَرْب رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہ: مجھے اس شخص پر تَعَجُّب ہے جسے معلوم ہے کہ اُس کے آگے سجی ہوئی جنت اور پیچھے بھڑکی ہوئی جہنم ہے پھر بھی اُسے نیند آجائے۔ (احیاء العلوم، 5/146)

آڑو (Peach) اور اُس کے فوائد

موسم گرما کو اگر پھلوں کا موسم کہا جائے تو غلط نہ ہو گا، اِس موسم کے پھلوں میں سے ایک آڑو بھی ہے، آڑو غذائیت سے بھر پور لذیذ، مفید اور میٹھا پھل ہے، اسے صحت کیلئے مکمل خوراک کا درجہ حاصل ہے، آڑو کو میٹھا (Sweet Dish) بنانے میں بھی استعمال کیا جاتا ہے، آڑو کے چند فوائد پیشِ خدمت ہیں:

۞ آڑو میں وٹامن اے، سی، اِی (A,C,E)، فولاد اور کیلشیم کا خزانہ پایا جاتا ہے ۞ بینائی تیز کرتا ہے ۞ آڑو کے غذائی اَجزا دردناک اَلسَر کو بڑھنے سے روکتے ہیں ۞ اسکے ریشے اور اِس میں موجود بکثرت فائبر (Fibre) سَرطان (Cancer) جیسے مُہلک مَرض سے بچاتے ہیں ۞ آڑو چربی اور موٹاپے کو کم کرتا ہے ۞ آڑو قبض ختم کرنے، کمزور نظامِ ہضم درست کرنے اور اُکھڑی سانسوں کو ترتیب میں لانے کا فائدہ دیتا ہے ۞ کمزور ہاضمہ والوں کیلئے آڑو چھلکے سمیت کھانا نقصان دِہ ہے ۞ آڑو جِلد کی کئی خرابیوں کو دُور کرنے میں بھی مفید ہے ۞ گُردوں کی صفائی کے لئے بھی بہت اہمیت کا حامل ہے ۞ آڑو ذیابیطس (شوگر) کے مرض میں بھی مفید ہے ۞ معدے کی تیزابیّت کو دور کرتا ہے ۞ نیا خون پیدا کرتا ہے، جسم میں خون کی کمی ہو تو نہار منہ (خالی پیٹ) خوب پکا ہوا ایک آڑو کھائیں اور اُس کے تھوڑی دیر بعد ایک گلاس پانی پی لیں ۞ آڑو کھانے سے پیٹ کے کیڑے نکل جاتے ہیں۔ (انٹرنیٹ کی مختلف ویب سائٹس سے ماخوذ)

نوٹ: تمام دوائیں اپنے طبیب (ڈاکٹر) کے مشورے سے ہی استعمال کریں۔

کریلا (Bitter Gourd) اور اُس کے فوائد

کریلا ایک مفید سبزی ہے، عموماً گرم علاقوں میں پیدا ہوتی ہے، کدو شریف کی طرح اِس کی بیل ہوتی ہے، مزاج گرم و خشک ہے، اِسے قیمہ کریلے، بھرے ہوئے کریلے، دال کریلے، کریلے گوشت کے طور پر پکایا جاتا ہے، بعض لوگ اِس کا اچار بھی بناتے ہیں اور اس کا سالن بھی بنایا جاتا ہے، کریلے کی کڑواہٹ اِس کی خصوصیت ہے، اِسے نمک وغیرہ لگا کر بالکل ختم کر دینا طبی لحاظ سے غیر مفید بلکہ کریلے بدمزہ ہونے کا بھی اندیشہ ہے۔ کریلے کے چند طِبّی فوائد ملاحظہ کیجئے:

۞ کریلوں میں کیلشیم، فاسفورس، پروٹین، وٹامن بی سی (Vitamin B,C) کے ساتھ فولاد کی وافر مِقدار پائی جاتی ہے ۞ کریلا سب سے زیادہ ذیابیطس (شوگر) کے مرض میں مفید ہے، شوگر کے مریض اسے دھو کر بغیر چھیلے، یا قیمے کے ساتھ، یا تَوے پر سینک کر یا خشک کرکے اِن کا سفوف (پاؤڈر) روزانہ دو گرام کھائیں ۞ کریلا موٹاپا کم کرتا ہے ۞ کریلے کی کڑواہٹ کے سبب اِس میں ایسے خواص ہیں جو خون کو صاف کرتے ہیں ۞ پھوڑے، پھنسی، خارش یا جِلدی اَمراض میں کریلا پکا کر یا کچا کھانا بہت مفید ہے ۞ کریلا مِعدے کو مضبوط کرتا، کھانا ہضم کرتا اور بھوک لگاتا ہے ۞ اَعصابی توانائی کیلئے کریلا ایک عمدہ ٹانک (نسخہ) ہے ۞ پیٹ کے کیڑے مارنے میں اس کا کوئی ثانی نہیں ۞ کریلے کا استعمال گردے و مثانے کی پتھری خارج کرنے، یرقان، جریان، لقوہ، فالج، قبض، جوڑوں کے درد، بلغمی اَمراض، ہیضہ اور بواسیر میں بھی مفید ہے۔

(ماخوذ از پھلوں، پھولوں اور سبزیوں سے علاج، ص351)

کُتُب کا تعارف

آصف اقبال عطاری مدنی

صَدیاں گزر جانے کے بعد بھی یاد رہنے والی، لائقِ اِتّباع اور قابلِ رَشک اِسلامی شخصیّات میں سے ایک ہَستی خلیفۂ راشد حضرت سیّدُنا ابو حَفْص عُمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْعَزِیْز کی بھی ہے۔اِس میں کوئی دو رائے نہیں کہ آپ اِسلام کا فخر، عَدْل واِنصاف کی علامت اور تاجِ خِلافت کا ایسا چمکدار و ضِیابار(روشن کرنے والا) نگینہ ہیں جس کی روشنی سے پوری اسلامی دنیا منوّر و روشن ہوئی۔

بلاشبہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فَضْل وعظمت کے نشان، عَدْل و اِنصاف کے پیکر، پاک دامن، عبادت گزار، متّقی و پرہیز گار، خوف ووَرَع(پرہیز گاری) والے، دنیا سے بیزار، آخرت کے طلب گار، خواہشات کے تارِک، عُمدہ کردار کے مالِک، رات رات بھر رونے والے، خُشوع وخُضوع سے بھرپور، رَعایا کے لئے اَمْن واَمان کا سائبان، اندازِ گفتگو عالمانہ، اندازِ تفہیم حکیمانہ، ذِمّہ داری نبھانے والے اور بکثرت آخرت کی یاد دِلانے والے اَلْغَرَض محبوب وپسندیدہ کثیر خوبیوں سے مالا مال تھے۔ 25 رَجَبُ الْمُرَجَّب 101 ہجری میں آپ کا وِصال ہوا۔

جن خوبیوں اور کمالات کا آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی عظیم شخصیّت کے لئے دَعویٰ کیا گیا ہے وہ محض دعویٰ نہیں بلکہ ایک تسلیم شُدہ حقیقت ہیں اور اِس کی دلیل دیکھنا ہو تو دعوتِ اِسلامی کے اِشاعَتی اِدارے مَکْتَبَۃُ الْمَدِیْنَہ کی مَطْبُوعہ 590 صَفْحات پر مُشْتَمِل کتاب **"حضرت سیّدُنا عمر بن عبدالعزیز کی 425 حکایات"** کا مُطالَعَہ فرمائیے۔

اس کتاب میں آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی زندگی کو دو بڑے حصّوں میں تقسیم کیا گیا ہے:(1)خِلافت سے پہلے کی زندگی (2) خِلافت کے بعد والی زندگی۔اور ان دونوں حصّوں سے تعلّق رکھنے والی حِکایات کو ترتیب وار پیش کیا گیا ہے، کتاب میں شامل زیادہ تر حِکایات کا اَصْل مَاخَذ حضرت علّامہ عبدالرحمٰن بن جوزی اور حضرت علّامہ عبدُاللہ بن عبدُالْحَکَم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا کی دو کتابیں ہیں اور دونوں کا نام **"سیرتِ عمر بن عبدالعزیز"** ہے، ان کے علاوہ تاریخِ مدینہ دِمَشْق، حِلْیَۃُ الْاَوْلیاء، طَبَقاتِ اِبنِ سَعْد، تاریخِ طَبَری اور اِحْیاءُ الْعُلُوم سے بھی مدد لی گئی ہے۔

سَلَف صالِحِین کی سیرتوں کا مُطالَعہ محض ذَوق اَفْزائی کے لئے نہیں بلکہ اپنی اِصلاح بھی مقصود ہونی چاہئے لہٰذا کتاب میں حِکایات سے حاصل ہونے والے مَدَنی پھول اور اِصلاحی دَرْس بھی لکھا گیا ہے۔ آیئے اِس کتاب کو خرید کر خود بھی پڑھیں اور اِسے عام بھی کریں۔ حضرت سیّدُنا امام احمد بن حَنْبَل رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: جب تم حضرت عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْعَزِیْز سے مَحبّت کرنے والے کسی شخص کو دیکھو کہ وہ آپ کی خوبیاں بیان کرتا اور انہیں عام کرتا ہے تو یقین رکھو کہ اِس کا نتیجہ خیر ہی خیر ہے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہُ تَعَالٰی (سیرت ابن جوزی، ص74)

تذکرۂ صالحین

رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ

حضرت سَیِّدُنا امام جعفر صادِق

محمد ناصر جمال عطاری مدنی

ماہِ رَجَبُ الْمُرَجَّب کو کئی بزرگانِ دین سے نِسبت حاصل ہے، اِنہی میں سے ایک ہستی ایسی بھی ہے جس نے بھٹکے ہوؤں کو راہ دکھائی، حُسنِ اَخلاق کی چاشنی سے بداَخلاقی کی کڑواہٹ دور کی، عمدہ کِردار کی خوشبو سے پریشان حالوں کی دادرَسی فرمائی اور عِلم کے نور سے جہالت کی تاریکی کا خاتمہ فرمایا وہ عظیمُ المَرتَبَت شخصیت حضرت سیّدنا امام جعفر صادق رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ہیں۔

نام و نسب آپ کا نام ”جعفر“ اور کُنْیَت ”ابوعبداللہ“ ہے۔ آپ کی وِلادت 80 ہجری میں ہوئی، آپ کے دادا شہزادۂ امام حسین حضرت سیّدنا امام زَیْنُ الْعَابِدِین علی اَوسط اور والد امام محمد باقر ہیں جبکہ والدہ حضرت سیّدتنا اُمِّ فَرْوَہ بنتِ قاسم بن محمد بن ابو بکر صدیق ہیں رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن۔ یوں والد کی جانب سے آپ ”حسینی سَیِّد“ اور والدہ کی جانب سے ”صدیقی“ ہیں۔ سچ گوئی کی وجہ سے آپ کو ”صادِق“ کے لقب سے جانا جاتا ہے۔ (سیر اعلام النبلاء، 6/438)

تعلیم و تربیت آپ نے مدینۂ مُنوَّرہ کی مشکبار عِلمی فضا میں آنکھ کھولی اور اپنے والدِ گرامی حضرت سیّدنا امام ابو جعفر محمد باقِر، حضرت سیّدنا عُبَیْدُ اللہ بن ابی رافع، نواسۂ صدیقِ اکبر حضرت سیّدنا عُروہ بن زُبَیر، حضرت سیّدنا عطاء اور حضرت سیّدنا نافع عَلَیْہِمُ الرَّحْمَۃ کے چشمۂ عِلْم سے سیراب ہوئے۔ (تذکرۃ الحفاظ، 1/126) دو جَلیلُ القدر صحابۂ کِرام حضرت سیّدنا اَنَس بن مالک اور حضرت سیّدنا سہل بن سعد رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کی زیارت سے مُشَرَّف ہونے کی وجہ سے آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ تابعی ہیں۔ (سیر اعلام النبلاء، 6/438)

دینی خدمات کتاب کی تصنیف سے زیادہ مشکل افراد کی علمی، اَخلاقی اور شخصی تعمیر ہے اور اُستاد کا اِس میں سب سے زیادہ بُنیادی کِردار ہوتا ہے۔ حضرت سیّدنا امام جعفر صادِق رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی صحبت میں رَہ کر کئی تلامِذہ (شاگرد) اُمّت کے لئے مَنارۂ نور بنے۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے عِلْمی فیضان سے فیض یاب ہونے والوں میں آپ کے فرزند امام موسیٰ کاظم، امامِ اعظم ابو حنیفہ، امام مالک، حضرت سفیان ثَوری، حضرت سفیان بن عُیَیْنَہ عَلَیْہِمُ الرَّحْمَۃ کے نام سرِفَہرِست ہیں۔ (تذکرۃ الحفاظ، 1/125، سیر اعلام النبلاء، 6/439)

قابلِ رشک اوصاف و معمولات خوش اَخلاقی آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی طبیعت کا حصہ تھی جس کی وجہ سے مبارک لبوں پر مسکراہٹ سجی رہتی مگر جب کبھی ذکرِ مصطفےٰ ہوتا تو (نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ہیبت و تعظیم کے سبب) رنگ زَرد ہو جاتا، کبھی بھی بے وضو حدیث بیان نہ فرماتے، نماز اور تلاوت میں مشغول رہتے یا خاموش رہتے، آپ کی گفتگو ”فضول گوئی“ سے پاک ہوتی۔ (الشفا مع نسیم الریاض، 4/488 ملخصًا) آپ کے معمولاتِ زندگی سے آباء و اجداد کے اَوصاف جھلکتے تھے، آپ کے رویّے میں نانا جان نبیِّ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی معاف کر دینے والی کریمانہ شان دیکھنے میں آتی، گُفتار سے صدیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی حق گوئی کا اظہار ہوتا اور کردار میں شجاعتِ حیدری نظر آتی، آپ کے عفو و دَرگُزر کی ایک جھلک مُلاحَظہ کیجیے:

حکایت ایک مرتبہ غلام نے ہاتھ دُھلوانے کے لئے پانی ڈالا مگر پانی ہاتھ پر گرنے کے بجائے کپڑوں پر گر گیا، آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اسے نہ تو جھاڑا، نہ ہی سزا دی بلکہ اسے معاف کیا اور شفقت فرماتے ہوئے اسے آزاد بھی کر دیا۔ (بحر الدموع، ص202 ملخصًا)

وصال و مُدفَن آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا وصال 15 رَجَبُ الْمُرَجَّب 148 ہجری کو 68 سال کی عمر میں ہوا اور تدفین جَنَّتُ الْبَقِیْع میں آپ کے دادا امام زین العابدین اور والد امام محمد باقِر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِما کی قبورِ مبارَکہ کے پاس ہوئی۔

(الثقات لابن حبان، 3/251، وفیات الاعیان، 1/168)

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں

(1) عُلَما کی خِدمت ہمارے لئے سعادت ہے۔
(مَدَنی مذاکرہ، 6ذوالحجۃ الحرام 1435)

(2) درازیٔ عُمر کے ساتھ عافیت کی دُعا مانگیں (یعنی یوں عرض کریں: یاالٰہی! مجھے عافیت والی لمبی عمر عطا فرما) وَرنہ بارہا بُڑھاپا بستر پر ڈال دیتا ہے اور بندہ کسی کام کا نہیں رہتا۔
(مَدَنی مذاکرہ، 20شوال المکرم 1435)

(3) مُنْجِیَات و مُہلِکات (مُنجیات یعنی نجات دِلانے والے اعمال، مہلکات یعنی ہلاکت میں ڈالنے والے اعمال) کا علم سیکھیں گے تو شیطان کا بھرپور مُقابلہ ہو سکے گا۔ (مَدَنی مذاکرہ، 6شوال المکرم 1435)

(4) خاموش رہنے والے کا رُعب (ودَبدبہ) ہوتا ہے۔
(مَدَنی مذاکرہ، 27شوال المکرم 1435)

(5) خوفِ خدا رکھنے والا مسلمان تو گناہ کی طرف آنکھ اُٹھا کر بھی نہیں دیکھ سکتا!

(6) سرمایۂ عشق پانے کیلئے عشقِ اِلٰہی اور عشقِ رسول پر مبنی حکایات و مضامین پڑھنے چاہئیں۔
(مَدَنی مذاکرہ، 4ذوالقعدۃ الحرام 1435)

(7) زبان کی حفاظت کے ساتھ ساتھ آنکھوں کی بھی حفاظت کی حاجت ہے۔ جہاں تک ممکن ہو آنکھیں نیچی رکھنے کی کوشش کیا کریں تاکہ بدنگاہی سے بچ سکیں۔
(مَدَنی مذاکرہ، 9شوال المکرم 1435)

(8) جس مُرید میں دِینی خوبیاں جتنی زیادہ ہوں گی، پیر اپنے اُس مُرید سے زیادہ محبت کرے گا۔
(مَدَنی مذاکرہ، 18ذوالقعدۃ الحرام 1435)

(9) دعوتِ اسلامی ایمان کے تحفظ اور اعمال کی اصلاح کی تحریک ہے۔ (مَدَنی مذاکرہ، 10شوال المکرم 1435)

(10) دل کا سکون چاہتے ہیں تو صدقہ و خیرات کیجئے۔
(مَدَنی مذاکرہ، 30ذوالقعدۃ الحرام 1435)

(11) (ایک) مسلمان دوسرے مسلمان کا مُحافِظ اور غمخوار ہوتا ہے، آپس میں لڑنا جھگڑنا یہ مسلمان کا شیوہ نہیں۔
(ظلم کا انجام، ص25، ملخصاً)

(12) رضائے الٰہی کے لئے کم کھانا چاہئے، البتہ اتنا کم نہ کھائیں کہ عبادت میں مشکل (پیدا) ہو جائے۔
(مَدَنی مذاکرہ، یکم ذوالحجۃ الحرام 1435)

(13) عقلمند بولتا ہے تو لوگوں کے دل میں اُتر جاتا ہے جبکہ بے وُقُوف بولتا ہے تو لوگوں کے دلوں سے اُتر جاتا ہے۔
(یکم محرم الحرام 1437 کی تحریر سے لیا گیا)

(14) وہ لوگ بڑے خوش نصیب ہیں جو اِینٹ کا جواب پتھر سے دینے کے بجائے ظلم کرنے والوں کو مُعاف کر دیتے اور بُرائی کو بھلائی سے ٹالتے ہیں۔ (جنّتی محل کا سودا، ص35)

(15) (کسی نے کتنی پیاری بات کہی ہے کہ) طوطا مرچی کھا کر بھی میٹھے بول سُناتا ہے مگر نادان انسان میٹھی چیزیں کھا کر بھی کڑوی بات کرتا ہے۔ (یکم محرم الحرام 1437 کی تحریر سے لیا گیا)

اسلام کی روشن تعلیمات

نرمی

حامد سراج عطاری مدنی

نَرْمی کی اہمیت جس طرح سونا نَرْم ہو کر زیور، لوہا نرم ہو کر ہتھیار اور مٹی نرم ہو کر کھیتوں کے لہلہانے کا سبب بنتی ہے اسی طرح اِسلامی تعلیمات کے مطابق کی جانے والی "نرمی" ایسی خوبی ہے جس کی بدولت انسانی رَوَیّے میں رحمت، شفقت، شائستگی، مہربانی، آسانی، عفو و دَرگُزر اور بُردباری جیسے خوشبو دار پھول کھلتے ہیں جبکہ "بے جا سختی" سے انسان کی طبیعت میں بے رَحمی، سنگ دلی، ظلم اور زیادتی کے کانٹے اُگتے ہیں۔ حقیقی نرمی دل کا نَرْم ہونا ہے۔ جب بندۂ مؤمن کا قلب نَرْم ہوتا ہے تو اسے اللہ عَزَّوَجَلَّ کا قُرب ملتا ہے جس کی برکت سے وہ دنیا و آخرت کی بھلائیاں پاتا ہے۔ قراٰنِ پاک میں اللہ عَزَّوَجَلَّ نے نبیِ پاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دل کی نرمی کو اپنی رحمت قرار دیا ہے چنانچہ ارشاد ہوتا ہے: ﴿فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ لِنْتَ لَهُمْ﴾ ترجمۂ کنزُالایمان: تو کیسی کچھ اللہ کی مہربانی ہے کہ اے محبوب تم ان کے لیے نرم دل ہوئے۔ (پ4، اٰلِ عمران: 159)

نرمی کے فضائل دو فرامینِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: (1) بیشک اللہ عَزَّوَجَلَّ نرمی فرمانے والا ہے اور نرمی کو پسند فرماتا ہے اور نرمی پر وہ کچھ عطا فرماتا ہے جو سختی پر عطا نہیں فرماتا بلکہ نرمی کے سوا کسی بھی شے پر عطا نہیں فرماتا۔ (مسلم، ص1072، حدیث: 6601) (2) اللہ عَزَّوَجَلَّ اس شخص پر رحم فرمائے جو بیچے تو نرمی کرے، خریدے تو نرمی کرے اور جب اپنے حق کا تقاضا کرے تب بھی نرمی کرے۔ (بخاری، 2/12، حدیث: 2076) غور کیجئے! جب خرید و فروخت کی چند لمحوں کی ملاقات میں بھی شریعت کو نرمی مطلوب ہے تو وہ افراد جن سے برسوں کا ساتھ ہو اُن سے تو اور زیادہ نرمی چاہیے۔ اس لئے رشتہ دار ہو یا اجنبی، بڑا ہو یا چھوٹا، دکاندار ہو یا چوکیدار، ملازم ہو یا افسر ہمیں ہر ایک سے نرمی سے پیش آنا چاہیے۔

نرمی اور ہمارا معاشرہ ہمارے معاشرے میں نرمی کی جگہ بے جا سختی نے لے لی ہے، یہی وجہ ہے کہ لوگوں کی ایک تعداد سے خیر خواہی، خدا ترسی (رحم دلی) اور حُسنِ سلوک کا جذبہ بھی دم توڑ رہا ہے۔ ہمارے مزاج اس بجھتی ہوئی چنگاری کی مانند ہو چکے ہیں جسے ہوا کا ہلکا سا جھونکا دوبارہ آگ میں تبدیل کر دیتا ہے۔ بات بات پر جھگڑنا، چھوٹی چھوٹی غلطیوں پر آگ بگولہ ہو جانا اور لڑنے مرنے پر تیار ہو جانا، یہ سب ہمارے معاشرے میں عام ہوتا جا رہا ہے جس کا بنیادی سبب نرمی کا ختم ہو جانا ہے۔ بعض گھرانوں میں ایک سے بڑھ کر ایک سخت مزاج ہوتا ہے، یہ اچھی بات نہیں۔ حدیثِ پاک میں ہے: اللہ عَزَّوَجَلَّ جب کسی گھر والوں کے ساتھ بھلائی کا ارادہ کرتا ہے تو اُن میں نرمی پیدا فرما دیتا ہے۔ (مسند احمد، 9/345 حدیث: 24481) ایک اور مقام پر فرمایا گیا: جو نرمی سے محروم رہا وہ ہر بھلائی سے محروم رہا۔ (مسلم، ص1072، حدیث: 6598) گویا نرمی تمام بھلائیوں کی اَصْل ہے۔ یہ ایسی صفت ہے جو انسان کو رحم پر اُبھارتی، ظلم سے روکتی، تکبُّر سے بچاتی اور عاجزی پر اُکساتی ہے۔ زندگی کا ویران کھنڈر نرمی کے سبب عالیشان محل میں تبدیل ہو سکتا ہے۔

نرمی کیسے حاصل ہو؟ نرمی پیدا کرنے کے لیے لازمی ہے کہ دل کو نرم کیجیے کیونکہ دل انسانی اعضاء کا بادشاہ ہے، جب یہ نرم ہو گیا تو آپ کے کردار، گُفتار اور اَطوار میں خود ہی نرمی پیدا ہو جائے گی۔ زبان اور پیٹ کا قفلِ مدینہ لگانا (یعنی ضرورت کے مطابق گفتگو کرنا اور بھوک سے کم کھانا)، موت کو یاد کرنا، اچھی صحبتیں اپنانا اور ہر طرح کے گناہوں سے بچنا دل کو نرم کرتے ہیں۔

تذکرۂ صالحات

اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا اُمِّ سَلَمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا

محمد بلال سعید عطاری مدنی

جن خوش نصیب صحابیات کو نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زوجیّت کا شرف حاصل ہوا اُن میں اُمُّ المؤمنین حضرت سیدتُنا اُمِّ سَلَمہ بنتِ ابُو اُمَیَّہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا کو بھی نمایاں مقام حاصل ہے، آپ کا نام **"ہند"** اور کنیت **"اُمِّ سَلَمہ"** ہے۔ آپ کا تعلّق قبیلۂ قُریش سے ہے۔(الاصابہ، 8/404، ملخصاً) آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا اسلام کے ابتدائی زمانے میں دولتِ ایمان سے شرفیاب ہوئیں۔ اسلام کی خاطر (صبر و رضا کے ساتھ) بہت سی تکلیفیں برداشت کرتے ہوئے پہلے حَبَشہ پھر مدینۂ مُنَوَّرہ کی جانب ہجرت کرکے دو مرتبہ ہجرت کرنے والے خوش نصیبوں میں شامل ہو گئیں۔
(سبل الہدی والرشاد، 11/187، ملخصاً)

اوصافِ مُبارَک آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا عابِدہ، زاہِدہ، نِہایت عقلمند اور فہم و فِراست جیسی عمدہ صفات کی حامل خاتون تھیں۔
(الاصابہ، 8/406، ملخصاً)

اِزدِواجی زندگی آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا کی پہلی شادی حضرتِ سیِّدُنا ابو سَلَمہ عبدُ اللہ بن عبدُ الاَسَد قُرَشی مَخزُومی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے ہوئی جن سے 2 بیٹے اور 2 بیٹیاں پیدا ہوئیں۔(الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب، 4/493) حضرت ابُو سَلَمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے وصال سے پہلے آپ سے فرمایا تھا کہ میری وفات کے بعد دوسری شادی کرلینا اور دعا کی کہ "یااللہ عَزَّوَجَلَّ میرے بعد اُمِّ سَلَمہ کو مجھ سے بہتر شوہر عطا فرما جو اُسے غمزدہ کرے نہ تکلیف پہنچائے" ابو سَلَمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی دُعا کا ثَمَرہ یُوں ظاہر ہوا کہ اُن کی وفات کے بعد شوالُ المُکَرَّم 4 ہجری کو اُمِّ سَلَمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا سے نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے نکاح فرمایا۔(طبقات ابن سعد، 8/69، 70) آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا نے گھریلو ذِمّہ داری نبھاتے ہوئے شادی کے پہلے ہی دن کھانا تیار فرمایا۔
(طبقات ابن سعد، 8/73، ملخصاً)

عشقِ رسول آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے بے حد مَحبّت فرماتیں، لوگوں کو حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے مُوئے مبارک کی زیارت کرواتیں جس سے لوگ بَرَکت حاصل کرتے اور بیمار شفایاب ہوتے تھے۔
(بخاری، 4/76، حدیث: 5896 ملخصاً)

سہارے نے ترے گیسو کے پھیرا ہے بلاؤں کو
اشارے نے ترے ابرو کے آئی موت ٹالی ہے
(ذوقِ نعت، ص160)

فقہ میں مہارت آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا کو علمِ فقہ میں خاصی مَہارت حاصل تھی، آپ کا شمار فقیہ صحابیات میں ہوتا تھا۔(سیر اعلام النبلاء، 3/475) نیز شرعی مُعاملات میں آپ کی طرف رُجوع کیا جاتا تھا۔

جذبۂ سخاوت آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا کی سخاوت کا یہ عالَم تھا کہ ایک بار چند فقیروں نے صدا لگائی تو آپ نے لونڈی سے فرمایا: انہیں کچھ دے دو، کچھ نہ ہو تو ایک ایک کھجور ہی انہیں پیش کردو۔
(الاستیعاب، 4/493، ملخصاً)

وصال و مدفن آپ کا وصال نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے وصالِ ظاہری کے بعد اَزواجِ مطہرات میں سب سے آخر میں تقریباً 59 ہجری 84 سال کی عمر میں ہوا۔ حضرت سیِّدُنا ابُو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے نمازِ جنازہ پڑھائی اور آپ کا مزارِ پُرانوار جنّتُ البقیع میں ہے۔
(سیر اعلام النبلاء، 3/474، مواہب اللدنیہ، 1/408)

اسلام نے بہن کو کیا دیا؟

محمد عدنان چشتی عطاری مدنی

اسلام سے پہلے آسمانِ دنیا نے یہ دردناک مَناظر بھی دیکھے کہ عورت کو بُری طرح ذلیل ورُسوا کیا جاتا، اسے مارا پیٹا جاتا اور اس کے حُقُوق پر غاصِبانہ قبضہ جمالینے کو جرأت مندی و بہادری سمجھا جاتا۔ ماں اور بیٹی کی طرح "بہن" کے ساتھ بھی کوئی اچھا سُلوک نہیں کیا جاتا تھا۔ ماں باپ کی وِراثت سے تو اسے یوں بے دَخل کر دیتے جیسے دودھ سے مکّھی کو نکال کر پھینک دیا جاتا ہے۔ **اِسلام نے ماں اور بیٹی کی طرح "بہن" کو بھی وِراثت کا حق دیا** کہ "اگر کوئی شخص فوت ہو اور اس کے وُرَثاء میں باپ اور اولاد نہ ہو تو سگی اور باپ شریک بہن کو وِراثت سے مال کا آدھا حصّہ ملے گا جبکہ صرف ایک ہو اور اگر دو یا دو سے زیادہ (بہنیں) ہوں تو دو تہائی حصّہ ملے گا۔" (صراط الجنان، 2/370) مگر افسوس! آج اسلامی تعلیمات سے دُور بعض لوگ اپنی بہنوں کے حق پر ڈاکہ ڈالتے اور انہیں وِراثت میں ملنے والی جائیداد پر قبضہ جمالیتے ہیں، بلکہ بعض تو یہ دھمکی بھی دیتے ہیں کہ اگر حصّہ لینا ہے تو ہمارا تمہارا تعلّق ختم! چنانچہ "بہن بے چاری" بھائیوں سے اپنے حق کا مُطالَبہ اس خوف سے نہیں کرتی کہ بھائیوں کو چھوڑنا پڑے گا۔

عورتوں کے سب سے بڑے خیر خواہ، مدینے کے سلطان، رحمتِ عالمیان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے بھائیوں کو بہنوں کی عزّتوں کا رَکھوالا یوں بنایا: "جس کی تین بیٹیاں یا تین بہنیں ہوں یا دو بیٹیاں یا دو بہنیں اور اس نے ان کے ساتھ حُسنِ سُلُوک کیا اور ان کے بارے میں اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرتا رہا تو اسے جنّت ملے گی۔" (ترمذی، 3/367، حدیث:1923) بلکہ ایک مرتبہ تو چاروں انگلیاں جوڑ کر جنّت میں رفاقت کی خوشخبری سنائی: ایسا شخص جنت میں میرے ساتھ یوں ہو گا۔ (مسند احمد، 4/313، حدیث:12594)

اسی طرح نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے بہنوں پر خَرچ کو دوزخ سے رُکاوٹ کا یوں سبب بتایا: جس نے اپنی دو بیٹیوں یا دو بہنوں یا دو رشتہ دار بچیوں پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا کے لئے خرچ کیا یہاں تک کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے انہیں اپنے فضل سے غنی کر دیا تو وہ اُس کے لئے آگ سے پردہ ہو جائیں گی۔ (مسند احمد، 10/179، حدیث:26578 ملتقطا)

بہنوں سے حُسنِ سُلوک کی مثالیں: نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنی رَضاعی (دودھ شریک) بہن حضرت شیماء رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنہا کے ساتھ یوں حُسنِ سُلُوک فرمایا (1) اُن کے لئے قیام فرمایا (یعنی کھڑے ہوئے) (سبل الھدی والرشاد، 5/333) (2) اپنی مُبارک چادر بچھا کر اُس پر بٹھایا اور (3) یہ ارشاد فرمایا: مانگو، تمہیں عطا کیا جائے گا، سفارش کرو، تمہاری سفارش قبول کی جائے گی۔ (دلائل النبوۃ للبیہقی، 5/199، ملتقطاً) اس مثالی کرم نوازی کے دوران آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مُبارک آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے، (4) یہ بھی ارشاد فرمایا: اگر چاہو تو عزّت و تکریم کے ساتھ ہمارے پاس رہو، (5) واپس جانے لگیں تو نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے تین غلام اور ایک لونڈی نیز ایک یا دو اونٹ بھی عطا فرمائے، (6) جب جِعْرَانَہ میں دوبارہ انہی رَضاعی بہن سے ملاقات ہوئی تو بھیڑ بکریاں بھی عطا فرمائیں۔ (سبل الھدی والرشاد، 5/333 ملتقطا) ہمارے پیارے نبی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا اپنی رَضاعی بہن سے حُسنِ سُلوک ہر بھائی کو یہ اِحساس دِلانے کے لئے کافی ہے کہ بہنیں کس قدر پیار اور حُسنِ سُلوک کی مستحق ہیں۔ حضرت سیّدُنا جابر بن عبداللہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنہُما نے محض اپنی 9 یا 7 بہنوں کی دیکھ بھال، اُن کی کنگھی چوٹی اور اچھی تربیت کی خاطر بیوہ عورت سے نکاح کیا۔ (مسلم، ص594،593، حدیث:3641،3638)

اَلْغَرَض عورت کو ماں، بیٹی، بہن اور بیوی کی حیثیت سے جو عزّت و عظمت، مقام و مرتبہ اور اِحترام اسلام نے دیا، دنیا کے کسی قانون، مذہب یا تہذیب نے نہیں دیا۔ اِسلام کے اس قدر اِحسانات کے باوُجود کسی "اسلامی بہن" کو یہ زیب نہیں دیتا کہ وہ اسلامی تعلیمات کو چھوڑ کر اپنے لباس، چال ڈھال، بول چال، کھانے پینے، ملنے ملانے وغیرہ میں غیروں کے دیئے ہوئے انداز اپنائے! لِہٰذا ہر اسلامی بہن کو چاہئے کہ وہ اپنی زندگی اللہ و رسول عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اِطاعت میں گزارے۔ اس کے لئے دعوتِ اِسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہو جانا بہت مفید ہے۔

اسٹیکرز (Stickers) والے میک اَپ (Make-Up) کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ آج کل ایسی مہندی مارکیٹ میں بیچی جا رہی ہے جسے ہاتھ وغیرہ پر لگانے سے ہاتھ پر ایسی ہی ایک باریک جرم دار تہ چڑھ جاتی ہے جیسے نیل پالش لگانے سے چڑھتی ہے۔ ایسی مہندی لگی ہوئی ہونے کی صورت میں وضو و غسل ہو جائے گا یا نہیں؟ نیز نیل پالش لگی ہو تو وضو و غسل ہو جائے گا یا نہیں؟ نیز ایسے میک اَپ کے چہرے یا بدن پر ہونے سے وضو و غسل ہو جائے گا یا نہیں جو اسٹیکرز (Stickers) کی صورت میں ہوتا ہے اور اسے باقاعدہ چہرے پر چپکایا جاتا ہے اور وہ اسٹیکرز پانی کے جِلد تک پہنچنے سے مانع ہوتے ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ

اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

سوال میں مذکورہ مہندی، نیل پالش اور اسٹیکرز والے میک اَپ کے لگے ہونے کی حالت میں وضو اور غسل نہیں ہوگا، اس لئے کہ مذکورہ تینوں چیزیں پانی کے جلد تک پہنچنے سے مَانِع (رکاوٹ) ہیں، اور یہ کسی شرعی ضرورت یا حاجت کے لئے بھی نہیں ہیں، قاعدہ یہ ہے کہ جو چیزیں پانی کو جسم تک پہنچنے سے مانع ہوں ان کے جسم پر چپکے ہونے کی حالت میں وضو اور غسل نہیں ہوتا، کیونکہ وضو میں سر کے علاوہ باقی تینوں اعضائے وضو اور غسل میں پورے جسم کے ہر ہر بال اور ہر ہر رونگٹے پر پانی بہ جانا فرض ہے۔ اور جہاں تک اِس بات کا تعلق ہے کہ فقہائے کرام نے مہندی کے جرم کے باوجود وضو ہو جانے کی تصریح کی ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ فقہائے کرام کا یہ حکم اُس معمولی سے جرم کے بارے میں ہے جو مہندی لگانے کے بعد اچھی طرح دھونے کے بعد بھی لگا رہ جاتا ہے جس کی دیکھ بھال میں حَرَج ہے جیسے آٹا گوندھنے کے بعد معمولی سا آٹا ناخن وغیرہ پر لگا رہ جاتا ہے، یہ نہیں کہ پورے ہاتھ پاؤں پر پلاسٹک کی طرح مہندی کا جرم چڑھا لیں، بازوؤں پر بھی ایسی ہی مہندی کا اچھا خاصا حصّہ چڑھا لیں، پورا چہرہ اسٹیکرز والے میک اَپ سے چُھپا لیں اور پھر بھی وضو و غسل ہوتا رہے۔ ایسی اجازت ہرگز ہرگز کسی فقیہ نے نہیں دی۔

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَم صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم

کتبہ
المتخصص فی الفقہ الاسلامی
عبدہ المذنب محمد نوید چشتی عُفِیَ عَنْہ

الجواب صحیح
ابوالصالح محمد قاسم القادری

وضو کے بعد ناخن پالش لگانے اور آرٹیفیشل جیولری پہن کر نماز پڑھنے کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ (1) وضو کرنے کے بعد ناخنوں پر ناخن پالش (Nail Polish) لگانے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے یا نہیں؟ (2) اصلی سونے کا زیور ہونے کے باوجود آرٹیفیشل جیولری (Artificial Jewellery) پہن کر عورت اگر نماز پڑھے تو نماز ہو جاتی ہے یا نہیں؟ سائل: حسن رضا (راولپنڈی)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ

اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

(1) ناخن پالش لگانے سے وضو نہیں ٹوٹتا البتہ اگر ناخن پالش لگی ہو اور پھر وضو کیا جائے تو وضو نہیں ہوگا کیونکہ ناخن پالش پانی کو ناخن تک پہنچنے سے مانع ہے۔ (2) آرٹیفیشل زیور (Artificial Jewellery) پہن کر عورت نماز پڑھے تو اُس کی نماز ہو جائے گی اگرچہ اس کے پاس اَصلی زیور موجود ہو، کیونکہ علماء نے عُمومِ بلویٰ کی وجہ سے آرٹیفیشل جیولری پہننا عورت کے لئے جائز قرار دیا ہے، تو جس زیور کا پہننا اس کے لئے جائز ہے اس کو پہن کر نماز پڑھنا بھی جائز ہے۔

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَم صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم

کتبہ
المتخصص فی الفقہ الاسلامی
عبدہ المذنب محمد نوید چشتی عُفِیَ عَنْہ

الجواب صحیح
ابوالصالح محمد قاسم القادری

اسلامی بھائیوں کے صوتی پیغامات اور امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے صوتی جوابات

(ضرور تاً ترمیم کی گئی ہے)

(1) طلبائے کرام کی دل خوش کُن کارکردگی پر مدنی پھول

جَامِعَۃُ الْمَدِیْنَہ فیضانِ جیلانی باب المدینہ (کراچی) کی طرف سے مدنی مذاکرہ دیکھنے، ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں شرکت، صَلٰوۃُ التَّوبہ، تَہَجُّد، اشراق چاشت کی ادائیگی، مدنی عطیات اور قربانی کی کھالیں جمع کرنے کے حوالے سے امیرِ اَہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کو کارکردگی پیش کی گئی تو آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے جوابی صَوتی پیغام میں جو کچھ فرمایا اُس میں یہ بھی ہے:

آپ کے طُلبائے کرام مَا شَآءَ اللہ بارہ (12) مدنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصّہ لیتے ہیں، مدینہ مدینہ، مرحبا! میں بہت خوش ہوا ہوں، اللہ تعالیٰ آپ سب کو بھی جنّت الفِردَوس میں بے حساب داخلہ نصیب کرکے خوش کردے اور یہ دعا میرے، میری آل کے، پیغام دینے والے حاجی ساجد بابو اور ان کی آل کے حق میں بھی قَبول فرمائے۔

میرے مدنی بیٹو! دیکھو شیطان، پھر شیطان ہے، یہ حسد میں مبتلا کردیتا ہے، کوئی طالبِ علم ذہین ہوتا ہے تو اُس سے حسد ہوتا ہے کہ اُس کی ذہانت کم ہوجائے، کسی پر اُستاد کی زیادہ شفقت ہوتو حسد پیدا کرتا ہے کہ اُستاد کی نظر میں جو اُس کی عزّت ہے وہ چلی جائے اور اس کی شفقت ختم ہوجائے تو یہ حسد ہے اور یاد رکھئے! حسد نیکیوں کو اس طرح کھاجاتا ہے جس طرح آگ لکڑی کو۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

(2) اِٹلی اور اسپین کے عاشقانِ رسول کو مدنی پھول

اِسلامی بھائی نے صَوتی پیغام کے ذریعے امیرِ اَہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی بارگاہ میں بارسلونا اسپین (Barcelona Spain) اور اٹلی (Italy) میں 23 فروری سے شروع ہونے والے 12 دن کے "اصلاحِ اعمال کورس" کی کارکردگی پیش کی جس میں اٹلی میں تقریباً 20 اور بارسلونا اسپین میں لگ بھگ 15 عاشقانِ رسول شریک ہوئے۔

امیرِ اَہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے جوابی صَوتی پیغام کے اقتباسات

واہ! واہ! واہ! مدینہ مدینہ! مزہ آگیا! مَا شَآءَ اللہ! تَہَجُّد گُزاری، مدنی حلقہ اور قفلِ مدینہ کی بڑی پیاری پیاری نیتیں آپ نے کی ہیں۔ اللہ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی آپ سب کو استقامت عنایت فرمائے، مجھ گنہگاروں کے سردار کو بھی حقیقی معنوں میں رُوئیں رُوئیں کا قفلِ مدینہ نصیب کردے تو بیڑا پار ہوجائے۔ بس اب جم کر شیطان کا مقابلہ کرنا ہے، دیکھئے! شروعات میں اکثر جوش ہوتا ہے مگر پھر ٹھنڈا ہوجاتا ہے، اس لئے شیطان کے وار سے خبردار! نفسِ اَمّارہ کی چالوں سے ہوشیار! آپ نے جو کچھ 12 دن کے "اصلاحِ اعمال کورس" میں سیکھا ہے اُس کو عملی جامہ پہنانا ہے۔ صرف "بہت مزہ آیا، بہت کچھ سیکھنے کو ملا وغیرہ" کہہ لینے سے گزارہ نہیں ہوگا بلکہ جو کچھ سیکھا اُس پر عمل بھی کرنا ہے، جنہوں نے 12 دن کا "اصلاحِ اعمال کورس" نہیں کیا اللہ پاک اُن کو بھی یہ کورس کرنے کی سعادت بخشے بلکہ میری تو یہ خواہش ہے کہ ہر 92 دن میں ایک بار یہ کورس سب کیا کریں تاکہ بار بار بیٹری چارج ہوتی رہے۔ بے حساب مغفِرت کی دعا کا مُلتَجی ہوں، میں بہت خوش ہوا ہوں، اللہ تعالیٰ آپ کو بھی خوش رکھے اور آپ سب کو بے حساب جنّت میں داخل فرما کر خوش کردے۔ زہے نصیب! میرے، میری آل کے، نگرانِ شوریٰ اور اُن کی آل کے، سارے اراکینِ شوریٰ اور اُن کی آل کے حق میں بلکہ تمام دعوتِ اسلامی والوں اور والیوں اور اُن کی آل کے حق میں بھی یہ دعائیں قبول ہوں۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

(3) آگرہ(ہند) کے طلبائے کرام کی بھی کیا بات ہے!

جَامِعَۃُ الْمَدِیْنَہ فیضانِ صِدِّیقِ اکبر آگرہ(ہند) کے ناظم صاحب نے صَوتی پیغام کے ذریعے بتایا کہ نگرانِ شوریٰ کا جَامِعَۃُ الْمَدِیْنَہ کے حوالے سے ہونے والا تربیتی بیان سننے کے بعد طلبائے کرام، اساتذۂ کرام اور ناظمین میں مدنی کام کرنے کا جذبہ بہت بڑھ گیا ہے، ہفتہ وار سنتوں بھرے اِجتماع کے شُرکا اور مدنی قافلے کے مسافروں کی تعداد میں اِضافہ ہوگیا ہے۔ امیرِ اَہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے اُن کی حوصلہ افزائی کرتے ہوئے فرمایا:(اقتباسات)

اللہ تعالیٰ آپ سب کو استقامت عطا کرے اور یہ مدنی کام ایسا بڑھے کہ پورے آگرہ میں مدینہ مدینہ ہو جائے بلکہ اس کے اطراف میں بھی آپ کے فیوض و برکات عام ہوں۔ دیکھئے! آگے چل کر آپ کو مسجد و محراب کی بھی زینت بننا ہے، اپنے اَخلاق خوب سنوارنے ہیں، آپس میں لڑائی جھگڑے نہیں کرنے، حسد، غیبت و چُغلی سے اپنے آپ کو بچانا ہے، دوسروں کی بھلائی چاہنے والا یعنی خیر خواہ بننا ہے اور اپنے آپ کو دوسروں سے کم تر سمجھنا ہے، ”میں سب سے بُرا ہوں، نگاہِ کرم ہو!“ یہ صرف الفاظ ہی نہ ہوں بلکہ ساتھ میں دل کی آواز بھی ہو۔ صرف درسِ نظامی پڑھ کر آپ سمجھیں کہ سب کچھ آجائے گا، یہ صحیح نہیں ہے، ساتھ ساتھ اضافی دینی مطالعہ کرنا بھی ضروری ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اِن کے علاوہ رُکنِ شوریٰ حاجی یعفور رضا عطاری نے ہجویری کابینات (مرکز الاولیا لاہور، شیخوپورہ، قصور) کے جَامِعَاتُ الْمَدِیْنَہ کی اور بابُ المدینہ (کراچی) کے حاجی ساجد بابو عطاری مدنی نے بابُ المدینہ کراچی کے جَامِعَاتُ الْمَدِیْنَہ کے اساتذۂ کرام و طلبائے کرام کی مَدَنی عطیات مُہِم (Telethon) میں شرکت کی کارکردگی پیش کی، جبکہ پاک نوری کابینہ، ڈویژن نگاہِ مرشد، نیو کراچی، بابُ المدینہ (کراچی) کے ابو قربان عطاری نے روزانہ ہونے والے مدنی دورے کے حوالے سے خوشخبریاں دیں، امیرِ اَہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے اِن سب کو بھی حوصلہ افزائی کے صوتی پیغامات بھجوائے اور دعاؤں سے نوازا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

آپ کے تأثرات اور سُوالات

”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“ کے بارے میں قارئین کے تأثرات و تجاویز اور سوالات موصول ہوئے جن میں سے منتخب تأثرات کے اقتباسات اور سوالات کے جوابات پیش کئے جا رہے ہیں۔

علمائے کرام اور دیگر شخصیات کے تأثرات (اقتباسات)

(1) حضرت مولانا سراج احمد قادری سعیدی (خطیب جامع مسجد غوثیہ، اوچ شریف، ضلع بہاولپور): اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“ باصِرہ نواز ہوا۔ پڑھ کر بہت خوشی ملی اور قلبی سکون محسوس کیا۔ بندۂ ناچیز نے ملکِ پاکستان سے شائع ہونے والے بہت سارے جریدے دیکھے ہیں لیکن ”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“ کا رنگ ڈھنگ اور انداز بہت نِرالہ ہے جو اپنی مثال آپ ہے۔ کاتبُ الحُرُوف کو کافی عرصے سے دو مسئلوں (نیوتا کی شرعی حیثیت اور موبائل اکاؤنٹ کی رقم پر فری منٹس) پر بہت تشویش تھی اور کوئی تسلی بخش جواب نظر نہ آرہا تھا۔ ”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“ پڑھنے سے حل ہوگیا۔ (2) مفتی نصیر الدین نصیر الحسنی (خادم دار الافتا مدرسہ جامعہ سلطانیہ، شورکوٹ): ”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“ کے اِجراء پر مبارکباد قبول فرمائیں اور ساتھ دُعاؤں کا تحفہ لیں۔ (3) پیر سید مقبول محی الدّین گیلانی (آستانہ عالیہ قادریہ، ڈیرہ غازی خان): ”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“ پاکر خوشی ہوئی، بیشتر مضامین بہت اچھے ہیں، مجموعی طور پر رسالہ اچھا لگا، دُعا ہے اللہ پاک اِسے مقبولیت عطا فرمائے۔ (4) مولانا محمد شفقت علی ہرل قادری (جامع مسجد سُنّی رضوی، چمن عطار (چنیوٹ)): یہ رسالہ کیا رسالہ ہے! یہ تو عاشقانِ مصطفےٰ کے لیے ایک عظیم تحفہ ہے، مجلّہ میں طرح طرح کے مضامین اپنا اپنا حق ادا کر رہے ہیں۔ (5) پیر سید صابر حسین شاہ بخاری القادری (برہان شریف، اٹک، پنجاب (پاکستان)): ”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“ نظر نواز ہو کر فرحت بخش ہوا۔

مَاشَآءَاللہ صوری اور معنوی ہر لحاظ سے خوب ہے۔ اِس پر ایک طائرانہ نظر ڈالی تو اِس کے تمام مضامین مجھے بہت اچھے لگے۔ (6) صوفی محمد عبد الستار طاہر مسعودی (والٹن روڈ، مرکز الاولیا، لاہور): گوناگوں رنگینیوں سے سجا "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کے بارے میں کیا رائے اظہار کیجئے، اک قوسِ قُزح ہے، اُفق اپنی تمام تر حُسن سامانیوں سے جلوہ گر ہے، جس کا ہر رنگ ایک سے بڑھ کر ایک ہے، ایک مرغزار ہے جس میں تاحد نظر رنگا رنگ پھولوں کے تحت اپنی بہار دِکھا رہے ہیں، ایک ایسا معُطّر اور مُعَنبر گلدستہ ہے جس نے اپنے قرب وجوار کو مہکا دیا ہے۔ (7) مولانا سیّد عمادُالدین قادری (آستانہ عالیہ سید گل حسین، گ ب 449، سمندری، پنجاب) "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کے تین شمارے مطالعہ کرنے کا شرف ملا، مَاشَآءَاللہ تقریباً ہر موضوع کو شامل کیا گیا ہے، اَللّٰھُمَّ زِدْ فَزِدْ۔ (8) مہر منظور (پریس رپورٹر، ساہیوال) جنوری، فروری دونوں "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کا مطالعہ کیا، بہت اچھے تھے، رِسالے کے 65 صفحات میں دریا کو کوزے میں بند کر دیا ہے۔ (9) کریم نواز عطاری قادری (وائس پرنسپل نیو وژن ماڈل اسکول راجن پور، پنجاب): "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کا مطالعہ جاری ہے۔ شمارے کو شائع کرنے پر جو خوشی ہوئی وہ بیان سے باہر ہے۔ (10) پروفیسر عبد الخالق (ایوانِ علم و ادب، کندھ کوٹ، کشمور باب الاسلام سندھ): "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" موصول ہوا، اس کے بارے میں کیا لکھوں! اِس میں کونسی کمی رہ گئی ہے جس کے بارے میں کچھ عرض کروں، نہایت مبارک کوشش ہے۔

اِسلامی بھائیوں کے تأثّرات (اقتباسات)

(11) "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" پڑھ کر یوں لگتا ہے جیسے بہت ساری کُتُب کا مطالعہ کر لیا ہو، کم و بیش ہر طبقے کے افراد کے ذوق کے مطابق مضامین کو شامل کیا گیا ہے۔ (محمد جاوید عطاری، کوٹ غلام رسول، ننکانہ، پنجاب) (12) "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" پڑھا، بہت اچھا لگا، خاص کر سلسلہ "دار الافتاء اہلسنت" بہت اچھا ہے، اس سے علم میں بہت اضافہ ہوتا ہے۔ (علی رضا عطاری، میرپور خاص)

اِسلامی بہنوں کے تأثّرات (اقتباسات)

(13) مَاشَآءَاللہ "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" بہت ہی دلچسپ ہے، علمِ دین سیکھنے کا عظیم ذریعہ ہے، اِس میں تقریباً ہر موضوع پر رہنمائی مل رہی ہے، بالخصوص نوجوان نسل کو راہِ راست پہ لانے کا بہترین نسخہ ہے۔ (امِّ نورالحسن عطاریہ، جڑانوالہ، پنجاب) (14) "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" ہر ایک کی رہنمائی کرنے والا ہے، اس میں شریعت و سنّت کے رنگ برنگے مدنی پھول ہیں۔ (بنتِ مشتاق، ہند) (15) "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" دعوتِ اسلامی کی ایک بہت اچھی کاوش ہے۔ ویسے تو "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" میں علمِ دین کا دریا موجزن ہے اور اوّل تا آخر اس کا مطالعہ کرنے کی بھی سعادت حاصل ہوتی ہے لیکن تذکرۂ صالحات، تذکرۂ صالحین اور روشن ستارے میرے پسندیدہ موضوعات ہیں۔

(بنت اکبر عطاریہ، پشاور)

آپ کا سُوال اور اُس کا جواب

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس بارے میں کہ دورانِ ڈیوٹی جو وقت نماز کی ادائیگی میں صرف ہو جاتا ہے اس وقت کی تنخواہ لینا جائز ہے یا نہیں؟ سائل: عبد الرحمٰن عطاری، خانیوال

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

دورانِ ڈیوٹی ملازم اوقاتِ نماز میں فرائض و سُنَنِ مُؤَکَّدہ پڑھ سکتا ہے اور اتنے وقت کی اُجرت بھی پائے گا، اِسی طرح جمعہ کے دن نمازِ جمعہ پڑھنے کے لیے بھی جا سکتا ہے مگر جامع مسجد اگر دور ہے کہ وقت زیادہ صَرف ہو گا تو اُتنے وقت کی اُجرت کم کر دی جائے گی اور اگر نزدیک ہے تو کچھ کمی نہیں کی جائے گی اپنی اُجرت پوری پائے گا لیکن نوافل پڑھنا ملازِم کے لئے اوقاتِ اجارہ میں جائز نہیں ہے، اگر پڑھے گا تو اُتنے وقت کی اُجرت کا شرعاً مستحق نہیں ہے۔

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

کتبـــــــــــــــہ

عبدہ المذنب محمد فضیل رضا العطاری عفی عنہ الباری

14 جمادی الثانی 1438ھ / 14 مارچ 2017ء

صحابیِ رسول، کاتبِ وحی، خالُ المؤمنین و خلیفۃُ المسلمین حضرتِ سیّدُنا امیرِ مُعاوِیہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ (جو کہ اوّل مُلوکِ اسلام (پہلے سلطانِ اسلام) بھی ہیں) بعثتِ نبوی سے پانچ سال قبل پیدا ہوئے۔ (دلائل النبوۃ للبیہقی، 6/243، ملتقطاً۔ تاریخ ابن عساکر، 3/208۔ الاصابۃ، 6/120، بہارِ شریعت، 1/258) آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ صحابیِ رسول حضرت ابوسفیان رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے بیٹے اور اُمّ المومنین حضرتِ سیّدَتُنا اُمِّ حبیبہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا کے بھائی ہیں۔ آپ کی شان میں کئی احادیث مروی ہیں۔ حضور نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے آپ کے بارے میں یوں دعا فرمائی: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! انہیں (امیر معاویہ کو) ہدایت دینے والا، ہدایت یافتہ بنا اور اِن کے ذریعے لوگوں کو ہدایت دے۔ (ترمذی، 5/455، حدیث: 3868) آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ چالیس سال تک حکومتی مَنْصَب پر جلوہ اَفروز رہے۔ (فیضان امیر معاویہ، ص103) جن میں 10 سال امیر المومنین حضرتِ سیّدُنا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ جیسے عادل خلیفہ کا سنہری دور بھی شامل ہے۔ حضرتِ سیّدُنا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرمایا کرتے: تم قیصر و کِسریٰ اور ان کی عقل و دانائی کا تذکرہ کرتے ہو جبکہ معاویہ بن ابوسفیان رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ موجود ہیں۔ (تاریخ طبری، 3/264) حضرت سیّدُنا امیر معاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے زمانۂ خلافت میں اِسلامی سلطنت خُراسان سے مغرب میں واقع افریقی شہروں اور قُبْرُص سے یَمَن تک پھیل چکی تھی۔ (فیضان امیر معاویہ، ص110)

آپ کے چند انقلابی کارنامے پیش کئے جاتے ہیں: اسلامی شہروں میں سازشوں کے ذریعے فتنہ پھیلانے والے خَوارِج کی سرکوبی فرمائی، یہاں تک کہ فتنہ مکمل طور پر ختم ہوگیا۔ (فیضان امیر معاویہ، ص128) آپ کے حکم سے تاریخ کی پہلی کتاب کتابُ المُلُوک وَ اَخبارُ الْمَاضِین لکھی گئی۔ (التراتیب الاداریہ، 2/322) 28ہجری میں اسلام کی سب سے پہلی بحری فوج کی قیادت فرمائی اور قُبْرُص کو فتح کیا۔ (شرح ابن بطال، 5/11، تحت الحدیث: 2924) بحری جہاز بنانے کے لئے 49ہجری میں کارخانے قائم فرمائے اور ساحل پر ہی تمام کاریگروں کی رہائش وغیرہ کا انتظام کردیا تاکہ بحری جہاز بنانے کے اہم کام میں خَلَل واقع نہ ہو۔ (فتوح البلدان، ص161) مکتوبات پر مہر لگانے کا طریقہ رائج فرمایا جس کا سبب یہ بنا کہ آپ نے ایک شخص کیلئے بَیْتُ المال سے ایک لاکھ درہم دینے کا حکم تحریر فرمایا لیکن اس نے تَصَرُّف کرکے اسے ایک کے بجائے دو لاکھ کردیا، آپ کو جب اس خیانت کا عِلْم ہوا تو اُس کا مُحاسَبہ فرمایا اور اس کے بعد خُطوط پر مہر لگانے کا نِظام نافِذ فرمادیا۔ (تاریخ الخلفا، ص160) سرکاری خُطوط کی نقل محفوظ رکھنے کا نظام بنایا۔ (تاریخ یعقوبی، 2/145) سب سے پہلے کعبہ شریف میں منبر کی ترکیب بنائی۔ (تاریخ یعقوبی، 2/131) اور سب سے پہلے خانہ کعبہ پر دِیبا و حَرِیر (یعنی ریشم) کا قیمتی غلاف چڑھایا اور خدمت کے لئے مُتَعَدِّد غلام مُقَرَّر کیے۔ (تاریخ یعقوبی، 2/150) عوام کی خیر خواہی کیلئے شام اور روم کے درمیان میں واقع ایک مَرْعَش نامی غیر آباد علاقے میں فوجی چھاؤنی قائم فرمائی۔ (فتوح البلدان، ص265) اَنْطَرطُوس، مَرَقِیّہ جیسے غیر آباد علاقے بھی دوبارہ آباد فرمائے۔ (فتوح البلدان، ص182) نئے آباد ہونے والے علاقوں میں جن جن چیزوں کی ضرورت تھی، اُن کا انتظام فرمایا مثلاً لوگوں کو پانی فراہم کرنے کے لئے نہری نظام قائم فرمایا۔ (فتوح البلدان، ص499) رعایا کی ضرورتوں کو پورا کرنے کے لئے محکمہ بنایا جس کے تحت ہر علاقے میں ایک ایک افسر مقرر تھا تاکہ وہ لوگوں کی معمولی ضرورتیں خود پوری کرے اور بڑی ضرورتوں سے آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو آگاہ کرے نیز ان کو کسی بھی گھر میں آنے والے مہمان یا بچے کی ولادت کے بارے میں معلومات رکھنے کا حکم دیا تاکہ ان کے وظائف کی ترکیب بنا سکیں۔ (البدایہ والنہایہ، 8/134، مراٰۃ المناجیح، 5/374)

تعزیت و عیادت

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی، حضرتِ علّامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنے صُوری (Video) اور صوتی (Audio) پیغامات کے ذریعے دکھیاروں اور غم زدوں سے تعزیت اور بیماروں سے عیادت فرماتے رہتے ہیں، ان میں سے منتخب پیغامات پیش کئے جارہے ہیں۔

شہزادۂ مُحدّثِ اَعظم ہند، غازیٔ ملّت مُدَّظِلُّہ کی عِیادت

شہزادۂ مُحدّثِ اَعظم ہند، برادرِ شیخُ الاسلام، غازیٔ ملّت حضرت علّامہ مولانا سیّد ہاشمی میاں دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی آنکھ کے آپریشن کی اِطّلاع ملنے پر شیخِ طریقت امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے اپنے صُوری پیغام (Video message) کے ذریعے ان کی عِیادت کی:

نَحْمَدُہٗ وَ نُصَلِّیْ وَ نُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوْلِہِ النَّبِیِّ الْکَرِیْم

سگِ مدینہ محمد الیاس عطّار قادِری رَضَوی عُفِیَ عَنْہُ کی جانب سے شہزادۂ مُحدّثِ اَعظم، برادرِ شیخُ الاسلام، غازیٔ ملّت حضرت علّامہ مولانا سیّد ہاشمی میاں قبلہ: اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللہِ وَ بَرَکَاتُہ! سوشل میڈیا کے ذریعے آپ کی آنکھ کے آپریشن کا پتا چلا، ہند کے بعض اسلامی بھائیوں نے بھی خبر دی۔ اللہ تعالٰی آپ کے حال پر رحم فرمائے۔ آپ ہمت رکھئے، میں نے دونوں آنکھوں کے آپریشن کروائے ہیں، اِنْ شَآءَ اللہ خیر ہے۔ اللہ تعالٰی آپ کی آنکھوں کی بینائی نورِ مصطفٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے صدقے سلامت رکھے۔

آنکھ عطا کیجئے اس میں ضیا دیجئے
جلوہ قریب آ گیا تم پہ کروڑوں دُرود

(حدائقِ بخشش، ص 271)

اللہ تعالٰی آپکو صحتوں، راحتوں، عافیتوں، عبادتوں، ریاضتوں، سنّتوں، مَدَنی کاموں اور دینی خدمتوں بھری طویل زندگی عطا فرمائے، آپ کا سایۂ عاطِفَت ہم غریب سنّیوں پر تا دیر قائم رکھے۔ حُضُور والا! بے حساب مغفرت کی دُعا کا مُلتجی ہوں۔ اپنے نانا جان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے میری سِفارش کیجئے کہ مجھ بوڑھے کو جلدی جلدی مدینۂ منوّرہ اپنے قدموں میں بُلالیں اور زہے نصیب ایمان کے ساتھ شہادت کی موت مل جائے، آپ کے نانا جان کے قدموں میں جنّت البقیع میں سونا نصیب ہو جائے۔ حضرت قبلہ شیخُ الاسلام، دیگر شہزادگان، مُریدین اور مُتوسِّلین سب کو میرا سلام۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مفتی نِظام الدّین رَضَوی مُدَّظِلُّہ کے بھائی کے اِنتقال پر تعزیت

شیخِ طریقت امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے اپنے صُوری پیغام (Video message) کے ذریعے سِراجُ الفُقَہا حضرت علّامہ مولانا مفتی محمد نِظام الدّین رَضَوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے بھائی جان محمد صدّیق مرحوم کے انتقال پر تعزِیَت کی:

نَحْمَدُہٗ وَ نُصَلِّیْ وَ نُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوْلِہِ النَّبِیِّ الْکَرِیْم

سگِ مدینہ محمد الیاس عطّار قادِری رَضَوی عُفِیَ عَنْہُ کی جانب سے مُحقِّقِ مسائلِ جدیدہ، سِراجُ الفُقَہا حضرت علّامہ مولانا اَلْحَاج مفتی محمد نِظام الدّین رَضَوی پرنسپل اَلْجَامِعَۃُ الْاَشْرَفِیَہ مُبارَک پُور شریف: اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللہِ وَبَرَکَاتُہ!

جناب کے بھائی جان محمد صدّیق صاحب کے اِنتقال کی اِطّلاع ملی اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّاۤ اِلَیْہِ رٰجِعُوْن۔ یااللہ! پیارے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا واسطہ! مرحوم محمد صدّیق صاحب کو غریقِ رحمت فرما، ان کے جُملہ صغیرہ کبیرہ گناہ مُعاف فرما۔ اِلٰہَ الْعٰلَمِیْن! مرحوم کی قبر کو خوابگاہِ بہشت بنا۔ اے اللہ! مرحوم کی قبر پر رحمت و رِضوان کے پھول برسا۔ اِلٰہَ الْعٰلَمِیْن! مرحوم کی قبر کو تاحدِّ نظر وسیع فرما۔ یااللہ! مرحوم کی قبر کو نورِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے روشن فرما۔ اِلٰہَ الْعٰلَمِیْن! مرحوم کی بے حساب

مغفرت فرماکر انہیں جنّت الفِردوس میں اپنے پیارے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا پڑوس نصیب فرما، مرحوم کے جُملہ لواحقین کو صبرِ جمیل اور صبرِ جمیل پر اَجرِ جزیل مَرحمت فرما۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

میں مرحوم محمد صدّیق صاحب کے جُملہ سوگواروں سے تَعزِیَت کرتا ہوں، اللہ تعالیٰ آپ سب پر رحم فرمائے۔ جو بھی دنیا سے گیا وہ یہ پیغام چھوڑتا جاتا ہے کہ تمہیں بھی میرے پیچھے آنا ہے، اس لئے ہمیں بھی موت کو یاد رکھنا چاہئے۔ کسی نے یوں توجّہ دلائی ہے:

جنازہ آگے آگے کہہ رہا ہے اے جہاں والو
مِرے پیچھے چلے آؤ تمہارا رہنما میں ہوں

اللہ تعالیٰ ہم سب کا ایمان سلامت رکھے، خاتِمہ بِالخیر کرے، زَہے نصیب! پیارے محبوب کے مدینے میں ایمان و عافیّت کے ساتھ شہادت کی صورت میں خاتِمہ ہو، جنّتُ البقیع میں مَدفن اور جنّت الفِردوس میں پیارے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا پڑوس مل جائے، آمین۔ تمام سوگواروں کو میرا سلام کہئے، میری طرف سے تَعزِیَت کا پیغام دیجئے۔ بے حساب مغفرت کی دُعا کا مُلتجی ہوں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مفتی نِظامُ الدّین رَضَوِی مُدَّظِلُّہُ کی طرف سے شکریہ کا پیغام

شیخِ طریقت امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے اس صُوری پیغامِ تَعزِیَت کے جواب میں مفتی محمد نظامُ الدِّین رَضَوِی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے اپنے صَوتی پیغام میں جو کچھ ارشاد فرمایا وہ اِختِصار کے ساتھ پیشِ خدمت ہے:

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔ محمد نِظامُ الدّین رَضَوِی خادِمِ جامِعہ اَشْرَفِیہ مُبارَک پُور ضِلع اَعْظَم گڑھ اُتر پردیش ہِند کی طرف سے تحریکِ دعوتِ اِسلامی کے اَمیر، داعیِ کبیر حضرت مولانا الیاس عطّار قادِری دَامَ بِالْفَضْل کی خدمت میں اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحۡمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ! تین روز پہلے موصوف نے میرے بڑے بھائی حُضُور جناب محمد صدّیق اَنصاری مرحوم کی وفات پر ان کے جُملہ پَسماندَگان اور اس ناچیز کو تَعزِیَت پیش کرتے ہوئے عالَمی سطح پر عزّت اَفزائی کی۔ اس کے لئے ہم اہلِ خاندان ان کے بہت بہت شکر گزار ہیں۔ خدائے کریم انہیں دارَین میں بہتر صِلہ عطا فرمائے اور ان کی مَساعیِ حَسَنہ کو شَرَفِ قبول بخشے۔ آمین

تعزِیَت و عِیادت کے متفرّق پیغامات

شیخِ طریقت امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے صُوری پیغامات کے ذریعے پیر سیّد محمد سعید بُخاری نقشبندی (باغ مدینہ، کشمیر)، قاضیِ اہلِ سنّت پیرِ طریقت حضرت علّامہ مولانا مفتی محمد مِیاں ثَمر دِہلَوی نقشبندی مُجدّدِی (دہلی، ہند) اور حضرت صاحبزادہ مولانا محبوب حیات خان قادِری (مدرّس دارالعلوم حَنفیہ رَضَوِیہ، ہجیرہ ضلع پونچھ کشمیر) کے اِنتقال پر لَواحِقین سے تَعزِیَت فرمائی۔

اِس کے علاوہ امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے ۞ رُکنِ شُورٰی حاجی محمد امین عطّاری مَدَنی قافلہ (بابُ المدینہ کراچی) کی بیٹی اُمُّ الخیر فاطمہ ۞ حاجی ابراہیم (زم زم نگر حیدر آباد) کے بچّوں کی اَمّی ۞ سیّد واحِد علی شاہ (زم زم نگر حیدر آباد) کے شہزادے سیّد عِماد واحِد ۞ مُدرّس جامِعۃُ المدینہ فیضانِ اوکاڑوی (بابُ المدینہ کراچی) حافظ قاری اسماعیل مُجدّدی کے والِد حافظ قاری ایّوب قادِری ۞ رُکنِ پاکستان مجلسِ مُشاوَرت و غزالی کابینات ذمّہ دار اُمِّ بغداد عطّاریہ (گلزارِ طیبہ سرگودھا) کے والد محمد اقبال عطّاری ۞ حافظ اَیاز عطّاری مَدَنی کی والدہ ۞ غلام محمد عطّاری (مہاراشٹر، ہند) کے صاحبزادے اَفروزاَحمد عطّاری ۞ غلام حُسین عطّاری (نواب شاہ) کے بچّوں کی اَمّی ۞ محمد عرفان صاحب کی ہَمشیرہ ۞ اسماعیل عطّاری (عزیز آباد بابُ المدینہ کراچی) کے مَدَنی مُنّے زَکریّا اور مَدَنی مُنّی آمنہ ۞ فرید عطّاری ۞ قاری دانیال عطّاری ۞ محمد اَحمد عطّاری (مرکز الاولیا لاہور) اور حافظ محمد اسماعیل مَدَنی کے اِنتقال پر اپنے صُوری پیغامات (Video messages) کے ذریعے ان کے لَواحِقین سے تَعزِیَت فرمائی۔ شیخِ طریقت امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے اپنے صُوری پیغامات (Video messages) کے ذریعے ہاشم عطّاری (بابُ المدینہ کراچی) کی والدہ ۞ مُبلّغ دعوتِ اسلامی، جامِعۃُ المدینہ بریڈ فورڈ (UK) کے اُستاذ الحدیث محمد عامِر مَدَنی ۞ مُبلّغ دعوتِ اسلامی عبدالشّکور عطّاری اور محمد فیض اسماعیل قادِری کی عِیادت اور دُعائے صحّت فرمائی۔

ابو ماجد محمد شاہد عطاری مدنی

رَجَبُ المُرَجَّب میں وصال فرمانے والے بزرگانِ دین

رَجَبُ المُرَجَّب اسلامی سال کا ساتواں مہینا ہے۔ اس میں جن صحابۂ کرام، عُلَمائے اسلام اور اَولیائے عِظام کا یومِ وِصال یا یومِ عُرس ہے، ان میں سے 18 کا مختصر ذِکْر 4 عُنوانات کے تحت پیشِ خدمت ہے۔

صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان

(1) نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے چچا جان حضرتِ سَیِّدُنا ابوالفَضْل عبّاس ہاشمی قُرَشی مکّی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عامُ الفِیل سے 3 سال قبل مَکّۂ مُکَرَّمہ میں پیدا ہوئے اور 14 رجب 32ھ کو مدینۂ منوّرہ میں وِصال فرمایا، تدفین جَنّتُ البَقِیع میں ہوئی۔(تاریخِ مدینہ دمشق، 26/273،379) **(2)** سلمانُ الْخَیْر حضرت سَیِّدُنا سلمان فارِسی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا تذکرہ اسی رسالے کے صفحہ 17 پر مُلاحظہ فرمایئے۔

اولیائے کرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السَّلَام

(3) حضرت سَیِّدُنا ابوالحَسَن امام مُوسیٰ کاظم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَکْرَم، امامِ کَبیر، صاحِبِ سخاوت و تقویٰ اور حُسنِ اَخلاق کے پَیکر تھے، 128ھ کو اَبْواء حِجازِ مُقدّس میں پیدا ہوئے اور 25 رجب 183ھ کو بغدادِ مُعَلّٰی میں وِصال فرمایا۔ آپ کا مزار دعاؤں کی قَبولِیَّت کا مقام ہے۔(تہذیب التہذیب، 10/302، میزان الاعتدال، 4/202) **(4)** امامُ الطّائِفہ حضرت سَیِّدُنا ابوالقاسم جنید بغدادی شافِعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْکَافِی عالِمِ باعمل، صُوفیِ باصفا اور سلسلہ عالیہ قادریہ رضویہ عطاریہ کے شیخِ طریقت ہیں۔ تیسری صدی ہجری کے شروع میں پیدا ہوئے اور 27 رجب 297ھ میں وِصال فرمایا۔ مزار شریف بغداد شریف کے عَلاقے شُونِیزِیّہ میں مَرْجَعِ خلائِق ہے۔(تاریخِ بغداد، 8/168، مرآۃ الاسرار، ص349)

(5) حضرت سَیِّدُنا سالار مسعود غازی عَلَوی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی، مُجاہدِ اسلام، ولیِ کامل اور عارِف باللہ تھے۔ اَجمیر (راجستھان، ہند) میں 405ھ میں پیدا ہوئے اور 10 رجب 424ھ میں جامِ شہادت نوش فرمایا، مزار مُبارک غازی نگر بہرائچ (یوپی) ہند میں مرکزِ فیض ہے۔(مرآۃ الاسرار، ص439تا451، دائرہ معارف اسلامیہ، 10/762)

(6) حضرت سَیِّدُنا سخی سرور سیّد احمد سُلطان چشتی سُہروردی قادِری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی عالِمِ باعمل اور مشہور صُوفی بزرگ ہیں، سَروَر کوٹ میں 524ھ میں پیدا ہوئے اور 22 رجب 577ھ میں وِصال فرمایا، آپ کا مزار بستی سخی سرور (ضلع ڈیرہ غازی خان، پنجاب پاکستان) میں زیارت گاہِ خاص وعام ہے۔
(تذکرہ اولیائے پاکستان، ص131، دائرہ معارفِ اسلامیہ، 10/762)

خاندان و اَحبابِ اعلیٰ حضرت عَلَیْہِمُ الرَّحْمَۃ

(7) سِراجُ العارِفِین حضرت مولانا سیّد ابوالْحُسَین احمد نُوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی عالِمِ دین، شیخِ طریقت اور صاحِبِ تصانیف ہیں۔ 1255ھ میں پیدا ہوئے اور 11 رجب 1324ھ میں وِصال فرمایا۔ مزارِ پُرانوار مارہرہ مُطَہَّرہ (ضلع ایٹہ یوپی) ہِند میں ہے۔ "سِرَاجُ الْعَوَارِفِ فِی الْوَصَایَا وَالْمَعَارِفِ" آپ کی اہم کتاب ہے۔(تذکرۂ نوری، ص146، 275، 218) **(8)** شَبِیْہِ غوثِ اَعظم، مُجدّدِ سلسلۂ اَشرفیہ حضرت مولانا سیّد علی حُسین اَشرفی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی عالِمِ دین، شیخِ طریقت، مَرْجَعِ عُلَما اور اَکابِرینِ اَہلِ سنّت سے تھے۔ 1266ھ کچھوچھہ شریف میں پیدا ہوئے اور 11 رجب 1335ھ میں وِصال فرمایا۔ مزار شریف کچھوچھہ شریف میں ہے۔(تذکرہ علمائے اَہلِ سنّت، 188تا190) **(9)** صَدْرُ العُلَما مفتی محمد تحسین رضا خان رَضَوی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی، عالِمِ باعمل، مفتیِ اسلام، اُستاذُ الْعُلَما اور مُحدِّث تھے۔ 1348ھ میں پیدا ہوئے اور 18 رجب 1428ھ میں وِصال فرمایا، مزار

مُبارَک محلّہ کانکر ٹولہ، علامہ تحسین رضا روڈ، پرانا شہر بریلی شریف (یوپی) ہند میں ہے۔(سالنامہ تجلیاتِ رضا، شمارہ 6/ 46، 82)

خُلَفا وتلامِذۂ اعلیٰ حضرت عَلَیْہِمُ الرَّحْمَۃ

(10) شیخِ طریقت، حضرت صاحبزادہ مولانا محمد عبد الحکیم خان شاہجہانپوری قادِری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ القَوِی عالِمِ باعمل، صُوفی، مُصنِّف اور یادگارِ اَسلاف تھے۔ مَوضَع کرلان نزد شاہجہانپور ضلع میرٹھ میں پیدا ہوئے اور یکم رجب 1388ھ کو الٰہ آباد (یوپی) ہند میں وِصال فرمایا۔(تجلیاتِ خلفائے اعلیٰ حضرت، ص188تا194، تذکرہ خلفائے اعلیٰ حضرت، ص11)

(11) اُستاذُ العُلَما مولانا اَحمد بخش صادِق تونْسوی رَضَوی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ القَوِی عالِمِ باعمل، شاعِر، صاحِبِ تصنیف، مُدرِّس و مُہتَمِم مدرسہ محمودیہ تونسہ شریف اور بانیِ جامع مسجد احمد بخش (بلاک 12، ڈیرہ غازی خان پنجاب) تھے۔ 1262ھ میں پیدا ہوئے اور 2 رجب 1364ھ میں وِصال فرمایا۔ مزار مذکورہ جامع مسجد سے مُتّصِل ہے۔(تذکرہ خلفائے اعلیٰ حضرت، ص124) **(12)** تِلْمیذِ اعلیٰ حضرت، مفتیِ تقدّس علی خان رَضَوی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ القَوِی، عالِمِ باعمل، شیخُ الحدیث اور اُستاذُ العُلَما ہیں۔ 1325ھ میں بریلی شریف میں پیدا ہوئے اور 3 رجب 1408ھ میں پیر جو گوٹھ ضلع خیرپور میرس بابُ الاسلام سندھ میں وِصال فرمایا، مزار یہاں کے قبرستان میں ہے۔(مفتیِ اعظم اور ان کے خلفاء، ص682، 273) **(13)** تِلْمیذِ اعلیٰ حضرت، شیخِ طریقت حضرت مولانا سیّد علی اَصغَر شاہ جماعتی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ القَوِی، عالِمِ باعمل، شاعِر اور مُبلّغِ اسلام تھے۔ پیدائش 1321ھ میں ہوئی اور وِصال 3 رجب 1411ھ میں ہوا، مزارِ پُرانوار آستانہ عالیہ نقشبندیہ لاثانیہ علی پور سیداں ضلع نارووال پنجاب (پاکستان) میں ہے۔(تذکرہ خلفائے اعلیٰ حضرت، ص126، تذکرہ مشائخ قادریہ، ص264) **(14)** سیّدُ السادات حضرت مولانا پیر سیّد فتح علی شاہ نقوی قادِری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ القَوِی، عالِمِ دین، واعظ، شاعِر اور صاحِبِ تصنیف تھے، 1296ھ میں پیدا ہوئے اور 9 رجب 1377ھ کو وِصال فرمایا، آپ کا مزار جامع مسجد سیّد فتح علی شاہ سے مُتّصِل محلّہ کھراسیاں جیرامپور کھروٹہ سیداں ضلع ضیاکوٹ (سیالکوٹ، پنجاب پاکستان) میں ہے۔
(تذکرہ اکابرینِ اہلِ سنّت، ص367)

(15) عالِمِ ربّانی حضرت مولانا ابوالفخر محمد نور قادِری رَضَوی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ القَوِی، عالِمِ باعمل، شاعِر، مُصَنِّف، اُردو اور عربی زبان کے ماہر تھے۔ 13 رَجَبُ الْمُرَجَّب 1307ھ میں پیدا ہوئے اور 1333ھ میں وِصال ہوا۔ آپ کا مزار پنجاب (پاکستان) کے شہر چکوال سے مُتّصِل مَوضَع اوڈھروال کے قبرستان میں ہے، آپ نے 15 کُتُب تالیف فرمائیں۔ آپ کا یومِ عُرس 13 رجب ہے۔ (تذکرہ علمائے اہلِ سنّت ضلع چکوال، ص45، 47، 118) **(16)** مُحدِّثِ اَعظمِ ہند حضرت مولانا سیّد محمد کچھوچھوی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ القَوِی، عالِمِ کامل، مُفسّرِ قراٰن، واعظِ دِلنشین، صاحِبِ دیوان شاعر اور اکابرینِ اہلِ سنّت سے تھے۔ 1311ھ میں پیدا ہوئے اور 16 رجب 1381ھ میں وِصال فرمایا۔ مزارِ مُبارَک کچھوچھہ شریف (ضلع امبیڈکر نگر، یوپی) ہند ہے۔ 25 تصانیف میں سے ترجمۂ قراٰن "مَعارِفُ القراٰن" کو سب سے زیادہ شُہرت حاصل ہوئی۔ (تجلیاتِ خلفائے اعلیٰ حضرت، ص219تا224) **(17)** امامُ المُحدِّثین حضرت مولانا سیّد محمد دیدار علی شاہ مَشْہدی نقشبندی قادِری مُحدِّث اَلْوَری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ القَوِی، جیّد عالِم، اُستاذُ العُلَما، مفتیِ اسلام تھے۔ آپ اکابرینِ اہلِ سنّت سے تھے۔ 1273ھ کو اَلْوَر (راجستھان) ہند میں پیدا ہوئے اور مَرکزُ الاولیا لاہور میں 22 رجب 1345ھ میں وِصال فرمایا۔ دارُالعُلوم حِزْبُ الْاَحناف اور فتاویٰ دیداریہ آپ کی یادگار ہیں۔ آپ کا مزارِ مُبارَک اَندرونِ دہلی گیٹ محمدی محلّہ مَرکزُ الاولیا لاہور میں ہے۔(فتاویٰ دیداریہ، ص2) **(18)** تاجُ الفُیُوض حضرت مولانا احمد حسین امروہی نقشبندی قادِری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ القَوِی، عالِم باعمل، شیخِ طریقت، شاعِر، کئی کُتُب کے مُصَنِّف اور مُترجِم تھے۔ 1289ھ میں پیدا ہوئے اور 27 رجب 1361ھ میں وِصال فرمایا۔ تدفین والدِ گرامی کے پہلو اَمروہہ ضلع مُرادآباد (یوپی) ہند میں ہوئی۔ (تذکرہ خلفائے اعلیٰ حضرت، ص126، تذکرہ مشائخ قادریہ، ص264)

سُنّتوں بھرا اِجتماع برائے وابَستگانِ شُعبۂ زراعت 10 مارچ 2017ء بروز جمعۃُ المبارک دعوتِ اِسلامی کی مجلسِ عشر واَطراف گاؤں کے تحت سُنّتوں بَھرے اِجتماع کا اِنعقاد کیا گیا جس میں نگرانِ شوریٰ حضرت مولانا ابو حامد محمد عمران عطاری مُدَّظِلُّہُ الْعَالِی اور نگرانِ پاکستان انتظامی کابینہ نے سنتوں بھرا بیان فرمایا۔ دعوتِ اسلامی کی تنظیمی ترکیب کے مطابق پاکستان کی 116 کابینات میں تقریباً 1100 مقامات پر بذریعہ مَدَنی چینل اِجتماعی طور پر شرکت کا سلسلہ ہوا۔ زَراعت کے شعبے سے وابستہ کسانوں، وڈیروں اور زمینداروں سمیت لگ بھگ اَڑتالیس ہزار (48000) اسلامی بھائیوں نے اِس تربیتی اِجتماع میں شرکت کی سعادت پائی۔ **مجلسِ عُشر و اطراف گاؤں کے ذِمّہ داران کاتربیتی اِجتماع** دعوتِ اسلامی کی مجلسِ عُشر و اطراف گاؤں کاتربیتی اجتماع 26 فروری 2017ء بروز اتوار منعقد ہوا جس میں نگرانِ پاکستان اِنتِظامی کابینہ نے تربیت فرمائی۔ یہ تربیتی اجتماع ویڈیو لنک کے ذریعے 74 مقامات پر نشر ہوا اور اِس میں 19 اراکینِ کابینات، 87 اراکینِ کابینہ، 339 ڈویژن ذِمّہ داران، 718 عَلاقہ ذِمّہ داران اور تقریباً 2032 گاؤں ذِمّہ داران شریک ہوئے۔ **فیضانِ جمالِ مصطفٰی مسجد کا اِفتِتاح** 17 فروری 2017ء بروز جُمُعَۃُ المبارَك مبلغِ دعوتِ اسلامی، حافظ حاجی اَبُوبِنْتَیْن محمد حسّان رضا عطاری مَدَنی مُدَّظِلُّہُ الْعَالِی نے ناظم آباد بابُ المدینہ کراچی میں نمازِ جُمُعَہ پڑھا کر فیضانِ جمالِ مصطفٰی مسجد کا افتِتاح فرمایا۔ **پنجاب یونیورسٹی میں سنّتوں بھرا اِجتماع** شعبۂ تعلیم کے تحت پاکستان کے سب سے بڑے تعلیمی اِدارے پنجاب یونیورسٹی مرکز الاولیا لاہور میں عظیم الشان سنّتوں بھرے اِجتماع کا اِنعِقاد کیا گیا جس میں مبلغِ دعوتِ اسلامی، رکنِ شوریٰ نے سنّتوں بھرا بیان فرمایا۔ اِس اِجتماع میں کثیر تعداد میں MBBS اور PhD ڈاکٹرز، انجینئرز، I.T پروفیشنلز، Finance آفیسرز، ٹیچرز، پیرا میڈیکل اسٹاف، اسٹوڈنٹس اور دیگر اسلامی بھائیوں نے شرکت فرمائی۔ شرکائے اِجتماع نے مختلف مَدَنی کاموں میں شرکت اور مَدَنی قافلوں میں سفر کی نیّت کی، نیز سینکڑوں اسلامی بھائیوں نے ”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“ کی سالانہ مُمبر شِپ حاصل کی۔ **قُرعہ اندازی برائے ”جواب دیجئے“** ”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“ مارچ 2017ء کے شمارے میں ”جواب دیجئے“ کے عنوان سے سوالات شائع کئے گئے تھے جن کے دُرُست جوابات بھیجنے والے کو بذریعۂ قُرعہ اندازی 1100 روپے کا ”مدنی چیک“ پیش کیا جانا تھا۔ کثیر تعداد میں سُوالات کے جوابات پر مشتمل پرچیاں موصول ہوئیں اور 11 مارچ 2017ء بروز ہفتہ دعوتِ اسلامی کے عالمی مَدَنی مرکز فیضانِ مدینہ بابُ المدینہ (کراچی) میں مدنی مذاکرے کے دوران دُرُست جوابات بھیجنے والوں کی قُرعہ اندازی ہوئی۔ قُرعہ اندازی میں اسد رضا عطاری ولد مُحب علی، جامعۃ المدینہ فیضانِ محمدی گلشنِ معمار بابُ المدینہ (کراچی) کا نام نکلا اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ اُنہیں 1100 روپے کا ”مدنی چیک“ پیش کیا گیا۔ **مَدَنی عطیات مُہِم (Telethon)** دعوتِ اسلامی کے مدارِسُ المدینہ اور جامعات المدینہ کے مدنی عملے (Staff) کے مُشاہَرہ جات (Salaries) کے لئے 5 مارچ 2017ء کو مدنی چینل کے ذریعے مَدَنی عطیّات مُہِم (Telethon) کا سلسلہ ہوا۔ پاکستان میں ایک یُونِٹ کے لئے دس ہزار روپے جبکہ دیگر ممالک میں وہاں کی کرنسی کے اعتبار سے دس

جواب دیجئے!

سوال (1): چار مشہور آسمانی کتابیں کون کون سی زبان میں نازل ہوئیں؟

سوال (2): تابعی کسے کہتے ہیں؟

ان سوالات کے جوابات کوپن کی پچھلی جانب لکھئے، نام وغیرہ کے خانوں کو پُر کرنے کے بعد 10 اپریل تک نیچے دیئے گئے پتے پر بھیج دیجئے۔ جواب دُرُست ہونے کی صورت میں آپ کو 1100 روپے کا ”مَدَنی چیک“ پیش کیا جائے گا۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ (یہ مدنی چیک مکتبۃ المدینہ کی کسی بھی شاخ پر دے کر کتابیں اور رسائل وغیرہ حاصل کئے جاسکتے ہیں)

پتا: ماہنامہ فیضان مدینہ، عالمی مدنی مرکز فیضان مدینہ، پرانی سبزی منڈی باب المدینہ کراچی

ہزار روپے کے مساوی رقم رکھی گئی تھی۔ شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنت دَامَتْ بَرَكَاتُهُمُ الْعَالِيَه نے اِس نیک کام میں تعاوُن کرنے والوں کے لئے یہ دعا فرمائی تھی: یااللہ! جو ٹیلی تھون میں کم از کم ایک یونٹ جمع کروائے اُس کو اپنے پیارے حبیب صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کا جلوہ نصیب فرما۔ یااللہ! جو ایک سے زیادہ جمع کروائے اُس کو زیادہ جلوے نصیب فرما۔ اے اللہ! جو اپنی طاقت بھر جمع کروائے اس کو مرتے وقت پیارے حبیب صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کا جلوہ بھی نصیب ہو اور پیارے آقا صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم اُس کو کلمہ پڑھائیں۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ملک اور بیرونِ ملک سے کثیر اسلامی بھائیوں اور اِسلامی بہنوں نے جوش و خروش کے ساتھ اس مُہِم میں حصہ لیا۔ بعض اِسلامی بھائیوں اور اِسلامی بہنوں نے تنگدستی کے باوجود اپنے مشاہرہ جات وغیرہ کے ذریعے مَدَنی عطیّات مُہِم میں حِصّہ لیا جبکہ مُتَعَدّد اِسلامی بہنوں نے اپنے زیورات پیش کردیئے۔ کئی اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں کی طرف سے بعد میں یہ پیغامات ملے کہ مَدَنی عطیّات مُہِم میں حِصّہ ملانے کی برکت سے اُنہیں سرکارِ مدینہ صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کی زیارت نصیب ہوگئی۔

مِرے تم خواب میں آؤ، مِرے گھر روشنی ہوگی
مِری قسمت جگا جاؤ، عِنایت یہ بڑی ہوگی
(وسائلِ بخشش، ص391)

مِٹّی کے برتنوں کی فروخت شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنت دَامَتْ بَرَكَاتُهُمُ الْعَالِيَه کے عطا کردہ مَدَنی انعامات میں مِٹّی کے برتن استعمال کرنے کی بھی ترغیب ہے اور دعوتِ اسلامی کے ذِمّہ داران مختلف مواقع پر مِٹّی کے برتن عام کرنے کے لئے اُن کی فروخت کا سلسلہ بھی کرتے ہیں۔ ماہِ ربیعُ الاوّل1438ھ دسمبر 2016ء میں تقریباً24505 مِٹّی کے برتن فروخت کرنے کی ترکیب ہوئی۔ **مجلس مَدَنی عطیّات بکس کا تربیتی اجتماع** 26 فروری 2017ء بروز اتوار مجلس مَدَنی عطیّات بکس کے تربیتی اجتماع کا سلسلہ ہوا جس میں اراکینِ مجلس، اراکینِ کابینہ، ڈویژن سطح کے ذِمّہ داران، مکتب ذِمّہ داران، مُفَتِّشِیْن اور مَدَنی عطیّات بکس ذِمّہ داران (مَدَنی عطیّات بکس کھولنے والوں) نے شرکت فرمائی۔ اِس تربیتی اجتماع میں ویڈیو لنک کے ذریعے پاکستان میں تقریباً40 مقامات پر جبکہ بیرونِ ممالک ہند، یوکے، ملائیشیا، جُنُوبی کوریا، اِٹلی، ناروے اور سوئیڈن میں بھی اِسلامی بھائی شریک ہوئے۔ **مَدْرَسَةُ الْمَدِیْنَه بالغان** دعوتِ اسلامی کے 12مدنی کاموں میں سے ایک مَدْرَسَةُ الْمَدِیْنَه بالغان بھی ہے۔ مسجد یا کسی اور مناسب مقام پر وقتِ مقرّرہ پر کم و بیش 63 مِنَٹ مَدْرَسَةُ الْمَدِیْنَه بالغان کی ترکیب ہوتی ہے اور وہاں بالغ اِسلامی بھائیوں کو دُرست قراٰنِ پاک پڑھانے کے ساتھ ساتھ سنّتیں اور آداب سکھانے کی بھی کوشش کی جاتی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تادمِ تحریر صرف پاکستان میں تقریباً10697 مَدْرَسَةُ الْمَدِیْنَه بالغان تعلیمِ قراٰن عام کرنے میں مصروف ہیں جن میں 66000 سے زائد اِسلامی بھائی بالکل مفت قراٰنِ پاک کی تعلیم حاصل کررہے ہیں۔ مساجد کے علاوہ مختلف عوامی مقامات مثلاً پیٹرول پمپ، کالج، ہاسٹل، بازاروں، فیکٹریوں اور اسکولوں حتی کہ جیل خانہ جات میں بھی مَدْرَسَةُ الْمَدِیْنَه بالغان کی ترکیب ہے۔ مختلف شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے اِسلامی بھائی مثلاً ڈاکٹر، جج، وکیل، کھلاڑی اور فنکار وغیرہ نیز جیل خانہ جات کے قیدی اور عملہ بھی مَدْرَسَةُ الْمَدِیْنَه بالغان کی برکات سے مستفید ہورہا ہے۔

یہی ہے آرزو تعلیمِ قراٰں عام ہو جائے
ہر اِک پرچم سے اونچا پرچمِ اسلام ہو جائے

اجتماعاتِ ذِکر و نعت نیشنل پریس کلب اسلام آباد میں اجتماعِ ذِکر و نعت کا اِنعقاد کیا گیا جس میں پاکستان یونین آف جرنلسٹ

جواب یہاں لکھئے

جواب(1): ____________________

جواب(2): ____________________

نام: ____________ ولد: ____________

مکمل پتہ: ____________________

نوٹ: ایک سے زائد دُرست جوابات موصول ہونے کی صورت میں قرعہ اندازی ہوگی۔ اصل کوپن پر لکھے ہوئے جوابات ہی قرعہ اندازی میں شامل ہوں گے۔

فون نمبر: ____________________

کے صدر افضل بٹ، نیشنل پریس کلب کے صدر اور دیگر عُہدے داران سمیت کثیر تعداد میں صحافیوں نے شرکت کی ✸ اِسلام آباد میں صحافی سیِّد اِرشاد کی رہائش گاہ پر اِجتماعِ ذِکْر و نعت مُنْعَقِد ہوا جس میں ایس۔ پی اسلام آباد پولیس سمیت دیگر اَہم شخصیات اور میڈیا سے وابستہ افراد نے شرکت کی ✸ پریس کلب شہداد پور (باب الاسلام سندھ) میں اِجتماعِ ذِکْر و نعت کے اِنْعِقاد کا سلسلہ ہوا جس میں کثیر تعداد میں صحافیوں اور دیگر اسلامی بھائیوں نے شرکت کی ✸ گزشتہ دنوں مرکز الاولیا(لاہور) میں صحافی صُہَیب مرغوب کی والدہ کا اِنتقال ہوگیا تھا۔ اُن کے اِیصالِ ثواب کے لئے مَدَنی مرکز فیضانِ مدینہ جوہر ٹاؤن میں اجتماعِ ذِکْر و نعت کا اِنْعِقاد کیا گیا جس میں صحافیوں اور دیگر شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے افراد نے شرکت کی ✸ مجلسِ نشرو اِشاعت کے تحت واپڈا لیبر ہال زَم زَم نگر حیدر آباد میں اِجتماعی طور پر مَدَنی مُذاکَرہ دیکھنے کا اِہتمام کیا گیا جس میں صحافیوں اور دیگر شخصیّات سمیت سینکڑوں اِسلامی بھائیوں نے شرکت فرمائی ✸ زَم زَم نگر حیدر آباد کے ایک ہال میں اِجتماعِ ذِکْر و نعت کی ترکیب ہوئی جس میں صحافی اور دیگر شخصیات شریک ہوئیں۔ **اِمامت کورس کی بہاریں** دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں جو مختلف کورسز کروائے جاتے ہیں اُن میں سے ایک اِمامت کورس بھی ہے۔ اِس کورس کے ذریعے اِمامت کی اَہلیّت اور نیکی کی دعوت کا جذبہ رکھنے والے اِمام صاحبان تیار کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ اَلْحَمْدُلِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اب تک کل 94 اِمامت کورس مکمل ہو چکے ہیں اور اِس کورس کی برکت سے پاکستان، ہند، نیپال اور یوکے میں تقریباً 1726 اِسلامی بھائی اِمام یامؤذن کی خدمات سر انجام دے رہے ہیں۔ تادمِ تحریر پاکستان اور بیرونِ پاکستان 23 اِمامت کورسز کا سلسلہ جاری ہے۔

اِسلامی بہنوں کی مَدَنی خبریں

فیضانِ نماز کورس 14 فروری 2017ء سے باب المدینہ (کراچی)، سردارآباد (فیصل آباد)، گلزارِ طیبہ (سرگودھا)، راولپنڈی، گجرات اور زَم زَم نگر حیدر آباد میں اِسلامی بہنوں کے لئے 12 دن کا فیضانِ نماز کورس ہوا جس میں شرکا کی تعداد تقریباً 212 رہی۔ **مَدَنی کام کورس** مذکورہ بالا شہروں میں یکم مارچ 2017ء سے 12 دن کے ”مَدَنی کام کورس“ کا بھی آغاز ہوا جس میں تقریباً 165 اِسلامی بہنوں نے شرکت کی۔ **تدریسی تربیتی کورس** مجلس جامعات المدینہ للبنات کے تحت یکم مارچ 2017ء سے درجۂ خامسہ کی طالبات کے لئے باب المدینہ (کراچی)، مرکز الاولیا (لاہور)، زم زم نگر حیدر آباد، گجرات اور سردار آباد (فیصل آباد) میں 14 مقامات پر 26 روزہ تدریسی تربیتی کورس کا سلسلہ شروع ہوا۔ تادمِ تحریر یہ کورس جاری ہے اور مجموعی طور پر اِس میں تقریباً 828 فارغ التحصیل اِسلامی بہنیں شریک ہیں۔

شخصیّات کی مَدَنی خبریں

علمائے کرام سے ملاقاتیں

گزشتہ دنوں دعوتِ اسلامی کی مجلسِ رابطہ بالعلما والمشائخ اور دیگر اسلامی بھائیوں نے تقریباً 925 علما و مشائخ اور ائمہ کرام سے ملاقات کا شرف حاصل کر کے دعوتِ اسلامی کے مدنی کاموں سے آگاہ کیا۔ جن میں سے چند کے اَسمائے گرامی درج ذیل ہیں:

✸ حضرت مولانا پروفیسر سَیّد مَظْہر سعید کاظمی شاہ (مدینۃ الاولیا ملتان شریف، امیر جماعتِ اہلسنّت پاکستان) ✸ اُستاذُ العلما حضرت علامہ مولانا مفتی جمیل احمد نعیمی (جامعہ نعیمیہ، باب المدینہ کراچی) ✸ اُستاذُ العلما حضرت مولانا مفتی سلیمان رضوی (جامعہ مہریہ ضیاء القران، راولپنڈی) ✸ جامعہ غوثیہ رضویہ مرکز الاولیا لاہور کے مُہْتَمِم شیخ الحدیث صاحبزادہ مولانا محمد اسد اللہ نوری اشرفی اور نائب مُہْتَمِم حضرت مولانا اصغر شاکر ✸ حضرت مولانا پیر خالد حسن مُجددی (گجرانوالہ) ✸ حضرت مولانا مفتی ھِدایت اللہ پَسرُوری (مُہْتَمِم جامعہ غوثیہ ہدایت القران، مدینۃ الاولیا ملتان شریف) ✸ حضرت مولانا قاری محمد زَوَّار بہادر لاہور (جامعہ غوثیہ گلبرگ مرکز الاولیا لاہور) ✸ حضرت مولانا قاری مُطیع الرسول سعیدی (جامعہ رومیہ نظامیہ شاہی مسجد طوطلاں والی، مدینۃ الاولیا ملتان شریف) ✸ حضرت مولانا محمد یونس قادری (پرنسپل المعارج اسلامک انسٹیٹیوٹ، مرکز الاولیا لاہور) ✸ حضرت مولانا پروفیسر عبد الغفور نجم (امام و خطیب جامع مسجد الرحمن، اسلام آباد) ✸ ادارہ نور العرفان راوالپنڈی کے حضرت مولانا حافظ حسین ✸ اور حضرت مولانا محمد صدیق سعیدی ✸ حضرت علامہ مولانا صاحبزادہ رضاء المصطفٰے (مہتمم جامعہ رسولیہ

شیرازیہ، مرکز الاولیالاہور) ✺ حضرت مولانا غلام مصطفیٰ مُجددی (شکر گڑھ، پنجاب) ✺ حضرت پیر سید خادم حسین شاہ جیلانی (سوئی، بلوچستان) ✺ ادارہ صراط مستقیم، مرکز الاولیا لاہور کے علما ✺ حضرت علامہ مولانا ڈاکٹر محمد اشرف آصف جلالی (شیخ الحدیث ومُہْتَمِم ادارہ ہذا) مولانا عبد الکریم جلالی ✺ مولانا محمد طاہر جلالی ✺ مولانا عبد الغفور جلالی وغیرھم۔

مدنی مراکز میں آنے والی شخصیات

مختلف ملکوں اور شہروں میں واقع دعوتِ اسلامی کے مدنی مراکز فیضانِ مدینہ میں شخصیات کی آمد کا سلسلہ رہتا ہے۔ گزشتہ ماہ عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ باب المدینہ کراچی میں شہزادۂ غوثِ اعظم، مفتیِ اعظم شام حضرت مولانا عبد العزیز حسنی شافعی مَدَّظِلُّہُ الْعَالِی ☆ حضرت مولانا تنویر الحسن مصطفائی ✺ حضرت مولانا نیاز احمد سلیمانی اور چیئرمین انٹرمیڈیٹ بورڈ کراچی پروفیسر انعام احمد تشریف لائے۔ مدنی مرکز فیضانِ مدینہ G-11 اسلام آباد میں استاذُ العلما حضرت مولانا مفتی محمد سلیمان رضوی اور مدنی مرکز فیضانِ مدینہ ڈلاس امریکہ میں حضرت مولانا لیاقت حسین ازہری، مدنی مرکز فیضانِ مدینہ برمنگھم یوکے میں حضرت مولانا غلام جیلانی، سیاسی شخصیت غلام نبی جبکہ مدینۃ الاولیا ملتان کے فیضانِ مدینہ میں شیخ الحدیث مفتی زبیر چشتی، ڈسٹرکٹ خطیب حضرت مولانا ڈاکٹر محمد ارشد بلوچ اور زونل ایڈمنسٹریٹر اوقاف محمد شاہد حمید ورک آئے۔

علمائے کرام کی دارُ الاِفتا اہلسنّت تشریف آوری

4مارچ 2017ء بروز ہفتہ درج ذیل علمائے کرام کی دارُ الافتا اہلسنّت مرکز الاولیا (لاہور) تشریف آوری ہوئی:

✺ حضرت مولانا مفتی گُل احمد عتیقی (شیخ الحدیث جامعہ ہجویریہ و جامعہ رسولیہ شیرازیہ) ✺ استاذُ العلما حضرت مولانا حافظ عبد الستار سعیدی (شیخ الحدیث وناظم تعلیمات جامعہ نظامیہ) ✺ مصنفِ کُتُبِ کثیرہ حضرت مولانا محمد صدیق ہزاروی (شیخ الحدیث جامعہ ہجویریہ) ✺ حضرت مولانا مفتی عمران حَنَفی (دارُ الافتا جامعہ نعیمیہ) ✺ حضرت مولانا مفتی محمد ہاشم (دارُ الافتا جامعہ نعیمیہ)۔ اس موقع پر رُکنِ شوریٰ نے علمائے کرام کو دعوتِ اسلامی کے مدنی کاموں کا تعارف پیش کیا۔

طلبائے کرام کی ہفتہ وار اجتماعات میں شرکت

گزشتہ ماہ 104 سے زائد سُنّی جامعات و مدارس کے تقریباً 945 طلبائے کرام نے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار اجتماعات میں شرکت کی۔ مجلسِ رابطہ بالعلماوالمشائخ کے تحت علمائے کرام، مشائخِ عظام اور مختلف سُنّی جامعات میں بذریعہ ڈاک اور بالمشافہ 1502 سے زائد کتب ورسائل پیش کی گئیں۔

مجلسِ رابطہ کی شخصیات سے ملاقاتیں

مجلسِ رابطہ کے اسلامی بھائیوں نے درج ذیل شخصیات سے ملاقات کر کے انہیں دعوتِ اسلامی کے مدنی کاموں کا تعارف پیش کیا: ✺ سٹی چیئرمین سلیم احمد انصاری (چک جھمرہ، پنجاب) ✺ چوہدری جاوید علاؤالدّین (ایم پی اے) ✺ ناصر محمود (سب ڈویژن آفیسر پی ٹی سی ایل، اوکاڑہ) ✺ خالد نذیر (ڈائریکٹر لوکل گورنمنٹ ڈویژن، ساہیوال، پنجاب) ✺ آزاد علی تبسم (ایم پی اے، سردار آباد (فیصل آباد)) ✺ انعام رسول (میونسپل چیئرمین بصیرپور پنجاب)

دعوتِ اسلامی کی بیرونِ ملک کی مدنی خبریں (Overseas)

قُبولِ اسلام کی مَدَنی خبر

🌐 کینیڈا کے شہر مونٹریال میں اِسلامی بہنوں کے اِجتماعِ میلاد میں اِنفرادی کوشش کی برکت سے دو غیر مُسلم عورتوں نے اِسلام قبول کرلیا۔ نو مُسلم اِسلامی بہنیں اب مدرسۃ المدینہ بالغات میں پڑھنے کے ساتھ ساتھ سنّتوں بھرے اِجتماع میں بھی شریک ہوتی ہیں 🌐 2مارچ 2017ء کو تنزانیہ میں مبلغِ دعوتِ اسلامی کی انفرادی کوشش کی برکت سے ایک غیر مسلم نے اسلام قبول کرلیا۔ نو مسلم اسلامی بھائی کا نام محمد زبیر رکھا گیا اور ان کی اسلامی تربیت کا سلسلہ جاری ہے 🌐 10، 11، 12 مارچ 2017ء کو حیدرآباد دکن، ہند میں ہونے والے سنتوں بھرے اجتماع میں شرکت کے لئے رکنِ شوریٰ و نگرانِ مجلس بیرونِ ملک وہاں تشریف لے گئے تھے۔ حیدرآباد دکن کے ایئر پورٹ پر ایک غیر مسلم نے ان کے ہاتھ پر اِسلام قبول کرلیا۔ 🌐 تنزانیہ سے تعلق رکھنے والی ایک غیر

مسلم عورت نے دینِ اسلام سے متأثر ہو کر سوشل میڈیا کے ذریعے رابطہ کیا۔ تنزانیہ کی ایک ذمہ دار اسلامی بہن کے ذریعے اس عورت سے رابطہ کیا گیا اور یوں وہ کلمۂ طیبہ پڑھ کر دامنِ اسلام میں داخل ہو گئی۔

دارُالمدینہ امریکہ میں داخلے ستمبر 2016ء سے امریکہ کے شہر سیکرامینٹو (Sacramento) میں دارُالمدینہ کا آغاز ہو چکا ہے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ یکم مارچ تا 7 اپریل 2017ء یہاں نرسری، پری کے جی اور کے جی کلاسز میں داخلوں کا سلسلہ ہوگا۔

تین دن کا سنّتوں بھرا اجتماع 10، 11، 12 مارچ 2017ء بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار ہند کے مشہور شہر حیدر آباد دکن میں دعوتِ اسلامی کا تین دن کا عظیمُ الشّان سنّتوں بھرا اجتماع مُنْعَقِد کیا گیا جس میں لاکھوں عاشقانِ رسول نے شرکت فرمائی۔ شرکائے اجتماع کے لئے وُضُو خانے، اِستِنجا خانے اور کھانے کے بستوں کا کثیر اِنتظام کیا گیا تھا۔ اِجتماع کے تیسرے دن 12 مارچ بروز اتوار خُصوصی بیان، تصوّرِ مدینہ، دُعا اور صلوٰۃ وسلام پر اِجتماع کا اِختتام ہوا۔ سنّتوں بھرے اِجتماع میں سینکڑوں عُلمائے کرام اور مشائخِ عِظام نیز کثیر تعداد میں سیاسی اور سَماجی شخصیّات نے بھی شرکت فرمائی۔ سنّتوں بھرے اِجتماع کے اِختتام پر کثیر اِسلامی بھائیوں نے تین دن اور ایک ماہ کے مَدَنی قافلوں میں سفر کیا جبکہ بیس اِسلامی بھائیوں نے اپنے آپ کو بارہ ماہ کے لئے پیش کر دیا۔

مَدَنی قافلوں میں سفر عاشقانِ رسول نے عَرَب شریف سے سوڈان مَدَنی قافلے میں سفر کی سعادت حاصل کی جہاں مقامی اِسلامی بھائیوں میں نیکی کی دعوت کا سلسلہ ہوا اور اُنہیں دعوتِ اسلامی کا تعارُف پیش کیا گیا۔ UK سے عاشِقانِ رسول کے مَدَنی قافلے نے اِٹلی (Italy) کا سفر کیا۔ نگرانِ شاذلی کابینات UK نے دیگر اِسلامی بھائیوں کے ہمراہ مَدَنی قافلے میں ووسٹر شائر (Worcestershire) کا سفر کیا جہاں شُرَکائے مَدَنی قافلہ کی مختلف مَدَنی کاموں میں شِرکت رہی۔ نیکی کی دعوت عام کرنے کے لئے دعوتِ اسلامی کے مبلغین نے گزشتہ ماہ نیپال، موزمبیق، آئیوری کوسٹ اور ساؤتھ کوریا وغیرہ کا سفر کیا۔

جاپان میں دعوتِ اسلامی کے مدنی کام 26 فروری تا 3 مارچ 2017ء رکنِ شوریٰ و نگران مجلس بیرونِ ملک کا جاپان میں دعوتِ اسلامی کے مدنی کاموں کے سلسلے میں سفر ہوا۔ اس سفر میں امریکہ، برطانیہ، ساؤتھ کوریا اور ہانگ کانگ کے اسلامی بھائی بھی شامل تھے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ جاپان کے 5 شہروں میں سنّتوں بھرے اجتماعات کا سلسلہ ہوا جن میں کثیر تعداد میں عاشقانِ رسول نے شرکت فرمائی نیز علمائے کرام اور دیگر شخصیات سے ملاقات کا سلسلہ بھی ہوا۔

ایران میں مَدَنی کاموں کی دھومیں ایران کے شہر چابہار (Chabahar) میں مَدَنی مرکز کا قیام ہو چکا ہے۔ اِس وقت ایران میں ہفتہ وار سنّتوں بھرے اِجتماع، ہفتہ وار مَدَنی مُذاکرے میں شِرکت اور دیگر مَدَنی کاموں کا سلسلہ جاری ہے۔ گزشتہ دنوں ایک ماہ کے فیضانِ قراٰن کورس کا سلسلہ ہوا جس میں مقامی عاشقانِ رسول نے شرکت کی جبکہ بابُ المدینہ کراچی سے عاشِقانِ رسول نے ایک ماہ اور 12 دن کے مَدَنی قافلوں میں ایران سفر کی سعادت حاصل کی۔

مختلف کورسز 21، 22، 23 فروری 2017ء کو بنگلہ دیش کے شہر مُنشی گنج میں اِسلامی بہنوں کے لئے 3 دن کا مَدَنی کام کورس ہوا، شُرَکا کی تعداد تقریباً 39 رہی۔ ہند کے شہروں جمشید پور اور بمبئی میں اِسلامی بہنوں کے لئے 3 دن کے مَدَنی کام کورسز کا سلسلہ ہوا، شُرَکا کی تعداد تقریباً 73 رہی۔ ہند کے شہروں مدراس، رحمت نگر اور ڈھولکا میں 23، 24، 25 فروری 2017ء کو اسلامی بہنوں کے لئے 3 دن کے مَدَنی اِنعامات کورسز کا سلسلہ ہوا، شُرَکا کی تعداد تقریباً 189 رہی۔

یومِ قفلِ مدینہ کی دھومیں دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں ہر مَدَنی ماہ (قمری مہینے) کی پہلی پیر شریف (یعنی اتوار مغرب سے لے کر پیر مغرب تک تقریباً 25 گھنٹے) اِسلامی بھائیوں اور اِسلامی بہنوں کے لئے "یومِ قفلِ مدینہ" منانے کی ترکیب ہے۔ "یومِ قفلِ مدینہ" میں رِسالہ "خاموش شہزادہ" اِنفرادی یا اِجتماعی طور پر پڑھنے، ضروری گفتگو بھی کم سے کم الفاظ میں یا لکھ کر کرنے اور جسم کے تمام اَعضا کو گناہوں اور فضولیات سے بچاتے ہوئے نیکیوں کے لئے استعمال کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ ماہِ ربیعُ الآخر 1438ھ جنوری 2017ء ہند میں بمبئی، احمد آباد، حیدر آباد، اکولہ اور چنائی سمیت کم و بیش 130 مقامات پر اِجتماعی طور پر "یومِ قفلِ مدینہ" منانے کا سلسلہ ہوا جبکہ شُرَکا کی تعداد تقریبا 3500 رہی۔

a large number of Islamic brothers travelled with a 3-day Madani Qafilah and one month Madani Qafilah whereas 20 Islamic brothers committed themselves for 12-month (Madani Qafilah).

Travel with Madani Qafilahs: The devotees of Rasool from Arab Sharif had privilege to travel to Sudan in Madani Qafilah. There, the participants of Madani Qafilah called the local Islamic brothers towards righteousness and put forward to them the introduction of Dawat-e-Islami. ❖ The devotees of Rasool from UK, travelled with Madani Qafilah to Italy. ❖ The Nigran of Shaazili Kabinat UK, along with other Islamic brothers, travelled with Madani Qafilah to Worcestershire where the participants of Madani Qafilah kept engaging in various Madani activities. ❖ For the propagation of 'call to righteousness', the preachers of Dawat-e-Islami travelled to Nepal, Mozambique, Ivory Coast and South Korea, etc., last month.

Madani activities of Dawat-e-Islami in Japan: From 26th Feb to 3rd March, Rukn-e-Shura and Nigran-e-Majlis Overseas flew to Japan in connection with the Madani activities of Dawat-e-Islami. In this trip, Islamic brothers from America, England, South Korea and Hong Kong also joined Rukn-e-Shura. اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! Sunnah-inspiring congregations were held in the 5 cities of Japan, participated by a large number of devotees of Rasool; moreover, the Islamic scholars and other dignitaries also visited and met with them.

Madani activities in Iran: Madani Markaz has been established in the Chabahar, Iran. At present, weekly Sunnah-inspiring Ijtima'aat, weekly Madani Muzakarah and other Madani activities are successfully being carried out. Recently one month Faizan-e-Quran Course was conducted, participated by the devotees of Rasool residing in the locality; whereas, devotees of Rasool from Bab-ul-Madinah Karachi, had privilege to travel to Iran with 1 month as well as 12-day Madani Qafilahs.

Different courses: A 3-Day Madani work course for Islamic sisters was conducted on 21, 22 and 23 Feb 2017, in Munshiganj, Bangladesh, participated by approximately 39 Islamic sisters. ❖ A 3-Day Madani work course for Islamic sisters was conducted in Jamshedpur and Mumbai, cities of Hind, participated by approximately 73 Islamic sisters. ❖ On 23, 24 and 25 Feb 2017, 3-Day Madani In'amaat courses of Islamic sisters were held in the different cities of India: Rahmat Nagar and Dholka, participated by approximately 189 Islamic sisters.

Qufl-e-Madinah Day: In the Madani environment of Dawat-e-Islami, on first Monday of each Islamic month (lunar month) from the timing of Maghrib Salah of Sunday to the Maghrib Salah of Monday (approximately 25 hours), Islamic brothers and Islamic sisters observe 'Qufl-e-Madinah Day'. On this day, the booklet '*Khamosh Shahzadah*' [Silent Prince] is read individually or collectively, they try to make only needful conversation, that too using as few words as possible or converse in writing and refrain all their body parts from sins and futilities and use them only for virtuous acts. ❖ In the month of Rabi'-ul-Aakhir 1438 Hijri corresponding to January 2017, 'Qufl-e-Madinah Day' has been observed collectively at more or less 130 places in India including 'Bombay', 'Hyderabad' Ahmedabad, Akola and Chennai'. It was participated by approximately 3500 Islamic brothers.

Madani Kaam (work) Course: '12-day Madani Work Course' in the above-mentioned cities have also been started from 1st March 2017, which are continued until writing of this report. Approximately 165 participants are attending these courses.

Tadreesi Tarbiyyati (educational training) Course: Under the supervision of Majlis Jami'aat-ul-Madinah lil-Banaat, 26-day Tadreesi Tarbiyyati Course for the female students of fifth year was started on 1st March 2017 at 14 locations in Bab-ul-Madinah (Karachi), Lahore, Hyderabad, Gujrat and Faisalabad. Until writing of this report, this course is in progress, and collectively around 828 Islamic sisters of Jami'aat-ul-Madinah lil-Banaat alumni are participating in it.

May Dawat-e-Islami prosper!

Overseas Madani News of Dawat-e-Islami

Madani news about converting to Islam: In the Montréal, Canada, two non-Muslims women embraced Islam by the blessing of individual efforts in the Ijtima'-e-Meelad of Islamic sisters. Now these newly converted Islamic sisters, along with attending Sunnah-inspiring Ijtima' (congregation), learn Glorious Quran too in Madrasa-tul-Madinah Balighat. ❖ By the blessing of individual efforts of the preacher of Dawat-e-Islami, a non-Muslim embraced Islam in Tanzania on 2nd March 2017. This newly embraced Islamic brother was named 'Muhammad Zubayr' and now Islamic Tarbiyyat (training) is being provided to him. ❖ Rukn-e-Shura and Nigran Majlis Overseas went to attend Ijtima', held on 10, 11, 12 March 2017 in Hyderabad Deccan. At Hyderabad Deccan Airport a non-Muslim embraced Islam at the hands of Rukn-e-Shura. ❖ After being impressed by Islam, a non-Muslim lady of Tanzania, contacted through Social Media, and through a Zimmahdar (responsible) Islamic sister of Tanzania she was approached and thus she recited Kalimah Tayyibah and entered into the fold of Islam.

Admissions in Dar-ul-Madinah America: Dar-ul-Madinah has been launched in Sacramento, America since September 2016. اِنْ شَآءَاللّٰہ عَزَّوَجَلَّ, from 1st March to 7th April 2017, admissions for Nursery, Pre-KG and KG classes will be started.

3-Day Sunnah-inspiring Ijtima': A 3-Day Sunnah- inspiring and glorious Ijtima' of Dawat-e-Islami was held on 10, 11 and 12 March 2017 (Friday, Saturday, Sunday) in 'Hyderabad Deccan', a well-known city of India, participated by millions of devotees of Rasool. Huge arrangements were made for the participants of congregation, numerous ablution points, temporary toilets and a lot of food stalls were installed. On 12 March, third day of Ijtima', special Bayan was delivered, thereafter Tasawwur-e-Madinah [Imagination of blessed Madinah], Du'a and after Salat-o-Salam Ijtima' was ended. In this Sunnah-inspiring Ijtima', hundreds of scholars and Mashaaikh-e-'Izaam, and a large number of political and social workers and personalities attended the congregation. At the end of Sunnah-inspiring Ijtima',

but they are also taught Sunnah and manners.

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! Until now, only in Pakistan 10697 Madaris-ul-Madinah adults are engaged in spreading the teachings of Glorious Quran in which more than 66000 Islamic brothers are learning Glorious Quran free of cost. Besides Masajid, Madrasa-tul-Madinah Baalighan is set up in different markets, schools, colleges, hostels, petrol pumps, factories and even in many jails. Islamic brothers associated to different walks of life for example doctors, judges, advocates, players, artists and even the prisoners of jail and other staff members and workers obtain the blessings of Madrasa-tul-Madinah Baalighan.

Yehi hay aarzu ta'leem-e-Quran 'aam ho jaye
Her aik percham say aooncha percham-e-Islam ho jaye

Ijtima'aat-e-Zikr-o-Na'at: Ijtima'-e-Zikr-o-Na'at was held in National Press Club Islamabad in which Afzal Butt (President of Pakistan Union of Journalists), President of National Press Club and a large number of journalists including other office bearers participated. ❖ Ijtima'-e-Zikr-o-Na'at was held in the house of the journalist Sayyid Irshad in which individuals connected with media and other important dignitaries including S.P. Islamabad police attended the Ijtima. ❖ A number of journalists Islamic brothers participated in Ijtima'-e-Zikr-o-Na'at held in the Press Club Shahdadpur. ❖ Recently, a journalist of Markaz-ul-Awliya (Lahore) Suhayb Marghoob's mother passed away. For her Isal-e-Sawab, an Ijtima'-e-Zikr-o-Na'at was held in Madani Markaz Faizan-e-Madinah Jauhar Town. This Ijtima' was participated by journalists and the people of different walks of life. ❖ Under the supervision of Majlis Nashr-o-Isha'at, arrangements were made to watch live Madani Muzakarah collectively in Wapda Labour Hall Zamzam Nagar (Hyderabad) in which hundreds of Islamic brothers including journalists and other dignitaries participated. ❖ An Ijtima' of Zikr-o-Na'at was held in a Hall in Zamzam Nagar (Hyderabad) which was participated by journalists and other dignitaries.

Blessings of Imamat Course: Imamat course is one of the courses being conducted In the Madani environment of Dawat-e-Islami. Through this course, efforts are made to prepare Imams of Masajid amongst those capable of leading Salah and have enthusiasm of calling people to righteousness.

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! Until now, total 94 Imamat courses are completed. By the blessing of this course, approximately 1726 Islamic brothers from Pakistan, India, Nepal and UK have been serving as Imams and Muazzins. Up till now, 23 Imamat courses are being conducted in Pakistan and abroad.

Madani News of Islamic Sisters

Faizan-e-Namaz Course: 12-day Faizan-e-Namaz Course of Islamic sisters was started on 14 Feb 2017 in Bab-ul-Madinah (Karachi), Sardarabad (Faisalabad) Gulzar-e-Taybah (Sargodha), Rawalpindi, Gujrat and Zamzam Nagar (Hyderabad). Approximately 212 Islamic sisters participated.

Madani 'Atiyyat campaign (Telethon): Telethon program for Madani 'Atiyyat (donation) campaign for the salaries of Madani staff of Madaris-ul-Madinah and Jami'aat-ul-Madinah was launched on March 5 2017 through Madani Channel. In Pakistan, one Unit for PKR 10000 whereas for overseas countries, an amount of local currency, equivalent to the amount of PKR 10000 was decided. Shaykh-e-Tareeqat, Ameer-e-Ahl-e-Sunnat دَامَتْ بَرَكَاتُهُمُ الْعَالِيَه made the following Du'a for those contributing in this virtuous deed: 'O Allah عَزَّوَجَلَّ! Whoever contributes at least one unit in this Telethon, may he be blessed with the privilege of seeing Your Beloved Rasool صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم. O Allah عَزَّوَجَلَّ! Whoever contributes more than one unit, may he be blessed with the privilege of seeing Your Beloved Rasool صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم over and over again. O Allah عَزَّوَجَلَّ! Whoever contributes as per his maximum financial capacity, may he be blessed with the privilege of seeing the Beloved Rasool صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم even at the time of his death too and may the Beloved Rasool صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم makes him recite the Kalimah.'

اٰمِيْن بِجَاهِ النَّبِيِّ الْاَمِيْن صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم

اَلْحَمْدُ لِلّٰه عَزَّوَجَلَّ! From Pakistan and overseas countries, a large number of Islamic brothers and Islamic sisters took part in it with great enthusiasm. Some Islamic brothers and Islamic sisters, despite their poverty, took part in Madani 'Atiyyat campaign through their salaries etc., whereas many Islamic sisters donated their jewellery. Many Islamic brothers and Islamic sisters, later on, sent the messages that by the blessing of contribution in Madani 'Atiyyat campaign, they privileged to behold the Beloved Rasool صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم.

Mayray tum khuwab mayn aao, mayray ghar roshni hogi
Mayri qismat jaga jao, 'inayat yeh bari hogi

(Wasail-e-Bakhshish, pp. 391)

Sale of utensils made from clay (pottery): In Madani In'amaat too, Shaykh-e-Tareeqat, Ameer-e-Ahl-e-Sunnat دَامَتْ بَرَكَاتُهُمُ الْعَالِيَه gives a motivation to use the utensils made from clay, and in order to promote its usage, the Zimmahdaran of Dawat-e-Islami, on different occasions, also sale the utensils made from clay. In the month of Rabi'-ul-Awwal 1438 Hijri corresponding to December 2016, approximately 24505 such utensils were sold.

Tarbiyyati Ijtima' of Majlis Madani 'Atiyyat Box: On 26 Feb 2017, Sunday, at the Aalami Madani Markaz Faizan-e-Madinah, Bab-ul-Madinah (Karachi), a Tarbiyyati Ijtima' was held by Majlis Madani 'Atiyyat Box in which Arakeen-e-Majlis, Arakeen-e-Kabinah, Division level Zimmahdaran, Maktab Zimmahdaran, Mufattisheen and the Zimmahdaran of Madani 'Atiyyat Box (for collecting money from donation boxes) participated. This Tarbiyyati Ijtima' was aired via video link to approximately 40 locations in Pakistan whereas Islamic brothers from overseas countries such as India, UK, Malaysia, South Korea, Italy, Norway and Sweden participated.

Madrasa-tul-Madinah Baalighan (adults): Madrasa-tul-Madinah Baalighan is also one of the 12 Madani activities of Dawat-e-Islami. Madrasa-tul-Madinah Baalighan is held on a pre-fixed time for more or less 63 minutes in the Masjid or any appropriate place. In Madrasa-tul-Madinah Baalighan, adult Islamic brothers are not only taught Glorious Quran with correct pronunciation and articulation

Madani News of Dawat-e-Islami

Sunnah-inspiring Ijtima' for the people related to the field of agriculture: On Friday 10 March 2017, a Sunnah-inspiring Ijtima' was held under the supervision of the 'Majlis 'Ushr-o-Atraaf Ga`on' of Dawat-e-Islami in which Nigran-e-Shura, Maulana Abu Haamid Muhammad 'Imran Attari مدّظلّہ العالی and Nigran-e-Pakistan Intizami Kabinah delivered Sunnah-inspiring Bayan. As per Dawat-e-Islami organizational set up, people collectively watch this Ijtima' on Madani Channel approximately at 1100 locations in 116 Kabinat of Pakistan. Around 48,000 people including landlords, farmers and other Islamic brothers related to this field had privilege to participate in this Tarbiyyati Ijtima'.

**Tarbiyyati Ijtima' of the Zimmahdaran of 'Majlis 'Ushr-o-Atraaf Ga`on':** Tarbiyyati Ijtima' of Majlis 'Ushr-o-Atraaf Ga`on of Dawat-e-Islami was held on 26 Feb 2017 Sunday, in which Nigran-e-Pakistan Intizami Kabinah provided Tarbiyyat to the Islamic brothers. This Tarbiyyati Ijtima' was aired at 74 locations via video link in which 19 Arakeen-e-Kabinat, 87 Arakeen-e-Kabinah, 339 Division Zimmahdaran, 718 area Zimmahdaran and approximately 2032 village Zimmahdaran participated.

Inauguration of Faizan-e-Jamal-e-Mustafa Masjid: On 17 Feb 2017, Friday, Muballigh-e-Dawat-e-Islami, Haafiz Haji Abu Bintayn Hassaan Raza Attari Al-Madani مدّظلّہ العالی inaugurated the Faizan-e-Jamal-e-Mustafa Masjid at Nazimabad Bab-ul-Madinah Karachi by leading Jumu'ah Salah.

Sunnah-inspiring Ijtima' in Punjab University: A magnificent Sunnah-inspiring Ijtima' was held by Shu'bah Ta'leem at the largest educational institution of Pakistan, Punjab University Markaz-ul-Awliya (Lahore) in which a large number of MBBS and PhD doctors, engineers, IT professionals, finance officers, teachers, paramedical staff, students and other Islamic brothers participated. Preacher of Dawat-e-Islami Rukn-e-Shura delivered a Sunnah-inspiring Bayan. The participants of Ijtima' took part in different Madani activities and made intention to travel with the Madani Qafilahs. Moreover, hundreds of Islamic brothers subscribed monthly Magazine '*Faizan-e-Madinah*' for one year.

Drawing lots for 'Give Answer': In the March 2017 issue of monthly magazine '*Faizan-e-Madinah*', questions were published by under the title 'Give Answer', and a Madani cheque worth PKR 1100 was supposed to be presented to the winner after drawing lots. Abundance of papers bearing answers of questions have been received, and on Saturday, March 11, 2017, during the Madani Muzakarah held at Aalami Madani Markaz, Faizan-e-Madinah, Bab-ul-Madinah (Karachi) the winner was selected through drawing lots. The name of the winner is Asad Raza Attari S/o Muhib Ali, Jami'a-tul-Madinah Faizan-e-Muhammadi Gulshan-e-Ma'maar Bab-ul-Madinah (Karachi), and اِن شَآءَاللّٰہ عَزّوَجَلّ he will be presented a Madani cheque worth PKR 1100.

مچھلی بول نہیں سکتی اِس کی عجیب و غریب حکمت

سُوال: سارے جانور بولتے ہیں مگر مچھلی نہیں بولتی اِس میں کیا حکمت ہے؟

جواب: اس کی حکمت ربُّ العزّت ہی جانتا ہے۔ ''مُکاشَفَۃُ الْقُلُوب'' میں اِس کی یہ عجیب و غریب حکمت لکھی ہے: اللہ تَعَالٰی نے تمام جانوروں کو زَبان سے مشرَّف فرمایا ہے مگر مچھلی کو محروم کیا گیا ہے۔ اس کا سبب یہ ہے کہ سیِّدُنا آدم صَفِیُّ اللہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو سجدہ کرنے سے انکار کی وجہ سے جب شیطان لعین کی شکل بگاڑ کر زمین پر پھینک دیا گیا تو اِس نے سَمُندر کا رُخ کیا، اِسے سب سے پہلے مچھلی نظر آئی، شیطان نے سیِّدُنا آدم صَفِیُّ اللہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی پیدائش کا واقعہ سناتے ہوئے یہ بھی کہا کہ وہ خشکی اور پانی کے جانوروں کا شکار کریں گے۔ مچھلی نے تمام دریائی جانوروں میں یہ بات پھیلا دی اِس وجہ سے اِسے بولنے کی صَلاحیَّت سے محروم کر دیا گیا۔ (مچھلی کے عجائبات، ص35 بحوالہ مُکاشَفَۃُ القُلُوب ص71)

SocialMedia Dawateislami

مجلس سوشل میڈیا دعوتِ اسلامی

- گھوڑے کے منہ میں چالیس دانت ہوتے ہیں
- زمین پر سرد ترین مقام انٹارکیٹکا ہے
- شتر مرغ 45 میل فی گھنٹہ کی رفتار سے دوڑ سکتا ہے لیکن اُڑ نہیں سکتا
- مکھی ایک سیکنڈ میں 32 مرتبہ اپنے پر ہلاتی ہے
- دنیا میں امراض پھیلانے والا نمبر 1 جانور، گھریلو مکھیاں ہیں
- سورج کی سب سے پہلی کرن ملک جاپان پر پڑتی ہے
- آنکھیں کھلی رکھتے ہوئے چھینکنا ناممکن ہے

(سائنسی معلومات میں تبدیلی واقع ہو سکتی ہے)

پریئر ٹائم موبائل ایپلی کیشن

سمتِ قبلہ اور اوقاتِ نماز جاننے کے لئے ایک منفرد و بے مثال پریئر ٹائم موبائل ایپلی کیشن کی ایک اہم خصوصیت

جماعت سائیلنٹ موڈ

اس فیچر میں نماز باجماعت ادا کرنے کے اوقات سیٹ کرنے پر موبائل خود بخود سائیلنٹ ہو جائے گا اور جماعت کا وقت ختم ہونے پر سائیلنٹ موڈ ہٹ جائے گا۔

میری داڑھی کیسے نکلی؟ (حکایت)

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنت حضرت علامہ مولانا ابوبلال **محمد الیاس عطّار قادری رضوی** دامت برکاتہم العالیہ فرماتے ہیں: برسوں پرانا واقعہ ہے، باب الاسلام (سندھ، پاکستان) کے ایک شہر "نواب شاہ" میں ایک 17 سالہ اسلامی بھائی کی گھنی داڑھی دیکھ کر میں نے تعجُّب کا اظہار کیا، اس پر اُنہوں نے اِنکشاف کیا کہ میں چہرے پر دُنبی کا دُودھ لگایا کرتا تھا۔ میں نے مارچ 2017 میں اُس اسلامی بھائی سے رابطہ کر کے تصدیق چاہی تو اُنہوں نے بتایا کہ آپ 94-1993 میں جب "نواب شاہ" آئے تھے، یہ اُس وقت کا واقعہ ہے، اب میری عمر 41 سال ہو چکی ہے، اَلحمدُ للّٰہ عَزَّوَجَلَّ میں 10 برس کی عمر سے مَدَنی ماحول میں آگیا تھا اور عمامہ شریف بھی سجالیا تھا۔ میری داڑھی نہیں نکل رہی تھی، ہمارے گھر پر ایک صاحِب دودھ دینے کے لئے آتے تھے، ہم اُن کو "چاچا حاجی" کہا کرتے تھے۔ اُنہوں نے مجھے عمامہ شریف میں دیکھ کر خوشی کا اظہار کرتے ہوئے کہا: تُم بکری یا دُنبی کا کچّا دودھ چہرے پر لگالیا کرو۔ اِنْ شَآءَ اللہ داڑھی نکل آئے گی۔ تو میں نے کہا: دودھ بھی آپ ہی لاکر دیجئے۔ چُنانچہ وہ جب جب بکری یا دُنبی کا دودھ لے آتے، میں سونے سے پہلے داڑھی اُگنے کی جگہ پر لگالیتا اور فجر کیلئے اُٹھتا تو منہ دھو لیا کرتا۔ میں نے کئی دَفعہ ایسا کیا اور اَلحمدُ لِلّٰہ دودھ لگاتے رہنے سے آخر کار میری داڑھی بھی نکل آئی اور گھنی بھی ہو گئی۔

تبلیغِ قراٰن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی دنیا کے 200 سے زائد ممالک میں 103 سے زائد شعبہ جات کے ذریعے دینِ اسلام کی خدمت کے لیے کوشاں ہے۔

ISBN 978-969-631-851-4
0132007

MC 1286

فیضانِ مدینہ، محلّہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)
UAN: +92 21 111 25 26 92
Web: www.dawateislami.net / Email: mahnama@dawateislami.net